اجمالی فہرست (جلد اول)

(۱) محرم الحرام

(۲) صفر المظفر

(۳) ربیع الاول شریف

(۴) ربیع الآخر شریف

﴿ ۴ ﴾

ربیع الآخر شریف

پہلا جمعہ..پہلا بیان

حضور غوث پاک اور راہِ سلوک

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْمُکَرَّمِیْنَ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ الْبَغْدَادِیِّ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ خواجہ غریب نواز الْاَعْظَمِ الْاَجْمِیْرِیِّ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (پ۱۱،رکوع۱۲)

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ (کنزالایمان)

درودشریف:

تمہید: میرے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی مکرم، رسول معظم، سرکار اعظم، رحمت عالم سرکار مدینہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اخلاق و عادات کے مظہر کامل ہیں اسی لئے اولیاء کرام اور علمائے عظام نے آپ کی بارگاہ غوثیت میں نذر عقیدت پیش کیا اور آپ کی عظیم شان و عظمت کو یوں بیان کیا ہے کہ میرے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر غم زدہ اور پریشان حال کی دستگیری فرماتے، ضعیفوں میں بیٹھتے، فقیروں کے ساتھ تواضع سے پیش آتے، بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت فرماتے، سلام میں پہل کرتے، لوگوں کی خطاؤں اور کوتاہیوں کو درگزر فرماتے، جو کوئی بھی آپ کی ذرا سی خدمت کرتا نذر و نیاز، ہدیہ، تحفہ، پیش کرتا اس کی قدر کرتے اور اسی وقت راہ خدا میں خرچ کرتے۔ جود و سخا کا یہ عالم تھا کہ ایک ہی مجلس میں بعض اوقات چار سو حاضرین کو ولایت کے مقام تک پہنچا دیتے، آپ انتہائی رحیم اور کریم النفس تھے۔ شجاعت ایسی کہ خلیفۂ وقت کو منبر پر بیٹھے للکار کر خلاف شرع امور سے روکتے، صدق و صفا میں کمال درجہ رکھتے تھے۔ امانت کے پاسباں، انصاف و عدل کے پیکر، عفو و عطا فرمانے والے،

حلم وحیا میں بے مثل و بے مثال، مروت وملاحظہ میں بے نظیر، اپنی ذات کے لئے کبھی بدلہ نہ لیتے بلکہ آپ کی شان میں کوئی بے ادبی کرتا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو سزا دیتا۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا اور محتاج یتیم اور بیوہ کی حاجت روائی کرنا آپ کے کرم میں شامل تھا۔ پیارے رحمت والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت کی بخشش کی دعا کرتے اور کوئی بیمار ہوتا تو عیادت فرماتے، دعوت قبول فرماتے، اثر انگیز ونصیحت آمیز وعظ فرماتے، وعظ میں بہت سے یہودی، عیسائی وغیر مسلم اسلام قبول کرتے اور گنہگار تائب ہوتے۔ ان تمام سے زائد اوصاف اور اخلاق کی حامل ذات مبارکہ ہے میرے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔

اے ایمان والو! اولیاء کرام تو بہت ہوئے اور قیامت تک اولیاء کرام کی تشریف آوری کا نورانی سلسلہ جاری رہے گا لیکن جماعت اولیاء میں جو مقام ہمارے بڑے پیر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہے ہر ولی کو یہ شان میسر نہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

نسبی شرافت اور خاندانی وجاہت کے علاوہ علمی جلالت، علمی عظمت، کمال ولایت، کثرت کرامت، یہ سب آپ کی وہ خاص الخاص خصوصیت ہے جو بہت کم اولیاء کو حاصل ہوئی۔ اسی سبب سے بہت سے ولی اپنے اپنے دور میں چاند وسورج کی طرح چمکے اور چند دنوں ان کی ولایت کا ڈنکا بجتا رہا، مگر دھیرے دھیرے انکے ذکر وشہرت کی روشنی گھٹتی اور کم ہوتی چلی گئی یہاں تک کہ دنیا ان کے ناموں کو بھول گئی مگر ہمارے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تقریباً نو سو برس سے زائد کا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود آپ کی شہرت ومقبولیت کے آفتاب و ماہتاب کو کبھی گہن نہیں لگا، ہمیشہ آپ کی ولایت وکرامت کا ڈنکا مشرق ومغرب شمال وجنوب ہر چار دانگ عالم میں بجتا ہی رہا اور آج بھی آپ کی عظمتوں اور کرامتوں کا سورج اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک چمکتا ہی رہے گا۔ کیا ہی خوب فرمایا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ:

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا
سورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
افق نور پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا

گیلان کے پیران پیر

نام مبارک	:	سید عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کنیت	:	ابو محمد
لقب	:	محی الدین، غوث اعظم، محبوب سبحانی، پیران پیر دستگیر
مقام ولادت	:	ایران کے ایک شہر، گیلان (جیلان) نام کا۔
تاریخ ولادت	:	یکم رمضان المبارک سنہ ۴۷۰ھ
تاریخ وصال	:	۱۱ ربیع الآخر ۵۶۱ھ
مزار انور	:	بغداد شریف
عمر شریف	:	اکانوے سال
والد ماجد	:	حضرت ابو صالح موسیٰ جنگی دوست
والدہ ماجدہ	:	ام الخیر فاطمہ ثانی

نسب مبارک

اے ایمان والو! ہمارے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یکم رمضان سنہ ۴۷۰ھ کو ایران کے ایک شہر گیلان (جیلان) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست اور والدہ کا نام مبارک ام الخیر فاطمہ ثانی ہے۔ والد ماجد کی طرف سے آپ کا شجرۂ نسب حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے اور والدہ ماجدہ کی طرف سے آپ کا سلسلۂ نسب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وابستہ ہے، اس لئے آپ خاندانی شرافت اور نسبی وجاہت کے اعتبار سے حسنی سید بھی ہیں اور حسینی سید بھی۔ اسی مضمون کو سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدین ہو
اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا

آپ کے مقدس ماں، باپ

ہمارے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد گرامی حضرت شیخ ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولی کامل بزرگ تھے۔ ایک دن رمضان شریف کے مہینہ میں آپ کہیں تشریف لے جارہے تھے، راستے میں دریائے دجلہ پار کرنا پڑا، اس میں سے ایک سیب بہتا ہوا جب آپ کے قریب آیا تو آپ نے اس سیب کو اٹھا لیا اور اسی سے روزہ افطار کیا۔ کھانے کے بعد خیال آیا خدا جانے یہ سیب کس کا تھا اور کیسے ندی میں بہہ گیا اور ہم نے مالک کی اجازت کے بغیر کیسے کھالیا۔ بغیر اجازت کے کھالینا آپ کو تقویٰ کے خلاف محسوس ہوا اور خیال آیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن یہ سیب عذاب کا سبب بن جائے اور ہم خدا کی بارگاہ میں گرفتار ہو جائیں۔ یہ سوچ کر آپ وہاں سے اٹھے اور اپنا قصور معاف کرانے کے لئے سیب کے مالک کی تلاش میں دریا کے کنارے کنارے چل دیئے کافی دیر تک چلنے کے بعد ایک عظیم الشان باغ نظر آیا جس کی کچھ شاخیں پھلوں سے لدی ہوئی پانی کی سطح پر جھکی ہوئی تھیں، اور ہوا کے جھونکوں سے پکے ہوئے پھل ٹوٹ ٹوٹ کر پانی میں گر رہے تھے، آپ کو یقین ہو گیا کہ جو پھل میں نے کھایا ہے وہ اسی باغ کا تھا۔

پھر آپ نے اس باغ کے مالک کی جستجو کی تو معلوم ہوا کہ اس باغ کے مالک ایک خدا رسیدہ بزرگ حضرت سید عبداللہ صومعی ہیں، آپ ان کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے حضرت سید عبداللہ صومعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتِ روحانی کشف سے جان لیا کہ یہ جوان بچہ جوانِ صالح ہے۔ فرمایا اے جوانِ صالح اس غلطی کو معاف جب کروں گا کہ تجھے دس سال تک میرے باغ کی دیکھ بھال کرنا ہوگی۔ حضرت ابو صالح موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکم پاتے ہی باغ کی خدمت میں مشغول ہو گئے۔ جب دس سال کا طویل عرصہ گزر گیا تو ایک دن حضرت سید عبداللہ صومعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو صالح موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ ابھی ایک شرط اور باقی ہے، اسے بھی انجام دینا ہوگا پھر معافی ہوگی۔ وہ شرط یہ ہے کہ میری ایک لڑکی ہے جس میں پانچ عیب ہیں۔ پہلا عیب وہ اندھی ہے۔ دوسرا عیب وہ بہری ہے۔ تیسرا عیب وہ گونگی ہے۔ چوتھا عیب وہ لنجی ہے۔ پانچواں عیب وہ لنگڑی ہے۔ اس سے آپ کو نکاح کرنا ہوگا۔ حضرت ابو صالح موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر سوچ میں پڑ گئے، ایک طرف سیب کی معافی کا سوال تھا اور دوسری طرف ایسی عورت سے نکاح کرنا جو اپاہج ہے، ساری زندگی کا مسئلہ تھا۔ آخر ایسی عورت کے ساتھ ساری زندگی کیسے کٹے گی۔ اس تصور نے از حد پریشان کر دیا، ان کے ذہن میں خیالات

ہجوم بن کر آئے آخر فیصلہ کیا کہ زندگی فانی ہے، جوانی بھی چند دن کی مہمان ہے۔ حضرت شیخ ابو صالح موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے منظور ہے، میں آپ کی اپاہج بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے کو تیار ہوں۔

یہ سن کر حضرت عبد اللہ صومعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیب کی غلطی کو معاف کر دیا۔ نکاح ہو گیا۔ جب حضرت ابو صالح موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیوی کے پاس گئے تو دیکھا اس کے تمام اعضاء درست ہیں، ایک نہایت خوبصورت تندرست لڑکی بیٹھی ہے، اس حسن و جمال کے پیکر کو دیکھ کر خیال کیا شاید کوئی اور لڑکی ہے، جلدی سے باہر نکل آئے۔ حضرت سید عبد اللہ صومعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی اور کہا یہ تو کوئی اور عورت ہے اس میں تو کوئی عیب ہی نہیں اور اپنے حسن و جمال میں بے مثال ہے۔ حضرت عبد اللہ صومعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے جوان صالح یہی تیری بیوی ہے۔ میں نے اپنی بچی کے جو اوصاف بیان کئے تھے اس کا مطلب یہ تھا۔ وہ اندھی ہے یعنی اس نے کبھی نا محرم کو نہیں دیکھا۔ وہ گونگی ہے یعنی کبھی اس نے بدکلامی نہیں کی۔ وہ بہری ہے یعنی اس نے آج تک کسی غیر مرد کی آواز نہیں سنی۔ وہ لنجی ہے یعنی کبھی اس نے بری چیزوں کو ہاتھ نہیں لگایا۔ وہ لنگڑی ہے یعنی کبھی اس نے اپنے قدم کو برے راستے پر نہیں رکھا۔ یہ حضرت عبد اللہ صومعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحب زادی تھیں جن کا نکاح حضرت شیخ ابو صالح موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا جو ولی کامل کی بیٹی تھیں اور ولی کامل کی بیوی بنیں اور پھر انہیں پاک طینت خاتون حضرت ام الخیر فاطمہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم پاک سے ہمارے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے اور اس مقدس ماں کو سردار اولیاء، بڑے پیر، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دودھ پلانے اور گود میں لینے کا شرف حاصل ہوا۔ (بہجۃ الاسرار، ص ۲۶۲، حیات طیبہ، ص: ۷)

آپ کے بھائی

ہمارے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک حقیقی بھائی بھی تھے جن کا اسم گرامی ابو احمد عبد اللہ تھا، یہ آپ سے عمر میں چھوٹے تھے۔ اور والدہ محترمہ کی خدمت رحمت ہی میں رہے اور جیلان کے علماء سے علم حاصل کیا اور جوانی کے ایام میں ہی اپنے وطن جیلان میں وصال فرمایا۔ (بہجۃ الاسرار، ص ۲۶۲، حیات طیبہ، ص: ۱۱)

آپ کا بچپن

تمام بزرگان دین کا اتفاق ہے کہ آپ مادرزاد ولی ہیں۔ چنانچہ ولادت کے بعد ہی آپ کی یہ کرامت ظاہر ہوئی کہ آپ رمضان میں طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کبھی دودھ نہیں پیتے تھے یعنی رمضان شریف کے پورے

مینے آپ روزہ رکھتے تھے اور جب افطار کا وقت ہوتا مغرب کی اذان ہوتی تو آپ دودھ پینے لگتے، یہ کرامت اس قدر مشہور ہوئی کہ جیلان کے ہر طرف یہ شہرہ اور چرچا تھا کہ سادات کے گھرانے میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان مبارک میں دن بھر دودھ نہیں پیتا۔ (قلائد الجواہر، ص ۳)

رہے پابند احکام شریعت ابتدا ہی سے
نہ چھوٹا شیر خواری میں بھی روزہ غوث اعظم کا

درود شریف:

اے ایمان والو! ہم اپنے بڑے پیر، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچپن مبارک سے سبق حاصل کریں کہ ہمارے بڑے پیر، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے اور رمضان شریف کا برکت والا مہینہ آیا تو روزہ رکھا یعنی شیر خوارگی کے زمانے میں بھی روزہ نہ چھوڑا اور ہم غلاموں کو سبق دے گئے کہ ہمارا سچا غلام وہی ہے جو رمضان شریف کا احترام کرے اور روزے کا پابند بنے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ سُبْحَانَ اللّٰہ۔ یہ شانِ عبادت و بندگی ہے ہمارے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچپن شریف کی۔ تو جس کا بچپن اتنا بے مثال ہے اس کی مکمل حیات طیبہ کی شان بے مثال کا کیا عالم ہوگا۔

خوب فرمایا امام اہل سنت، مجدد دین وملت، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

غوث اعظم امام التقی والنقی
جلوۂ شان قدرت پہ لاکھوں سلام

غیبی آواز

ہمارے بڑے پیر، حضور غوث اعظم، رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن ہی سے لہو ولعب سے متنفر اور دور رہے۔ آپ نے خود اپنے بچپن کے حالات بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جب کبھی میں بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو ایک غیبی آواز میں سنتا تھا کہ کوئی کہنے والا مجھ سے کہتا ہے کہ اے برکت والے بچے! میری طرف آ جا۔ (بہجۃ الاسرار، ص ۵۰)

الیّ یا مبارک آتی تھی آواز خلوت میں
یہ دربار الٰہی میں ہے رتبہ غوث اعظم کا

سُبْحَانَ اللّٰہ۔ سُبْحَانَ اللّٰہ کس قدر اونچا مقام ہے بارگاہ پروردگار عالم میں اے اللہ تعالیٰ ہمیں

اپنے پیارے ولی، محبوب سبحانی، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سچی غلامی نصیب فرما اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔

ولایت کا علم

ہمارے بڑے پیر، حضور غوث اعظم، رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا گیا کہ آپ کو اپنی ولایت کا علم کب ہوا؟ تو آپ نے فرمایا کہ دس برس کی عمر میں جب میں مکتب میں پڑھنے کے لئے جاتا تھا، تو راستے میں میرے پیچھے پیچھے فرشتے چلتے نظر آتے تھے پھر جب میں مکتب میں پہنچتا تو ان کو یہ کہتے ہوئے سنتا کہ

اِفْسَحُوْا لِوَلِيِّ اللّٰهِ ط یعنی اللہ کے ولی کے لئے بیٹھنے کی جگہ دو اور یہ آواز تمام مکتب والے سنتے تھے۔

(بہجۃ الاسرار، ص: ۲۷، قلائد الجواہر، ص ۹ خلاصۃ القافر، شیخ عبدالحق، زبدۃ الآثار، ص ۹۷)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

بیل کی آواز

ہمارے بڑے پیر، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک شہر کے باہر سیر و تفریح کے لئے جارہا تھا راستے میں ایک بیل ملا اس نے میری طرف مڑ کر دیکھا اور بزبان فصیح کلام کیا۔ اے عبدالقادر! نہ تو تم اس گھومنے پھرنے کے لئے پیدا کئے گئے اور نہ اس بات کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک بے زبان جانور بیل سے یہ نصیحت سن کر میرے قلب میں محبت الٰہی کا جذبہ موجزن ہو گیا اور میں گھر واپس آگیا۔

(بہجۃ الاسرار، ص ۲۵۵، خلاصۃ القافر)

اے ایمان والو! ہمارے بڑے پیر، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ تعالیٰ کس قدر پیار فرماتا ہے اور ان سے محبت کرتا ہے کہ جب آپ کھیلنے کا ارادہ کرتے ہیں تو الٰہی یا مبارک کی پیاری پیاری صدا سے روک دیتا ہے اور جب آپ مدرسہ میں پڑھنے کے لئے جاتے ہیں تو فرشتے ساتھ چلتے ہیں، مدرسہ تک آپ کو پہنچانے کے لئے جاتے ہیں اور بیٹھنے کی جگہ کشادہ کراتے ہیں اور آپ سے بے زبان جانور بیل بات چیت کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ حالات بچپن شریف میں تھے اس لئے کہ آپ کو آگے چل کر قطبیت و غوثیت کے عظیم مسند پر جلوہ افروز ہونا تھا۔

ایک زمانہ ایسا بھی آیا کہ جہاں اولیاء کرام کی گردنیں ہیں، وہاں ہمارے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم مبارک ہے۔ اسی لئے امام اہل سنت، سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

ماں سے اجازت

ہمارے بڑے پیر، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھارہ سال کی عمر تک گیلان ہی کے مدرسوں میں علم حاصل کرتے رہے، سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرلیا۔ ایک دن ہمارے بڑے پیر، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی والدہ ماجدہ کی خدمتِ رحمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں علم دین حاصل کرنے کے لئے بغداد چلا جاؤں تو والدہ نے مراقبہ کیا اور فرمایا کہ پیارے بیٹے میں دیکھتی ہوں کہ تمہاری کامیابی بغداد میں رہنے پر موقوف ہے، اس لئے مجھے تمہاری جدائی تو گوارہ ہے مگر علم دین سے جدائی ہرگز گوارہ نہیں کرسکتی، خوشی خوشی میں تمہیں بغداد جانے کی اجازت دیتی ہوں، میرے پاس تمہارے والد محترم کے حصے کے اسی دینار موجود ہیں۔ چالیس دینار تمہارے بھائی کے ہیں اور چالیس دینار تمہارے ہیں پھر والدہ ماجدہ نے وہ چالیس دینار میری گدڑی کے بغل میں سی دیئے اور مجھے وصیت فرمائی کہ میرے پیارے بیٹے! تم کسی بھی حالت میں رہو مگر کبھی جھوٹ نہ بولنا، ہر حالت میں سچ بولنا اور مجھے رخصت کرنے کے لئے دروازے تک تشریف لائیں اور فرمایا میں تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کے لئے سفر کرنے کی اجازت دیتی ہوں اور وہی محافظ ہے اور حسرت و محبت بھری نظروں سے میری طرف دیکھ کر فرمایا: هٰذَا وَجْهٌ لَّا اَرَاهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔ یعنی یہ وہ چہرہ ہے جسے قیامت کے دن تک نہ دیکھ سکوں گی۔ (بہجۃ الاسرار، ص: ۲۵۵)

اے ایمان والو! ہم سبق حاصل کریں اپنے بڑے پیر، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ ان کی نگاہ میں قرآن کی تعلیم، دین کا علم کتنا اہم تھا کتنا ضروری تھا کہ اپنے لخت جگر، نور نظر کو اپنے سے جدا کیا اور بغداد شریف روانہ فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ہم کو بھی علم دین سے اپنے بچوں کو آراستہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بغداد کا سفر

ہمارے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھارہ سال کی عمر میں والدہ ماجدہ سے اجازت لے کر علم دین کے حصول کے لئے جیلان سے ایک قافلہ کے ساتھ بغداد شریف کا سفر فرمایا جو تقریباً چار سو میل کا سفر ہے۔ جب قافلہ ہمدان سے آگے بڑھا تو ڈاکوؤں نے حملہ کر کے سارا مال و اسباب لوٹ لیا۔ ہمارے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک طرف کھڑے ہیں اور سارا ماجرہ دیکھ رہے ہیں، ایک ڈاکو آپ کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ اے لڑکے! بتاؤ تمہارے پاس کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ ڈاکو آپ کی بات کو مذاق سمجھ کر چلا گیا۔ پھر دوسرا ڈاکو آیا اس نے بھی وہی سوال کیا اور آپ نے اسے بھی وہی جواب دیا۔ اس نے بھی آپ کی بات کو مذاق سمجھا اور چلا گیا۔ جب یہ دونوں ڈاکو سردار سے ملے اور سارا واقعہ بیان کیا تو سردار نے کہا کہ اس لڑکے کو ہمارے پاس لاؤ۔

ہمارے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ڈاکوؤں کے سردار کے پاس لائے گئے، ڈاکوؤں کے سردار نے دریافت کیا، صاحبزادے! سچ بتاؤ کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ سردار نے پوچھا: کہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا میری گدڑی کے بغل میں سلے ہوئے ہیں۔ سردار نے حکم دیا گدڑی چاک کی جائے۔ آپ کی گدڑی مبارک چاک کی گئی تو اس میں سے چالیس دینار نکلے۔ ڈاکو اور ان کا سردار آپ کی صداقت کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ سردار بولا کہ لڑکے تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ہم لوگ رہزن ہیں، تمہارے پاس یہ دینار تو بہت اچھی طرح پوشیدہ اور محفوظ تھے لیکن تم نے کیوں بتا دیا اور اسے ظاہر کر دیا۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا، کیا میں جھوٹ بولتا، تم نے پوچھا اور میں نے سچ سچ بتا دیا۔ میری والدہ ماجدہ نے چلتے وقت مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ بیٹا کیسا بھی وقت آئے، کیسی بھی حالت آئے مگر کبھی جھوٹ نہ بولنا، ہر حالت میں سچ بولنا، اب کیا میں آپ لوگوں سے ڈر کر اور چالیس دینار کے لئے اپنی ماں سے کئے ہوئے عہد و پیمان کو توڑ دوں۔ اپنی ماں کی نصیحت کو بھول جاؤں اور اپنی پیاری ماں کو ناراض کروں۔ اے سردار سن لو دینار تو دے سکتا ہوں مگر ماں کی بات نہیں۔ خود تو لٹ سکتا ہوں مگر ماں کی وصیت و نصیحت کو نہیں لٹا سکتا، ماں کا حکم تھا ہر حال میں سچ بولنا اس لئے میں نے سچ سچ سب کچھ بتا دیا۔

غوث اعظم امام التقیٰ والنقیٰ
جلوۂ شان قدرت پہ لاکھوں سلام

ہمارے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس پیاری اور سچی بات کا سردار پر ایسا اثر ہوا کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور بولا آہ! تم اپنی ماں کا عہدو پیمان نہیں توڑ سکتے اور ہم ہردم خدائے تعالیٰ کا عہد توڑ رہے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے ڈاکوؤں کا سردار آپ کے قدم مبارک پر گر گیا، صدق دل سے توبہ کر لی، ڈاکوؤں نے اپنے سردار کو توبہ کرتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ جب تم رہزنی میں ہمارے سردار تھے تو اب توبہ میں بھی تم ہمارے سردار ہو۔ تمام ڈاکوؤں نے بھی توبہ کر کے قافلے والوں کا لوٹا ہوا مال واپس کر دیا اور اب عبادت وریاضت میں مشغول ہو گئے اور اپنے دور کے بہترین صالحین بن گئے۔ ہمارے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ هُمْ اَوَّلُ مَنْ تَابَ عَلٰی یَدِیْ یعنی سب سے پہلے میرے ہاتھ پر توبہ کرنے والے وہی لوگ تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ص:۱۵۶، قلائد الجواہر، ص:۹)

اے ایمان والو! ہمارے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچپن شریف سے ہم سب سبق حاصل کریں اور سچ کا دامن کسی حال میں بھی نہ چھوڑیں اور سچ کے ساتھ ہی رہیں اور سچ بولنا، سچ کے ساتھ ہی رہنا ہمارے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ ہے۔ یا اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حضرت محبوب سبحانی حضور غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طفیل سچ بولنے اور سچ کے ساتھ رہنے کی توفیق عطا فرما۔

حصول علم

مدینۃ العلم بغداد شریف پہنچ کر وہاں کی مشہور ومعروف درسگاہ جامعہ نظامیہ میں بحیثیت ایک طالب علم کے داخل ہوئے اور بڑے بڑے مشہور علماء کے حلقۂ درس میں شامل ہو کر علوم کی تکمیل فرمائی۔ علامہ ابوزکریا یحییٰ بن علی سے علم ادب پڑھا اور ابوالوفاء علی بن عقیل اور محمد بن قاضی ابو یعلیٰ اور حضرت قاضی ابوسعید مخزومی وغیرہ باکمال حضرات سے فقہ اور اصول فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ اور ابو غالب محمد بن الحسن باقلانی وغیرہ تقریباً سترہ محدثین کرام کی درسگاہوں میں علم حدیث پڑھ کر مہارت تامہ حاصل فرمائی۔ اس طرح تمام علوم عربیہ میں مکمل مہارت حاصل کر لیا۔ چنانچہ قصیدہ غوثیہ شریف میں آپ نے فرمایا کہ۔

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا ۔۔۔ وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَی الْمَوَالِیْ

ترجمہ: یعنی میں علم پڑھتا رہا یہاں تک کہ قطب ہو گیا اور تمام مولاؤں کے مولیٰ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے تمام سعادت کے خزانے مل گئے۔ (قصیدہ غوثیہ شریف)

آپ کا صبر

حضرات! ہمارے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ طالب علمی کے زمانے میں جن مصائب وتکالیف سے دوچار ہوئے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بغداد شریف میں بظاہر آپ کا کوئی مددگار وغم خوار نہ تھا۔ والدہ محترمہ کبھی کبھی کچھ مختصر درہم ودینار بھیج دیا کرتی تھیں۔ اسی سے خورد ونوش کا کام چلتا تھا۔ اس وقت آپ کو بہت ہی زیادہ پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔

اے ایمان والو! اس پیارے واقعے سے ہمیں درس لینا چاہئے کہ تکلیف ودشواری کے راستوں سے گزرے بغیر منزل مقصود کا ملنا مشکل ہے اور علم ظاہر کے بعد علم باطن یعنی طریقت وتصوف کا علم بھی حاصل کرنا چاہئے اگر علم ظاہر منزل مقصود تک پہنچانے کے لئے کافی وشافی ہوتا تو ہمارے بڑے پیر آقا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت شیخ حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت بابرحمت میں ایک مدت دراز تک رہ کر علم طریقت اور تصوف کا علم نہ حاصل کرتے یا اللہ تعالیٰ ہم کو علم ظاہر کے ساتھ علم باطن کی دولت بھی عنایت فرما۔ آمین۔

آپ کا مجاہدہ

میرے آقا، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم ظاہری وباطنی سے فراغت کے بعد آپ ریاضت ومجاہدہ میں مشغول ہوگئے اور بڑے بڑے مجاہدے کئے، سالہا سال مدائن اور ایوان کسرا کے کھنڈرات میں چلے اور مراقبے کرتے رہے، کئی مہینوں تک صرف گری پڑی مباح چیزیں کھالیتے اور پانی نہیں پیتے، کبھی تو صرف پانی پی کر مہینوں تک کچھ نہیں کھاتے، ویرانوں اور جنگلوں میں بھوکے پیاسے گشت کرتے رہتے اور کبھی کبھی چالیس چالیس دنوں تک بے آب ودانہ مسلسل عبادت وریاضت میں مشغول رہ کر خواہشات نفسانیہ سے جہاد فرماتے رہتے۔

حضرت احمد بن یحییٰ ناقل ہیں کہ میں نے خود حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ آپ نے یہ فرمایا کہ میں پھرتا رہا اس وقت نہ میں لوگوں کو پہچانتا تھا نہ لوگ مجھے پہچانتے تھے اور میں برابر چالیس سال تک عشاء کے بعد سے صبح تک ہر روز بلاناغہ ایک ختم قرآن مجید کی تلاوت کرتا رہا اور انہیں ریاضت ومجاہدات کے دوران کچھ دنوں کے

لئے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جذب وسکر کی کیفیت بھی طاری ہوگئی تھی۔ چنانچہ بعض وقت آپ جنگلوں اور ویرانوں میں دوڑتے پھرتے اور آپ کو یہ خبر نہیں ہوتی تھی کہ کہاں جارہے ہیں۔ جب سکو ختم ہوتا اور ہوشیاری کی کیفیت نمودار ہوتی تو آپ اپنے کو کسی دور دراز مقام پر پاتے اور کبھی کبھی تو آپ پر ایسی کیفیت طاری ہوجاتی تھی کہ بیابانوں اور ویرانوں میں زور زور سے چلا چلا کر ذکر کرتے اور نعرہ مارتے پھرتے تھے یہاں تک کہ لوگ آپ کو دیوانہ سمجھنے لگتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار،ص:۳۳۹، قلائد الجواہر،ص:۲۵۹)

شیطان کا فریب

حضرت شیخ عثمان سریفینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس زمانے میں عراق کے جنگلوں اور ویرانوں میں عبادت وریاضت میں مشغول تھے تو بسا اوقات جنگلوں کی بھیانک اور اندھیری راتوں میں شیاطین مسلح ہوکر خوفناک صورتیں بنا کر آپ کے پاس آتے اور ڈراتے، آپ پر آگ پھینکتے اور لڑا کرتے تھے اور ہاتف غیبی کی یہ آواز سنتے تھے یعنی اے عبدالقادر تم ان شیطانوں کے مقابلے کے لئے اٹھو کیونکہ ہم نے تمہیں ثابت قدم رکھا ہے اور ہماری تائید تمہارے ساتھ ہے۔ (بہجۃ الاسرار،ص:۲۵۲)

میرے آقا، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند شیخ موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ آپ اپنی سیاحت کے دوران ایک مرتبہ آپ کسی ایسے جنگل میں چلے گئے جہاں پانی کا نام ونشان تک نہ تھا، کئی دن آپ پر پیاس کا سخت غلبہ ہوا اور اچانک آپ کے سر مبارک پر بادل کا ٹکڑا آگیا اور بارش ہونے لگی جس سے آپ خوب سیراب ہو گئے پھر اس بادل سے ایک روشنی ظاہر ہوئی جو حدِ نظر تک پھیل گئی اور اس روشنی میں ایک صورت ظاہر ہوئی اس نے پکار کر کہا اے عبدالقادر! میں تمہارا رب ہوں میں نے تم پر تمام حرام چیزوں کو حلال کردیا۔ یہ آواز سن کر میرے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھا اور فرمایا اے مردود تو دور ہو جا وہ روشنی غائب ہوگئی اور وہ صورت دھوئیں کی طرح ہوکر پھیل گئی، پھر اس سے آواز آئی اے عبدالقادر! آج تم اپنے علم کی بدولت میرے فریب سے بچ گئے ورنہ اس کے پہلے اسی میدان میں ستر اولیاء طریقت کو میں گمراہ کرکے ان کی ولایت کو غارت وبرباد کر چکا ہوں۔ میرے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے شیطان! میرا علم

بھلا کیا بچا سکتا ہے، جب تیرا علم تجھ کو نہیں بچا سکا۔ اے شیطان مردود خوب غور سے سن لے، میرے علم نے نہیں بلکہ میرے رب کے فضل و کرم نے مجھے تیرے شر سے بچالیا۔

میرے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ حضور! آپ نے یہ کیسے پہچان لیا کہ یہ شیطان ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس گمراہ کن قول سے کہ تمام حرام چیزوں کو تیرے لئے حرام کر دیا ہے۔ فوراً میں نے پہچان لیا کہ یہ شیطان ہی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کبھی ناپاک اور حرام چیزوں کو کسی کے لئے حلال نہیں فرماتا۔ (قلائد الجواہر ص: ۲۰)

ورق تمام ہوا ، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿۴﴾
ربیع الآخر شریف
پہلا جمعہ.................................دوسرا بیان
واہ! کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (پ۱۱، رکوع ۱۲)

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

میرے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سالہا سال کے مجاہدہ کے بعد میں نے ایک مرتبہ خدائے تعالیٰ سے عہد کر لیا کہ میں کچھ نہ کھاؤں گا جب تک خدائے تعالیٰ مجھے نہ کھلائے اور کچھ نہ پیوں گا جب تک اللہ تعالیٰ نہ پلائے، پھر چالیس دنوں تک بغیر کچھ کھائے پئے رہ گیا یہاں تک کہ حضرت خواجہ شیخ ابو سعید مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس سے گزرے پھر مجھے اپنے گھر بلایا اور اپنے دست کرم سے مجھے کھلایا پلایا اور فرمایا کہ عبد القادر! تم نہیں کھا پی رہے ہو، بلکہ میں خدائے تعالیٰ کے حکم سے تمہیں کھلا پلا رہا ہوں۔ تمہارا عہد پورا ہو گیا۔ پھر حضرت شیخ ابو سعید مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت کیا اور اپنی خلافت سے سرفراز فرمایا۔ (بہجۃ الاسرار، ص ۱۶۷)

عاشق مصطفیٰ سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

قسمیں دیدے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے

پیارا اللہ تیرا چاہنے والا تیرا

درود شریف:

اعلائے کلمۃ الحق

اعلائے کلمۃ الحق یعنی حق بولنا مرد مومن کے لئے بہت ہی اعلیٰ ایمان اور قیمتی جوہر ہے۔ حضور سراپا نور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ سب سے افضل جہاد یہ ہے کہ ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہہ دی جائے۔ ہمارے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق بات کہنے میں بہت جری اور نڈر تھے۔ بڑے بڑے بادشاہوں اور امیروں کو حق کے معاملے میں آپ جھنجوڑ کر رکھ دیتے۔ خلیفۂ بغداد نے جب ابوالوفا یحیٰ جیسے ظالم کو قاضی کا عہدہ سپرد کیا تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بر سر منبر خلیفۂ وقت کو اپنے وعظ میں للکارا اور صاف صاف کہہ دیا کہ اے خلیفہ! تو نے ایک جابر و ظالم کو خدا کے بندوں پر حاکم بنادیا ہے، تو ہوش رکھ کہ کل خدائے تعالیٰ قہار و جبار کے دربار میں تجھ کو نادم و شرمندہ ہو کر اس کا جواب دینا پڑے گا۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پر جلال حق گوئی سے خلیفۂ بغداد کے جسم کا رونگٹا رونگٹا اور بدن کا بال بال لرزہ براندام ہو گیا اور خلیفۂ بغداد نے اپنی غلطی کا اعتراف کر کے ابوالوفا یحیٰ کو فوراً قضاۃ کے عہدے سے معزول کر دیا۔ (حیات طیبہ، ص ۴۶)

ڈاکٹر اقبال کہتے ہیں:

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

قدم مبارک کی عظمت

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

ہمارے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بر سر منبر وعظ میں فرمایا:

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ۔ یعنی میرا قدم ہر ولی کے گردن پر ہے" آپ کی زبان مبارک سے یہ اعلان سن کر اس وقت تین سو تیرہ اولیاء کرام جو وعظ کی مجلس میں حاضر تھے سب نے اپنا اپنا سر جھکا کر عرض کیا

کہ اے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا قدم مبارک ہماری گردنوں پر ہی نہیں بلکہ آپ کا قدم شریف تو ہمارے سروں اور ہماری آنکھوں پر ہے۔ اور ان تمام بزرگوں نے دیکھا کہ تمام روئے زمین کے اولیاء کرام آپ کے حکم پر اپنی اپنی گردنیں جھکائے کھڑے ہیں اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلب مبارک پر اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی تھی اور مدینے والے آقا رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عطا کیا ہوا خلعت کرامت اولیاء کرام کے ازدہام میں فرشتے آپ کو پہنا رہے ہیں۔ (بہجۃ الاسرار ص ۱۷)

حضرت شیخ مکارم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس وقت اولیاء کرام نے دیکھا کی قطبیت کا جھنڈا آپ کے سامنے گاڑا گیا اور غوثیت کا تاج آپ کے سر مبارک پر رکھا گیا جس کو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود ارشاد فرمایا۔

كَسَانِىْ خِلْعَةً بِطَرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِىْ بِتِيْجَانِ الْكَمَالِ

یعنی میرے رب نے مجھے اولوالعزمی اور بلند ہمتی کی خلعت پہنائی اور فضل وکمال کا تاج میرے سر پر رکھ دیا ہے۔

طُبُوْلِىْ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاءُ وْسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِىْ

یعنی زمین وآسمان میں میری شان کے نقارے بجتے ہیں اور نیک بختی کے نقیب میرے روبرو حاضر ہوتے ہیں۔

اَنَا الْجِيْلِىُّ مُحْيُ الدِّيْنِ اِسْمِىْ
وَاَعْلَامِىْ عَلٰى رَأْسِ الْجِبَالِ

یعنی میں جیلان کا رہنے والا ہوں اور میرا نام محی الدین ہے اور میرے اقبال کے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ اعلان خدائے تعالیٰ کے حکم سے تھا۔ جیسا کہ حضرت عدی بن مسافر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ لگا دینے سے اندھے اور کوڑھی شفا پاتے تھے فرمایا کرتے تھے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس اعلان سے مقام فردیت مراد ہے۔ اگرچہ بعض دوسرے اولیاء کرام بھی مقام فردیت سے نوازے گئے مگر

اس کے اعلان کی کسی کو اجازت نہیں ملی جیسا کہ آقا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی مقام فردیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے قصیدہ شریف میں فرماتے ہیں :

اَنَا فِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ

یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

یعنی قرب الٰہی کی منزل میں مجھے وہ مقام حاصل ہے جس میں تنہا اور اکیلا میں ہی ہوں اور میرا رب مجھے ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچاتا رہتا ہے اور وہ عظمت وجلال والا مولیٰ میرے لئے کافی ہے۔ (قصیدہ غوثیہ شریف)

شیخ ابوبکر بطائحی کی بشارت

حضرت ابوبکر بطائحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ بزرگ ہیں جن کو خواب میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا خرقہ پہنایا اور جب یہ بزرگ خواب سے بیدار ہوئے تو خرقہ موجود پایا۔ انہیں بزرگ کا یہ ارشاد ہے کہ جو شخص چالیس بدھ کو مسلسل میری قبر کی زیارت کرے گا وہ جہنم سے آزاد ہو جائے گا اور جو شخص میرے روضے میں داخل ہو گیا اس کو آگ نہیں جلا سکتی۔ چنانچہ اب بھی آپ کی یہ کرامت ہے کہ آپ کی قبر کے پاس گوشت اور مچھلی نہ پک سکتی ہے نہ بھن سکتی ہے۔ یہی بزرگ حضرت ابوبکر ہوارا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برسوں پہلے یہ غیب کی خبر دی تھی کہ عراق میں آٹھ اولیاء کرام درجۂ اوتاد پر فائز ہوں گے جن کے مبارک نام یہ ہیں۔

(۱) حضرت معروف کرخی (۲) حضرت احمد بن حنبل (۳) حضرت بشر حافی (۴) حضرت منصور بن عمار (۵) حضرت جنید بغدادی (۶) حضرت سری سقطی (۷) حضرت سہیل بن عبداللہ تستری (۸) حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اور جب لوگوں نے دریافت کیا کہ حضور! یہ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک عجمی سید ہیں۔ جو گیلان میں پیدا ہوں گے اور بغداد ان کا مسکن ہوگا اور پانچویں صدی میں ان کا ظہور ہوگا اور وہ ولایت کے مقام فردیت کی ایسی عظیم منزل پر فائز ہوں گے کہ ایک دن وہ منبر پر اعلان فرمائیں گے کہ قَدَمِیْ هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ ○

یعنی میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے" اس زمانے کے تمام اولیاء کرام ادب سے اپنی اپنی گردنیں جھکا کر عرض کریں گے کہ اے غوث اعظم آپ کا قدم مبارک ہماری گردنوں ہی پر نہیں ہَلْ عَلَى الرَّأسِ وَالْعَيْنِ بلکہ آپ کا قدم مبارک ہمارے سروں اور آنکھوں پر ہے۔ (قلائد الجواہر، ص:۷۸)

جو فرمایا کہ دوش اولیا پر ہے قدم میرا
لیا سر کو جھکا کر سب نے تلوا غوث اعظم کا

عارفوں کے سردار حضرت محمد کا کیس کی بشارت

حضرت محمد کا کیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو عراق کے سید المشائخ اور امیر الاولیاء ہیں، جن کے مریدوں میں سترہ بادشاہ بھی تھے، اور آپ کے جھنڈے کے نیچے باادب چلا کرتے تھے۔ حضرت شیخ عزاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں خواب میں حضور سرکار مدینہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیدار پر بہار سے مشرف ہوا تو میں نے اپنے پیارے نبی، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ رحمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم آپ حضرت محمد کا کیس کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں تو ہمارے حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کے بارے میں مجھ سے کیا پوچھتے ہو، وہ تو ان لوگوں میں سے ہیں جن کے سبب سے میں قیامت کے دن فخر کروں گا کہ ایسے ایسے صاحب کمال میری امت میں ہیں۔ حضرت محمد کا کیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲ رجب ۴۱۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۰ ربیع الاول ۵۰۱ھ کو بغداد شریف کے قریبی شہر قلمینیہ میں وفات پائی۔ (قلائد الجواہر، ص:۱۸)

حضرات! حضرت محمد کا کیس عظیم بزرگ ہیں انہوں نے میرے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق جو فرمایا غور سے سنیں۔ حضرت محمد کا کیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بغداد شریف میں وعظ فرمایا کرتے تھے اور یہ وہ دور تھا کہ ابھی حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدرسہ نظامیہ میں ایک طالب علم تھے اور نوجوانی کا عالم تھا۔ ایک دن سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وعظ سننے کے لئے گئے اور جیسے ہی مجلس میں بیٹھے حضرت محمد کا کیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اور فرمایا کہ اس لڑکے کو مجلس سے باہر نکال دو۔ حکم پاتے ہی لوگوں نے میرے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہاتھ پکڑ کر مجلس سے باہر کر دیا مگر ہمارے آقا حضور غوث اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ خفا اور ناراض نہ ہوئے بلکہ پھر مجلس میں آ کر بیٹھ گئے۔ حضرت محمد کا کیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر حکم دیا کہ اس لڑکے کو مجلس سے باہر نکال دو، لوگوں نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نکالا اور تمام حاضرین حیرت سے دیکھنے لگے کہ عجیب لڑکا ہے، بار بار مجلس سے نکالا جاتا ہے مگر پھر چلا آتا ہے۔ ہمارے آقا سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر بھی رنجیدہ نہ ہوئے اور تیسری بار پھر مجلس میں تشریف لے آئے۔ حضرت محمد کا کیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگو! اس لڑکے کو میرے پاس لے آؤ۔ لوگ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ کر حضرت محمد کا کیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے گئے۔ حضرت محمد کا کیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر میرے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشانی کا بوسہ دیا اور ارشاد فرمایا کہ

اے لوگو! میں نے اس لڑکے کو دو مرتبہ اپنی مجلس سے اس لئے نکالا تا کہ تم لوگ اچھی طرح ان کو دیکھ لو اور پہچان لو کہ یہ کون ہیں۔

اے اہل بغداد! تم سب اس ولی کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ اس لئے کہ یہ وہ ہیں جو میرے بعد قطب الاقطاب ہونے والے ہیں۔ پھر اپنا عصا، تسبیح، مصلیٰ وغیرہ عطا فرما کر ارشاد فرمایا کہ بیٹا عبدالقادر! ابھی تمہارا بچپن ہے اور ہمارا بڑھاپا ہے، بیٹا ہماری آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ تم قطبیت کی عظیم منزل پر سرفراز ہونے کے بعد اعلان کرو گے کہ میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔ تو تمام روئے زمین کے اولیاء ادب واحترام سے اپنا اپنا سر جھکا کر عرض کریں گے کہ اے سرکار غوث اعظم آپ کا قدم مبارک تو ہمارے سروں اور آنکھوں پر بھی ہے۔ پھر آپ نے اپنی داڑھی پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ بیٹا عبدالقادر! تمہارا یہ وقت آئے تو میری سفید داڑھی کا خیال رکھنا اور

حضرت محمد کا کیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ كُلُّ دِيْكٍ يَصِيْحُ وَيَسْكُتُ اِلَّا دِيْكَكَ فَاِنَّهٗ يَصِيْحُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ یعنی اے بیٹا عبدالقادر! ہر مرغ بولے گا اور چپ ہو جائے گا مگر تمہارا مرغ قیامت تک بولتا رہے گا یعنی تمہارا سلسلہ اور تمہاری ولایت کا تذکرہ قیامت تک جاری وساری رہے گا۔ (بہجۃ الاسرار ص ۳۲۷)

سرکار اعلیٰ حضرت عاشق بارگاہ غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ہے۔

مرغ سب بولتے ہیں بول کے چپ رہتے ہیں
ہاں اصیل ایک نوا سنج رہے گا تیرا

درود شریف:

شیخ علی بن ہیتی کی بشارت

حضرت شیخ علی بن نصر ہیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغداد کے ان چار بزرگوں میں سے ہیں جو مردہ کو زندہ فرما دیتے تھے، ایک دن میرے آقا سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وعظ کی مجلس میں حضرت علی بن ہیتی حاضر تھے ناگہاں ان پر نیند کا غلبہ ہو گیا، تو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے وعظ کے منبر سے اتر کر ان کے پاس باادب کھڑے ہو گئے جب حضرت علی بن ہیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے تو عرض کیا کہ اے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ کو ابھی خواب میں محترم و مکرم رسول اعظم پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا ہے تو ہمارے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسی لئے تو میں منبر سے اتر کر ادب و احترام سے آپ کے پاس کھڑا ہو گیا تھا کہ آپ کو خواب میں دیدار نصیب ہوا اور میں سر کی آنکھوں سے پیارے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیدار پر بہار سے سرفراز ہوا۔ (بہجۃ الاسرار)

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

حضرت علی بن ہیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ بزرگ ہیں جنھوں نے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان ذیشان کو سنتے ہی سب سے پہلے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک قدم کو اٹھا کر اپنی گردن پر رکھ لیا تھا۔ اللہ۔ اللہ کیا خوب فرمایا سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

حضرت اویس قرنی کی بشارت

ابن محی الدین اربلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے منازل الاولیاء فی فضائل الاصفیاء کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ حضور سراپا نور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جانے کی وصیت فرمائی اور فرمایا کہ جب اویس قرنی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے ملاقات ہو تو میرا اسلام کہنا اور میری قمیص ان کو دینا اور کہنا کہ اویس قرنی میری امت کی بخشش کی دعا کریں۔ چنانچہ جب حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں تشریف لے گئے اور پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان ذیشان سنایا تو حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سجدے میں جا کر اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت کی بخشش کی دعا مانگی، غیب سے ندا آئی کہ اے اویس قرنی اپنا سر اٹھایئے میں نے آپ کی شفاعت سے پیارے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی نصف امت کو بخش دیا اور نصف امت کو اپنے محبوب ولی غوث اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی شفاعت سے بخش دوں گا جو تیرے بعد پیدا ہوں گے۔

حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اے پروردگار عالم تیرا وہ محبوب بندہ غوث اعظم کون ہے اور کہاں ہے، میں ان کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔

تو ندا آئی کہ وہ میرا محبوب ہے اور میرے محبوب، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا بھی محبوب ہے۔ وہ قیامت تک اہل زمین کے لئے حجت ہوگا اور تمام اولین و آخرین اولیاء کی گردنوں پر اس کا قدم مبارک ہوگا اور جو اسے قبول کرے گا میں اس کو دوست رکھوں گا۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گردن جھکائی اور کہا میں بھی اسے قبول کرتا ہوں۔ (تفریح الخواطر فی مناقب شیخ عبدالقادر)

دیوانہ بارگاہ غوثیت امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

درود شریف:

حضرت جنید بغدادی کی بشارت

حضرت ابن محی الدین اربلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکاشفۂ جنید یہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز منبر پر جلوہ افروز ہو کر خطبہ دے رہے تھے کہ آپ کے قلب مبارک پر تجلیات ربانی کا ورود ہوا اور آپ بحر محو دو مکاشفہ میں مستغرق ہو گئے اور فرمایا۔ میری گردن پر ان کا قدم بغیر کسی انکار کے ہے۔ اور منبر کی ایک سیڑھی اتر آئے، نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد لوگوں نے ان کلمات کے متعلق آپ سے دریافت کیا، آپ نے فرمایا کہ حالت کشف میں مجھے معلوم ہوا کہ پانچویں صدی ہجری کے وسط میں حضور سید عالم، رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اولاد پاک میں سے ایک بزرگ قطب عالم ہوگا جس کا لقب محی الدین اور نام عبدالقادر ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کہے گا "میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے" تو میرے قلب میں خیال آیا کہ ہم ان کے زمانے میں نہیں ہیں اس لئے ان کا قدم ہم اپنی گردن پر کیوں لیں۔ اس خیال کا آنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو ناراض اور قہر و غضب میں دیکھا تو فوراً میں نے اپنی گردن جھکا دی اور وہ کہا جو تم لوگوں نے سنا۔

(تفریح الخواطر فی مناقب شیخ عبدالقادر، ترغیب الناظر، بحوالہ حیات طیبہ، ص ۱۵)

دیوانۂ بارگاہ غوثیت امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

سلطان الہند حضور غریب نواز کا قول

سلطان الہند حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ خراسان کے پہاڑوں میں مجاہدات اور ریاضات میں مشغول تھے جب سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغداد شریف میں منبر پر جلوہ افروز ہو کر ارشاد فرمایا کہ "میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے" تو سلطان الہند سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد عالی کو سنا اور گردن جھکا کر عرض کیا کہ اے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا قدم مبارک صرف میرے گردن پر ہی نہیں بَلْ عَلٰی رَاْسِیْ وَعَیْنِیْ بلکہ میرے سر اور آنکھوں پر بھی ہے۔ (سراج العوارف فی الوصایا والمعارف، ص ۴۱)

اسی پیارے مضمون کو مولانا حسن رضا بریلوی علیہ الرحمہ نے یوں بیان کیا ہے۔

جب سے تو نے قدم غوث لیا ہے سر پر
اولیاء سر پر قدم لیتے ہیں شاہا تیرا

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلیٰ تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

مریدوں کے لئے بشارتیں

دل عبث خوف سے پتا سا اڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسا تیرا

تجھ سے در، در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

حضرت سہیل ابن عبداللہ تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دن حضور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغداد والوں کی نظر سے غایب ہو گئے، لوگوں نے تلاش کیا دریائے دجلہ کے کنارے پایا تو کیا دیکھا کہ مچھلیاں بکثرت آپ کی خدمت میں آتی ہیں اور دستِ مبارک کا بوسہ دیتی ہیں۔ اسی اثنا میں ظہر کا وقت ہو گیا، ایک مصلی حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کی طرح ہوا میں معلق ہو کر بچھ گیا اور اس مصلے کے اوپر دو سطریں لکھی تھیں، پہلی سطر میں اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (پ۱۱، ع۱۲)

اور دوسری میں رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ (پ۱۲، ع۷)

لکھا ہوا تھا اور بہت سے نورانی شکل کے لوگ آئے اور مصلے پر صف میں کھڑے ہو گئے اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصلے پر آگے تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی اس وقت عجیب و غریب سماں تھا جب حضور غوث اعظم

رضی اللہ تعالی عنہ تسبیح پڑھتے تو ساتوں آسمان کے فرشتے بھی آپ کے ساتھ تسبیح پڑھتے۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے دونوں ہاتھوں کو دعا کے لئے بارگاہ رب العلمین میں اٹھا کر عرض کیا، اے اللہ تعالی! میں تیری بارگاہ بے نیازی میں تیرے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے وسیلے سے طالب ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ تو میرے مریدوں کو اور مریدوں کے مریدوں کو صبح قیامت تک موت نہ دے مگر ایمان پر۔ یعنی میرے مریدوں کا ایمان پر خاتمہ نصیب فرما۔ حضرت سہیل رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ کی مبارک دعا پر فرشتوں کے ایک بہت بڑے گروہ کو آمین کہتے ہوئے سنا اور جب سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ دعا پوری کر چکے تو ہم نے غیب سے ایک ندا سنی کہ اے عبدالقادر جیلانی! میرے محبوب سبحانی، تم کو بشارت ہو، خوش خبری ہو کہ ہم نے آپ کی دعا قبول فرمالی ہے۔ (تلخیص بہجۃ الاسرار، ص۲۹۱)

تجھ سے در، در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹہ تیرا

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿۴﴾

ربیع الآخر شریف

دوسرا جمعہ.................................پہلا بیان

حضور غوث پاک وعظ اور درس کی تاثیر

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (پ۱۱، رکوع۱۲)

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

حضرت شیخ ابوالحسن بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رحمت عالم، سرکار دو عالم، شاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دیدار پر انوار کیا تو بارگاہ رحمت میں عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ قرآن وسنت پر عمل کرتے ہوئے موت آئے۔ تو نبی معظم رسول محتشم، سراپا کرم ہی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا خاتمہ قرآن وسنت پر عمل کرتے ہوئے ہوگا اور خاتمہ ایمان پر کیوں نہ ہوگا جب کہ تمہارے پیر شیخ عبدالقادر جیلانی ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

دل عبث خوف سے پتا سا اڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسہ تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

حضرت شیخ ابوالحسن بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تین مرتبہ اپنے پیارے نبی مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ کرم میں وہی درخواست کی۔ تینوں مرتبہ میرے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے وہی جواب دیا۔ یعنی اس خوش نصیب کا خاتمہ ایمان پر ہی ہوگا جس کے پیر شیخ عبدالقادر جیلانی ہوں۔

خواب سے بیدار ہوکر میں نے یہ پیارا خواب اپنے والد گرامی کی خدمت میں بیان کیا۔ پھر ہم دونوں باپ بیٹے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاشانہ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ وعظ فرمارہے تھے۔ ہم باپ بیٹے کو دیکھ کر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جس کو بشارت وخوش خبری ہمارے پیارے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دیں اور اس کا پیر شیخ عبدالقادر جیلانی ہوتو اس کا خاتمہ ایمان پر کیوں نہ ہوگا۔ (ملخصاً۔ بہجۃ الاسرار، ص ۱۲۹)

کیا ہی خوب فرمایا استاذ زمن حضرت مولانا حسن رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ نے کہ۔

تیرے ہاتھ میں ہاتھ، میں نے دیا ہے
تیرے ہاتھ ہے لاج یا غوث اعظم

قسم ہے کہ مشکل کو مشکل نہ پایا
کہا ہم نے جس وقت یا غوث اعظم

نیک میرے لئے اور میں گنہگاروں کے لئے ہوں

حضرت شیخ ابوسعید کیلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جوشخص حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نسبت غلامی قایم کرلے یقیناً وہ نجات پا جائے۔ (بہجۃ الاسرار، ص ۲۹۳)

شیخ بکا بن بطو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حضور آپ کے مریدوں میں پرہیزگار بھی ہوں گے اور گنہگار بھی۔ تو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ پرہیزگار نیک وکار میرے لئے ہیں اور میں گنہگاروں کے لئے ہوں۔ (تلخیص بہجۃ الاسرار، ص ۲۹۴)

قادری ہوں شکر ہے رب قدیر کا
دامن ہے میرے ہاتھ میں پیران پیر کا

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوقسم کے مرید ہیں ایک نیک مرید دوسرا گنہگار مرید۔ نیک مرید حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آستین میں رہتے ہیں جب کوئی آپ

کے مرید کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عالم جلال میں آستین جھاڑتے ہیں اور نقصان پہنچانے والا تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

مریدی لا تخف کہکر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوث اعظم کا

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے ایک کتاب دی گئی جس میں قیامت تک آنے والے میرے مریدوں کے نام لکھے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے تمام مریدوں کو میں نے تمہاری نسبت کی وجہ سے بخش دیا ہے۔ (بہجۃ الاسرار، ص۲۹۴)

اور مولانا حسن رضا بریلوی خوب فرماتے ہیں۔

کر دیا تو نے قادری مجھ کو
تیری قدرت کے میں فدا یا رب

میرا ہاتھ میرے مریدوں پر ہمیشہ ہے

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رب تبارک و تعالیٰ کی عزت و جلال کی قسم! یَدِیْ عَلٰی مُرِیْدِیْ كَالسَّمَآءِ عَلَى الْاَرْضِ۔ یعنی میرا دست ہدایت میرے تمام مریدوں پر ایسا ہے جیسے آسمان کا سایہ زمین پر۔ اور اے دنیا والوں سن لو! میرا مرید اچھا نہیں مگر میں تو اچھا ہوں، میرا مرید طاقت و قوت والا نہیں مگر میں تو طاقت و قوت والا ہوں اور میں قیامت تک اپنے مریدوں کی دستگیری کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ کی عزت و جلال کی قسم جب تک میرے تمام مرید جنت میں نہیں جائیں گے میں بارگاہ خداوندی میں نہیں جاؤں گا۔ (خلاصہ قصیدہ غوثیہ شریف، خلاصہ بہجۃ الاسرار، ص۲۹۴)

اور عاشق بارگاہ غوثیت امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

ہیں رضا یوں نہ بلک تو نہیں جید تو نہ ہو
سید جید ہر دہر ہے مولیٰ تیرا

مصطفیٰ کریم اور مرتضیٰ کی زیارت

حضرت شیخ عبدالرزاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں

۱۶ر شوال ۵۲۱ھ کو منگل کے دن دوپہر کے وقت ہمارے نانا جان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا تو پیارے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے عبدالقادر! تم وعظ کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم میں عجمی ہوں فصحائے بغداد کے سامنے بولنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ رسول اکرم سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیٹا عبدالقادر اپنا منہ کھولو! جب میں نے اپنا منہ کھولا تو حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سات مرتبہ لعاب دہن شریف میرے منہ میں ڈالا اور فرمایا کہ تم حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ لوگوں کو خدائے تعالیٰ کے راستہ کے طرف دعوت دو۔ پھر اس کے بعد میرے دادا جان حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت سے سرفراز ہوا تو انہوں نے چھ مرتبہ اپنا لعاب دہن مجھے عطا فرمایا، میں نے عرض کیا چھ ہی مرتبہ کیوں؟ آپ نے بھی سات مرتبہ کیوں نہیں اپنا لعاب دہن عطا فرمایا؟ تو ارشاد فرمایا کہ میں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ادب کے لئے چھ ہی مرتبہ اپنا لعاب دہن تمہیں بخشا ہے تا کہ جان عالم، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ برابری کا شبہ نہ پیدا ہو سکے، نانا جان اور بابا جان کے کرم وفضل کی برکت سے میں خوب فصیح وبلیغ وعظ کہنے لگا۔ (قلائد الجواہر، ص ۱۳، شیخ عبدالحق زبدۃ الآثار، ص ۶۵، حیات طیبہ، ص ۴۳)

جس پہ حیراں زبان عرب
اس بلاغت فصاحت پہ لاکھوں سلام

غوث اعظم کا درس دینا

میرے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیر کامل حضرت سیدنا ابوسعید مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی قابلیت وخدمت دین کا جذبہ اور روحانی صلاحیت دیکھ کر اپنا مدرسہ نظامیہ جو بغداد شریف میں باب الازواج میں واقع تھا، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد فرمایا۔ میرے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسند درس و تدریس پر جلوہ فرما ہوئے اور تعلیم کا آغاز فرمایا تو تھوڑے سے عرصہ میں آپ کے علم وفضل کا کمال پورے بغداد اور قرب وجوار میں مشہور ہو گیا اور شریعت وطریقت کے علوم کو حاصل کرنے کے لئے صرف بغداد ہی نہیں بلکہ دور دراز کے طلبہ کا جم غفیر اکٹھا ہو گیا حتیٰ کہ مدرسہ نظامیہ کی جگہ طلبہ کے بیٹھنے کے لئے ناکافی ہو گئی۔ میرے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طلبہ کی بھیڑ دیکھ کر بغداد والوں کو مدرسہ کی عمارت کی توسیع کے لئے متوجہ کیا، یعنی مدرسہ کی بلڈنگ کو بڑھانے کے لئے بغداد والوں کو توجہ دلائی، سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر، اشارۂ ابرو پر بغداد والوں

نے خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، یہاں تک کہ قرب و جوار کے مکانات خرید کر مدرسہ میں شامل کر لئے گئے۔ ۵۲۸ھ میں مدرسہ کو خوب وسیع اور عالیشان بلڈنگ کی شکل میں بنا کر تیار کر دیا گیا اور پھر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب ہو کر دنیائے اسلام میں جامعہ قادریہ کے نام سے مشہور و معروف ہو گیا، جہاں صرف بغداد شریف کے طلبہ ہی نہیں بلکہ دور دور شہروں اور دیہاتوں کے ہزاروں طلبہ علم دین حاصل کرتے رہے اور فارغ التحصیل ہو کر سند تکمیل لے کر مختلف علاقوں میں جاتے اور دین متین کی خدمت انجام دیتے، اس طرح حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختصر مدت میں علمائے کرام اور مشائخ عظام کی ایک عظیم جماعت تیار فرمادی۔ (حیات طیبہ، ص ۴۰)

وعظ میں تقریباً ستر ہزار سامعین

شیخ عبداللہ جبائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: لوگ گھوڑوں، خچروں، اونٹوں اور سواری کی گدھوں پر سوار ہو کر آتے تھے اور کھڑے رہتے تھے جب کہ مجلس حصار کی طرح گول ہو جاتی تھی اور مجلس میں تقریباً ستر ہزار سامعین حاضر رہتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ص ۱۸۰، خلاصۃ المفاخر، قلائد الجواہر، ص ۱۳، شیخ عبدالحق، مذ بدۃ الآثار، ص ۶۵)

میرے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وعظ کی مجلس میں عراق کے بڑے بڑے علمائے کرام اور مشائخ عظام اور جنات اور رجال الغیب بھی دور و دراز سے حاضر ہوتے تھے اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریریں لکھنے کے لئے چار سو دواتیں استعمال کی جاتی تھیں۔ (بہجۃ الاسرار، ص ۱۸۰)

وعظ کا اثر

میرے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وعظ مبارک کا یہ اثر تھا کہ سیکڑوں گنہگار و بدکار آپ کے دست مبارک پر توبہ کرتے اور فساق و فجار تائب ہو کر پرہیزگار و نیکوکار بن جاتے اور تقریر کی تاثیر سے مجلس پر وجد کی کیفیت طاری ہوتی، کوئی ماہی بے آب کی طرح تڑپتا تو کوئی بے اختیار ہو کر کپڑے پھاڑتا اور چیختا چلاتا اور کسی کے دل پر ایسی چوٹ لگتی کہ شمشیر محبت سے گھایل ہو کر موت کی نیند سو جاتا، جب وعظ ختم ہوتا تو کتنے جنازے اٹھائے جاتے۔ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وعظ میں مسلمانوں کے علاوہ دیگر مذاہب کے لوگ بھی حاضر ہوتے، آپ کے وعظ کا یہ اثر ہوتا کہ بہت سے یہودی عیسائی اور دوسرے کفار کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے۔ (بہجۃ الاسرار، ص ۱۸۱، قلائد الجواہر، ص ۲۱۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھیجنا بارگاہ غوث میں

ہمارے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعظ فرمارہے ہیں: ایک راہب آیا اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نورانی ہاتھ پر توبہ کیا اور مسلمان ہوگیا۔ پھر اس راہب نے مجمع عام میں بیان کیا کہ میں یمن کا رہنے والا ہوں، مجھے مسلمان ہونے کا شوق پیدا ہوا تو میں نے یہ مصمم ارادہ کرلیا کی یمن میں جو شخص سب سے زیادہ پرہیزگار ہوگا اسی کے ہاتھ پر مسلمان ہوں گا۔ اسی خیال میں تھا کہ مجھے نیند آگئی، خواب میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اے سنام بغداد چلے جاؤ اور شیخ عبدالقادر جیلانی کے ہاتھ پر مسلمان ہو جاؤ۔ اس لئے کہ اس زمانے میں روئے زمین کے لوگوں میں سب سے بہترین ہیں۔ (بہجۃ الاسرار)

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

قل إني أخاف إن عصيت ربي عذاب يوم عظيم

﴿۴﴾
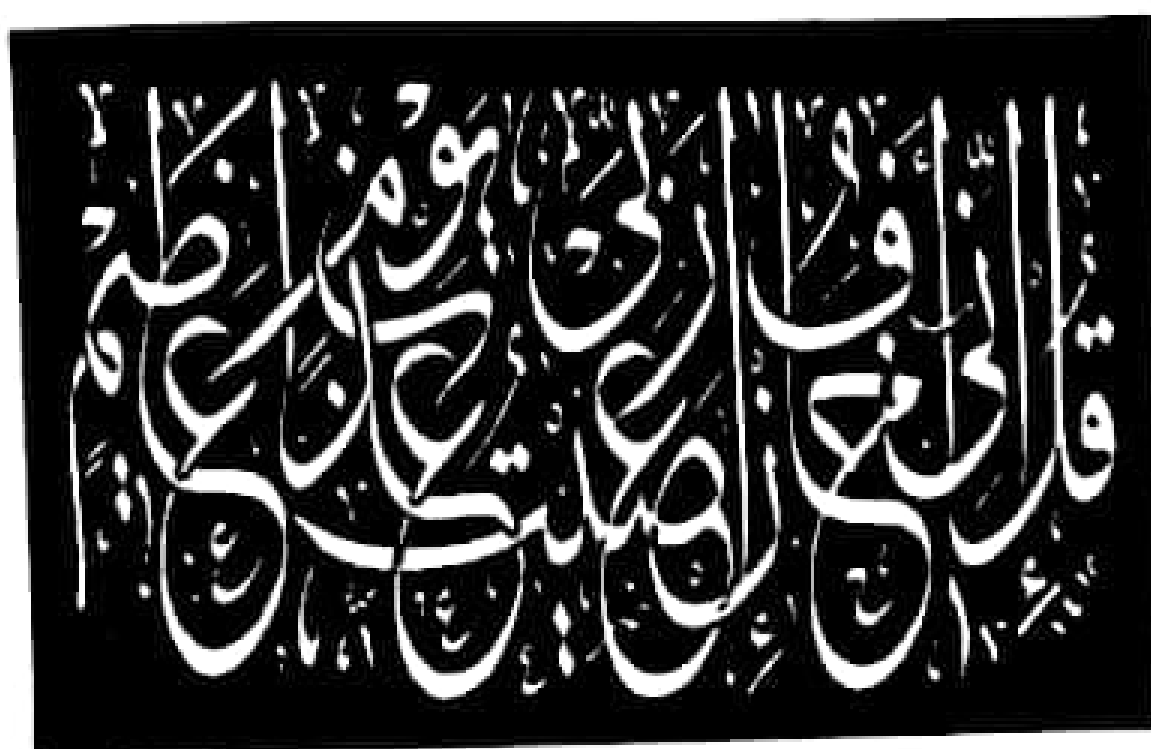
ربیع الآخر شریف

دوسرا جمعہ..دوسرا بیان

حضور غوث اعظم کے کشف وکرامات

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (پ۱۱،رکوع ۱۲)

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

ہمارے آقا، سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات بابرکت سراپا کرامت ہی کرامت تھی۔ حضرت شیخ علی بن الہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ولی کو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر کرامت والا نہیں دیکھا جس وقت چاہتے آپ کی کوئی کرامت دیکھنا اسی وقت لوگ دیکھ لیتے۔ (تفریح الخواطر)

مردہ زندہ ہو گیا

ہمارے سرکار، سردار اولیاء حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن اپنے چند مریدین اور ساتھیوں کے ساتھ ایک محلے سے گزرے تو دیکھا کہ ایک مسلمان اور ایک عیسائی آپس میں جھگڑ رہے ہیں، پیران پیر آقا دستگیر نے جھگڑے کا سبب دریافت فرمایا تو مسلمان نے عرض کیا کہ یہ عیسائی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے نبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے افضل ہیں۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عیسائی سے فرمایا کہ تم کس وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو افضل کہتے ہو۔ عیسائی کہنے لگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مُردوں کو زندہ کردیتے تھے۔ ہمارے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی نہیں بلکہ رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اولاد اور امتی ہوں، اگر میں مردے کو زندہ کردوں تو کیا تو ہمارے پیارے نبی سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی فضیلت و برتری کو تسلیم کرے گا؟ عیسائی نے کہا ضرور تسلیم کروں گا۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عیسائی سے فرمایا کہ قبرستان لے کر چل اور کوئی بہت پرانی قبر جس کو تو جانتا ہو بتا، میں قبر کے مردے کو زندہ کروں گا۔ وہ عیسائی ہمارے آقا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر قبرستان گیا اور ایک پرانی بوسیدہ قبر کی طرف اشارہ کیا۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبر کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا اس قبر کا مردہ دنیا میں گانے بجانے کا پیشہ کرتا تھا۔ اگر تیری مرضی ہو تو یہ مُردہ گاتا ہوا قبر سے باہر آئے۔ حیرت سے عیسائی نے عرض کیا: یہ تو اور اہم بات ہے، ایسا ہی کیجئے۔ ہمارے سرکار حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبر کو دیکھا اور فرمایا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ تو قبر شق ہوئی اور مُردہ زندہ ہو کر گاتا ہوا قبر سے باہر نکل آیا۔ ہمارے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ کرامت دیکھ کر عیسائی نے توبہ کی اور مسلمان ہو گیا۔ (تفریح الخواطر)

وہ کہہ کر قم باذن اللہ جلا دیتے ہیں مردوں کو
بہت مشہور ہے احیائے موتی غوث اعظم کا

نہ مسجد، نہ بیت اللہ کی دیواروں سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

اے ایمان والو! سبحان اللہ۔ سبحان اللہ۔ کیا شان ہے ہمارے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہ قبر پر کھڑے ہیں اور قبر کے اندر مُردے کو دیکھ رہے ہیں اور اس مُردے کے پیشہ کو بھی دیکھ رہے ہیں جو وہ دنیا میں کیا کرتا تھا۔ اب ہم محبت وعقیدت سے سوچیں کہ ہمارے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ظاہری حیات کے ساتھ اس دنیا میں تھے تو قبر کے اندر کے مُردے اور اس کی حالت کو دیکھ لیتے تھے اور آج مزار پاک میں جلوہ افروز ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل وعطا سے اپنے مزار مبارک سے دنیا والوں کو خاص کر غلاموں کو دیکھ رہے ہیں اور ان کے حالات سے بھی باخبر ہیں۔

مرغی زندہ ہوگئی

ایک عورت اپنے لڑکے کو لے کر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ حضور یہ لڑکا آپ سے بے حد محبت و عقیدت رکھتا ہے، اپنی غلامی میں قبول فرمائیں اور شریعت و طریقت کی تعلیم سے آراستہ فرمادیں۔ چنانچہ وہ لڑکا عبادت و ریاضت میں مشغول ہوگیا۔ ایک دن وہ عورت اپنے لڑکے کو دیکھنے کے لئے آئی تو دیکھا کہ اس کا لڑکا جو کی روٹی بغیر سالن کے کھا رہا ہے اور کثرت عبادت و ریاضت کے اثر سے بہت دبلا اور لاغر ہوگیا ہے۔ پھر جب وہ عورت بارگاہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر ہوئی تو دیکھا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرغی کا گوشت تناول فرما چکے ہیں اور ہڈیاں برتن میں رکھی ہوئی ہیں۔ عورت نے عرض کیا کہ میرے آقا آپ نے میرے بچے پر کوئی شفقت نہیں فرمائی، آپ تو مرغی کھا رہے ہیں اور میرے بچے کو جو کی روٹی سوکھی بغیر سالن کے کھلا رہے ہیں۔ یہ سن کر ہمارے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا دست مبارک ان ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ الْعِظَامَ وَہِیَ رَمِیْمٌ ۝ یعنی اے مرغی تو اس خدا کے حکم سے زندہ ہو کر کھڑی ہو جا جو گلی سڑی ہڈیوں کو زندہ فرماتا ہے۔

ہمارے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم سنتے ہی مرغی زندہ ہو کر کھڑی ہوگئی اور بزبان فصیح یہ پڑھا لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَلشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرْ وَلِیُّ اللّٰہِ۔ تب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اے بوڑھی ماں سن جب تیرا بیٹا اس درجہ تک پہونچ جائے گا۔ تو جو چاہے کھائے۔

(بہجۃ الاسرار، ص: ۱۹۳، و قلائد الجواہر، ص: ۳۸، شیخ عبد الحق، زبدۃ الآثار، ص ۸۹)

جلایا استخوان مرغ کو دست کرم رکھ کر
بیاں کیا ہو سکے احیائے موتی غوث اعظم کا

چیل کو مارا اور زندہ فرمادیا

ایک دن حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعظ فرما رہے تھے کہ ایک چیل چلاتی ہوئی اوپر سے گزر گئی جس سے سامعین کی توجہ پراگندہ ہوگئی تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عالم جلال میں ارشاد فرمایا: اے ہوا اس چیل کا سر اڑا دے۔ حاضرین مجلس کا بیان ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہوتے ہی چیل کا سر ایک طرف اور

اس کا دھڑ دوسری طرف جا گرا، پھر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعظ کی کرسی سے نیچے تشریف لائے اور چیل کے سر اور دھڑ کو ملا کر بسم اللہ پڑھا اور ہاتھ پھیر دیا تو وہ زندہ ہو کر اڑ گئی اور ہم لوگ دیکھتے رہ گئے۔

(بہجۃ الاسرار، ص ۱۹۳، و شیخ عبدالحق مزید، زبدۃ الآثار، ص ۸۹)

حضرات! اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو طاقت و تصرفات عطا کئے ہیں اس کو اپنے قصیدۂ غوثیہ شریف میں یوں بیان فرمایا ہے کہ

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ

لَقَامَ بِقُدْرَۃِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

یعنی اگر میں اپنا راز کسی مری ہوئی لاش پر ڈال دوں تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زندہ ہو کر کھڑی ہو جائے۔ (قصیدۂ غوثیہ شریف)

اے ایمان والو! ہمارے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے عیسائی کے لئے مُردے کو زندہ فرمایا اور چیل پر کرم فرما کر زندہ فرما دیا اور مرغی کا گوشت تناول فرمایا اور پھر اسی کھائی ہوئی مرغی کی ہڈیوں کو جمع فرما کر مُرغی کو زندہ فرما دیا گویا ہمارے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام عالم کو یہ سبق دیا کہ جب ہم رسول اللہ کے غلام، نبی پاک کے امتی خدا کی دین و عطا سے اس شان کے مالک و مختار ہیں کہ مُردے کو زندہ کر دیتے ہیں تو ہمارے پیارے نبی سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جو اللہ تعالیٰ کے محبوب اور ساری خدائی کے پیشوا ہیں ان کی شان و شوکت کا عالم کیا ہوگا۔

جب ان کے گدا بھر دیتے ہیں شاہان زمانہ کی جھولی

محتاج کا جب یہ عالم ہے تو مختار کا عالم کیا ہوگا

درود شریف:

اندھا اور مفلوج صحت پا گیا

حضرت شیخ ابوالحسن قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں اور حضرت شیخ ابوالحسن علی بن ہیتی علیہ الرحمۃ والرضوان حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ حضرت کی خدمت میں تاجر ابوغالب بغدادی حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے میرے سرکار آپ کے رحیم و کریم نانا جان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نے فرمایا کہ جس شخص کی دعوت کی جائے اس کو چاہئے کہ وہ دعوت کو قبول کرے اور میں آپ کو اپنے مکان پر دعوت کی زحمت دینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ ہمارے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر مجھے اجازت ملی تو آؤں گا آپ نے مراقبہ کیا اور فرمایا کہ میں ضرور آؤں گا۔ مقررہ وقت پر میں اور شیخ ہیتی آپ کے ہمراہ تاجر ابو غالب بغدادی کے مکان پر پہنچے وہاں دیکھا تو بغداد کے بہت سے علماء مشائخ اور اعیان موجود تھے۔ آپ کے سامنے دستر خوان لگایا گیا جس پر رنگارنگ کے کھانے چنے ہوئے تھے اور دو شخص ایک بہت بڑا ٹوکرا لائے۔ جس کا منہ ڈھکا ہوا تھا یہ ٹوکرا دستر خوان کے ایک طرف لا کر رکھ دیا گیا۔ میزبان ابو غالب نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ اجازت ہے کھانا شروع کیا جائے۔ آپ نے کچھ نہیں فرمایا اپنا سر جھکائے رہے، نہ خود کھایا نہ دوسروں کو اجازت دی۔ اہل مجلس پر آپ کی ہیبت اس طرح طاری تھی گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں پھر آپ نے مجھے اور شیخ علی ہیتی کو اشارہ کیا کہ اس ٹوکرے کو اٹھا کر یہاں لاؤ، وہ ٹوکرا لایا گیا جو بہت وزنی تھا پھر آپ نے مجھے اور شیخ علی ہیتی کو حکم دیا کہ اس ٹوکرے کو کھولو جب ہم نے ٹوکرا کھولا تو اس میں ابو غالب تاجر کا اندھا اور فالج زدہ لڑکا بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے اس کو دیکھ کر فرمایا قُمْ بِـاِذْنِ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تو تندرست ہو کر کھڑا ہو جا آپ کے فرماتے ہی وہ لڑکا تندرست شخص کی طرح کھڑا ہو گیا اور کوئی بیماری اس میں موجود نہیں تھی اور وہ دوڑنے لگا۔ ہمارے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ کرامت دیکھ کر مجلس میں شور برپا ہو گیا اور لوگ نعرے لگانے لگے اور قادری دولہا بغداد کے شہنشاہ ہمارے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغیر کچھ کھائے پئے اس ہجوم میں سے اٹھ کر اپنی خانقاہ شریف میں آ گئے۔ حضرت شیخ ابو سعید کیلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مادرزاد اندھوں اور برص والوں کو اچھا کرتے اور مُردوں کو جلاتے ہیں۔

(بہجۃ الاسرار، ص ۱۸۴، شیخ عبد الحق، زبدۃ الآثار، ص ۹۰)

شفا پاتے ہیں صد ہا جاں بلب امراض مہلک سے
عجیب دار الشفاء ہے آستانہ غوث اعظم کا

ہماری لاج کس کے ہاتھ ہے بغداد والے کے
مصیبت ٹال دینا کام کس کا غوث اعظم کا

درود شریف:

آپ کی دعا سے تقدیر بدل گئی

شیخ ابوالمسعود بن ابی بکر حریمی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ابوالمظفر حسن بن تمیم تاجر شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا سیدی! میں تجارت کی غرض سے سفر کرنا چاہتا ہوں۔ شیخ حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اگر تم نے اس سال سفر کیا تو قتل کر دئے جاؤ گے، اور تمہارا مال و اسباب لوٹ لیا جائے گا۔ ابوالمظفر تاجر بڑا حیران و پریشان ہو کر مجلس سے باہر آ گیا اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ کرم میں حاضر ہو کر سفر میں جانے کی اجازت چاہی۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے ابوالمظفر تم سفر کرو۔ صحیح سلامت لوٹ آؤ گے اور اس بات کی ضمانت دیتا ہوں۔ ابوالمظفر تاجر سفر تجارت پر نکلا اور اپنا سامان ایک ہزار دینار میں فروخت کر دیا اور وہ ایک حمام میں نہانے کی غرض سے گیا اور طاق میں ایک ہزار دینار کی تھیلی رکھ دی اور اسے اٹھانا بھول گیا اور اس مکان میں آ گیا جہاں اس کا قیام تھا اور گہری نیند میں سو گیا۔ عالم خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ وہ ایک قافلے کے ہمراہ سفر کر رہا ہے اور راستے میں عرب کے ڈاکوؤں نے اس قافلے پر حملہ کر دیا اور قافلے کے ہر شخص کو موت کی نیند سلا دیا اور ایک ڈاکو نے اس کی گردن پر تلوار ماری جس سے گردن کٹ کر الگ ہو گئی۔ وہ اس پریشان کن خواب سے بیدار ہوا اور کانپنے لگا اور اسے اپنی گردن پر خون کا اثر محسوس ہو رہا تھا اور کاری ضرب کا درد محسوس ہو رہا تھا، اسے اپنا روپیہ یاد آیا اور حمام میں دوڑ کر گیا، اس کا ہزار دینار طاق میں رکھا ہوا تھا۔

بغداد شریف سفر سے واپسی پر اس نے فیصلہ کیا کہ دونوں بزرگوں سے ملاقات کروں گا اور حضرت حماد دباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو ضعیف تھے ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت حماد دباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھتے ہی فرمایا: شیخ سید عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اور انہوں نے تم کو قتل ہونے اور تمہارے مال کے نقصان سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ستر بار دعا کی ہے جب کہ تمہاری تقدیر میں قتل اور مال کا نقصان لکھا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا کی برکت سے تمہاری تقدیر کو بدل دیا اور صرف خواب میں اس کا منظر دکھا کر قتل اور مال کے نقصان سے بچا لیا۔ پھر ابوالمظفر تاجر سرچشمۂ ولایت

سرکار غوثیت۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رحمت والی سرکار میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا تم کو شیخ حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میری ستر دعا کا واقعہ سنا دیا ہے۔ ہمارے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں نے تم کو قتل سے اور تمہارے مال کو نقصان سے بچانے کے لئے اپنے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ فضل و کرم میں ستر بار دعا کی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہاری تقدیر کو بدل دیا اور بیداری کی چیز کو خواب میں دکھا دیا۔ (بہجۃ الاسرار، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، زبدۃ الآثار، ص ۶۵)

اور اسی مضمون کو ہمارے مرشد اعظم شبیہ غوث اعظم حضور مفتی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خوب بیان کیا ہے

خدا نے تمہیں محو و اثبات بخشا
ہو سلطان لوح و قلم غوث اعظم

ہے قسمت میری ٹیڑھی تم سیدھی کر دو
نکل جائے سب پیچ و خم غوث اعظم

خبر لو ہماری کہ ہم ہیں تمہارے
کرو ہم پہ فضل و کرم غوث اعظم

بُری قسمت اچھی ہوگئی

حضرت ابوالخضر حسینی بیان کرتے ہیں کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خادم کو رات میں کئی مرتبہ احتلام ہوا اور اسے ہر مرتبہ نئی صورت نظر آئی جن میں سے بعض سے تو وہ واقف تھا اور بعض عورتوں کو وہ نہیں جانتا تھا۔ جب صبح ہوئی تو وہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی خواب کی حالت بیان کرنا چاہی تو اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رات میں تم کو کئی بار احتلام ہوا ہے اور میں نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت و قوت سے لوح محفوظ میں دیکھا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ تو فلاں فلاں عورت سے زنا کرے گا۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے نیازی میں تیرے لئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے میری دعا کی برکت سے بیداری کے واقعہ کو خواب میں بدل دیا اور تیری بری قسمت کو اچھی بنا دی۔ (قلائد الجواہر، ص: ۱۴۰)

مجدد ابن مجدد مرشد اعظم، نائب غوث اعظم، حضور مفتی اعظم، الشاہ مصطفےٰ رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

جو قسمت ہو میری بری، اچھی کر دے
جو عادت ہو بد، کر بھلی غوث اعظم

ہمارا بھی بیڑا لگا دو کنارے
تمہیں نا خدائی ملی غوث اعظم

اے ایمان والو! اوپر ذکر کیے گئے واقعہ کو ہم بار بار پڑھیں اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت اور غلامی پر فخر و ناز کریں اور بارگاہ غوثیت میں فریاد پیش کریں کہ آقا و مولیٰ قادری دولہا ہم مریدوں کے بڑے پیر، دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ نے بری قسمت کو اچھی کیا ہے، ٹیڑھی تقدیر کو سدھارا ہے آج ہم غلام ابن غلام پریشان ہیں ہم پر دیا فرمائیے، رحم کیجئے اپنے آستانہ کی بھیک عطا کیجئے اور ہم مریدوں کی جو قسمت بری ہو اس کو بھی اچھی بنا دیجئے اور ٹیڑھی تقدیر کو سیدھی فرما دیجئے ہم آپ کے ہیں اور اتنی سی بھیک دیجئے کہ ہمیشہ آپ کے دامن کرم سے وابستہ رہیں دشمن بہت زیادہ ہیں سب سے حفاظت فرمائیے اور ہر میدان میں کامیابی عنایت کیجئے۔

تیرے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے
تیرے ہاتھ ہے لاج یا غوث اعظم

مریدوں کو خطرہ نہیں بحر غم سے
کہ بیڑے کے ہیں نا خدا غوث اعظم

درود شریف:

اونٹنی تندرست ہوگئی

عمر بن صالح حدادی نے ایک دن ہمارے پیارے آقا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ کرم میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور! حج کے لئے جانے کا ارادہ ہے اور میری اونٹنی بیمار ہے چلنے پھرنے سے قاصر ہے اور دوسری اونٹنی میرے پاس نہیں ہے میں بہت پریشان ہوں کہ حج کا سفر طے کیسے کروں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بیمار اونٹنی کو ٹھوکر ماری اور اپنا دست کرم اس کی پیشانی پر رکھا تو بیمار اونٹنی شفا پا گئی اور چلنے پھرنے لگی اور عمر بن

صالح نے بیان کیا کہ میری بیمار اونٹنی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کرم سے ایسی تندرست ہوگئی کہ ہم اسی اونٹنی پر بیٹھ کر حج کے لئے قافلے کے ساتھ چلے تو سارے قافلے والوں کی اونٹنیاں پیچھے رہتیں اور ہماری اونٹنی سب سے آگے آگے چلتی۔ (بہجۃ الاسرار شریف، ص ۲۳۱)

اے ایمان والو! ہم غور کریں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہمارے سرکار حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس شان کا مالک بنا دیا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مادرزاد اندھوں کو آنکھ والا بنا دیا۔ مفلوجوں کو صحیح سالم کر دیا، جذامی اور برص والوں کو اس مہلک مرض سے نجات عطا کی۔ بیمار وکمزور اونٹنی کو تندرستی اور طاقت وقوت عطا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کتنی طاقت وقوت اور اختیار عطا کیا ہوگا۔

سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پیارے سرکار، مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اختیارات کو یوں بیان فرماتے ہیں:

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

غوث پاک کے گیارہ نام مبارک کی فضیلتیں

ہمارے آقا پیران پیر روشن ضمیر محبوب سبحانی قطب ربانی گیارہویں والے پیر حضور غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گیارہ نام مبارک نماز کے بعد اور رات کو سوتے وقت اور صبح میں پڑھنا زیادہ ثواب ہے اور اس کے ورد سے دل کی نیک مرادیں پوری ہوں گی اور بلائیں دور ہوں گی اور تمام نیک کاموں میں کامیابی حاصل ہوگی۔ (کتاب منافع الخلائق)

اے ایمان والو! حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک نام میں بہت ہی فیض وبرکت ہے۔ اور جب ہم یا غوث المدد پکارتے ہیں تو ولیوں کے شہنشاہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیبی مدد اور ظاہری مدد حاصل ہوتی ہے۔

مجدد ابن مجدد، ہم شبیہ غوث اعظم، حضور مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خاں بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

کہا جس نے یا غوث اغثنی تو دم میں
ہر آئی مصیبت ٹلی غوث اعظم

سرکار بغداد کے گیارہ نام مبارک

سید محی الدین	امر اللہ
شیخ محی الدین	فضل اللہ
اولیاء محی الدین	امان اللہ
مسکین محی الدین	نور اللہ
غوث محی الدین	قطب اللہ
سلطان محی الدین	سیف اللہ
خواجہ محی الدین	فرمان اللہ
مخدوم محی الدین	برہان اللہ
درویش محی الدین	آیت اللہ
بادشاہ محی الدین	غوث اللہ
فقیر محی الدین	مشاہد اللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صلوٰۃ غوثیہ

حضرات! مشہور بزرگ عالم ربانی حضرت مولانا بدر الدین احمد قادری نے فرمایا: ربیع الآخر کی ایک، تین، پانچ، سات، نو، گیارہ تاریخوں میں سے کسی بھی رات میں صلوۃ غوثیہ پڑھیں انشاء اللہ تعالیٰ حاجتیں پوری ہوں گی۔ بعد نماز مغرب دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھیں پھر سلام کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ گیارہ مرتبہ پڑھیں! پھر گیارہ مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں درود و سلام عرض کریں اور گیارہ بار یہ کہیں۔ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ پھر عراق کی طرف گیارہ قدم چلیں ہر قدم پر یہ کہے۔ یَا غَوْثَ الثَّقَلَیْنِ یَاکَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَآءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلۂ مبارک سے اللہ پاک سے دعا مانگے۔

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۴ ﴾

ربیع الآخر شریف

تیسرا جمعہ..پہلا بیان

انوارِقادریہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ. (پ۱۱،ع۱۲)

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت، مرید غوثیت، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے، اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

تجھ سے در، در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

اور فرماتے ہیں:

کس گلستاں کو نہیں فصل بہاری سے نیاز
کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا

راج کس شہر میں کرتے نہیں تیرے خدام
باج کس نہر سے لیتا نہیں دریا تیرا

مزرع چشت و بخارا و عراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

اور فرماتے ہیں:

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

تمہید: شہزادۂ رسول، ہمارے بڑے پیر، پیران پیر، دستگیر، ابو الشیخ، ابو محمد، سید عبد القادر جیلانی حسنی، حسینی، رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی صرف عام مخلوق ہی نہیں بلکہ اولیاء وعلماء اور اقطاب وابدال کے لئے بھی مشعل راہ رہی ہے۔ اولیائے کرام تو بہت ہوئے اور قیامت تک ہوتے رہیں گے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ کشف وکرامت اور مجاہدہ وعبادت میں آپ کا کوئی ثانی نہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو گروہ اولیاء واقطاب وافراد واوتاد کا امام وسلطان بنایا۔ یہی وجہ ہے کہ اولیاء متقدمین میں بہت سے باکمال بزرگوں نے آپ کی ولایت وکرامت کو تسلیم کیا ہے اور آپ کے ظہور کی بشارتیں دی ہیں۔

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا

اور آپ کے زمانے کے وبعد کے جملہ اولیاء وعلماء اور تمام بزرگوں نے آپ کی پرہیزگاری ونیکی اور ولایت و کرامت اور بارگاہ خداوندی میں آپ کی محبوبیت ومقبولیت کو تسلیم کیا اور سب نے آپ کے حکم قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ کو سن کر برملا اعلان کیا کہ یا سیدی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے شک آپ کا مبارک قدم میری گردن پر ہے اور بعض نے تو آپ کا قدم شریف اپنے سر اور آنکھوں پر بھی لیا۔

خوب فرمایا مرید قادریت، امام اہل سنت، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے، اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

نبی کا قدم غوث اعظم کے کاندھے پر

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے۔ جس کی تلخیص پیش ہے کہ بڑے پیر، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ محبوب خدا، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم معراج کے لئے جب تشریف لے جارہے تھے تو براق پر سوار ہوتے وقت ہمارے پیر، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مبارک حاضر ہوئی اور آپ نے کاندھا شریف کو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس پر قدم رکھکر براق پر سوار ہوں۔ تو اس موقع پر آقا کریم، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے شہزادے شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نوازا کہ آپ کے کاندھے پر اپنے پائے مبارک کو رکھا اور براق پر سوار ہوئے۔ اور فرمایا کہ میرا پاؤں تیری گردن پر ہے اور تیرا پاؤں سارے ولیوں کی گردن پر ہوگا۔ یہ واقعہ مکہ معظمہ کی سرزمین پر ہوا۔ (ملخصا، فتاویٰ رضویہ، ج:۱۲، ص:۲۰)

غوث اعظم نے بارہ برس کی ڈوبی کشتی ترائی

ہمارے بڑے پیر، محبوب سبحانی، شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں یہ کرامت بہت ہی مشہور ہے اور محفلوں میں علمائے کرام بیان بھی کرتے ہیں کہ ایک بوڑھی عورت لب دریا بیٹھی رو رہی تھی اتفاقا ہمارے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس طرف گزر ہوا۔ حضرت نے دریافت فرمایا کہ کیوں رو رہی ہو؟ بوڑھی عورت نے عرض کی حضرت! بارہ برس ہو گئے ہیں اس دریا میں میرے لڑکے کی بارات مع سامان ڈوب گئی اور میرا لڑکا بھی ڈوب گیا۔ اسی کے غم میں یہاں آکر میں روزانہ روتی ہوں۔ آپ نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور بارہ برس کی ڈوبی کشتی بارات اور ساز وسامان کے ساتھ صحیح وسالم نکل آئی اور بوڑھی عورت خوش ہو کر اپنے مکان کو چلی گئی۔ (فتاویٰ رضویہ شریف، ج:۱۲، ص:۱۹۸)

حضرات! یہ وہ واقعہ ہے جس کا کتابوں میں ذکر نہیں ملتا مگر مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑا ہی پیارا اور دلنواز جواب دیا ہے۔ جس سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے اور اس ضابطہ کا پتہ چلتا ہے کہ بزرگوں کی طرف منسوب اگر کوئی واقعہ مشہور و زبان زد خواص و عوام ہو اور اس میں کوئی شرعی قباحت نہ ہو تو اگرچہ کسی مستند کتاب میں نہ ہو ہرگز اس کا انکار نہیں کرنا چاہئے، کیوں کہ علم صرف کتابوں سے ہی حاصل نہیں ہوتا بلکہ سینہ بہ سینہ بھی آتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں: پہلی روایت اگرچہ نظر سے کتاب میں نہ گزری مگر زبان پر مشہور اور اس میں کوئی امر خلاف شرع نہیں تو اس کا انکار نہ کیا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۱، ص:۱۹۸)

حضرات! دولہا اور بارات کشتی کے ساتھ بارہ برس پہلے ڈوب چکے تھے۔ بارہ سال میں کیا ہوا ہوگا، آپ خوب سمجھ سکتے ہیں نہ گوشت بچا ہوگا نہ ہی ہڈی۔ اور کشتی بھی خرد برد ہو چکی ہوگی۔ مگر ہمارے بڑے پیر، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا کی بڑی شان ہے۔ لب ہلتے ہی باب اجابت کھل جاتا ہے اور سائل و بھکاری کی منت و مراد پوری ہو جاتی ہے بلکہ بری تقدیر بھی اچھائی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

خوب فرمایا مجدد ابن مجدد حضور مفتی اعظم الشاہ مصطفیٰ رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

جو ڈوبی تھی کشتی وہ دم میں نکالی
تجھے ایسی قدرت ملی غوث اعظم

لکھے کو مٹا کر تو لکھنے پہ قادر
کہ ہیں تیرے لوح و قلم غوث اعظم

ایک مرید کا دوسرے پیر سے مرید ہونا جائز نہیں

سید قاسم علی صاحب قادری سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلہ قادریہ اور قادری خاندان سے مرید تھے مگر نقشبندیہ سلسلہ کے کچھ مریدین، سرہند شریف کے ایک نقشبندی بزرگ سے مرید ہونے پر انہیں ورغلایا جناب موصوف نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف رجوع کیا اور عرض کرنا چاہا کہ کیا قادری سلسلہ کا مرید دوسرے سلسلے میں جا سکتا ہے اور کیا ایک پیر کو چھوڑ کر دوسرے سے مرید ہوا جا سکتا ہے؟

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور آپ کے خاندان وسلسلہ کی بزرگی و برتری کو بیان کیا کہ قادری سلسلہ وخاندان سب سلسلوں سے افضل واعلیٰ ہے تو اس سلسلے کا مرید دوسرے سلسلے سے مرید کیوں کر ہو سکتا ہے؟ پھر بیان فرمایا کہ تبدیل شیخ یعنی ایک پیر کو چھوڑ کر دوسرے سے مرید ہونا جائز ودرست نہیں۔ اس لئے کوئی قادری سلسلے کا مرید دوسرے سلسلے کے پیر سے مرید نہیں ہو سکتا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں۔

ہمارے نزدیک خاندان عالیشان قادری سب خاندانوں سے اعلیٰ وافضل ہے۔ تبدیل شیخ بلا ضرورت شرعیہ جائز نہیں

حدیث میں ارشاد ہوا : مَنْ رُزِقَ فِیْ شَیْءٍ فَلْیَلْزَمْہُ ۔

یعنی جس کو جس چیز میں روزی ملی وہ اسی کو لازم پکڑ لے یعنی جو جس سے متعلق اور فیض یافتہ ہے اسی سے لگا رہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۱، ص:۱۱۶)

کسی کے بہکانے سے پیر نہیں بدلنا چاہئے ورنہ سخت محرومی ہوگی:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ

سوال:۔ شیخ سے بظاہر کوئی ایسی بات معلوم ہو جو خلاف سنت ہے تو اس سے پھر جانا (یعنی اس پیر کو چھوڑ دینا) کیسا ہے؟

جواب:۔ محرومی اور انتہائی گمراہی ہے۔ (الملفوظ، ج:۴، ص:۵۷)

حضرات! مگر خلاف شرع کام کرنے کی وجہ سے جیسے نماز نہیں پڑھتا یا پڑھتا ہے تو چھوڑ کے۔ روزہ نہیں رکھتا، داڑھی کترواتا ہے، دو چار انگوٹھیاں پہنتا ہے وغیرہ۔ تو ایسے کو پیر بنانا حرام ہے۔

اگر اپنا پیر کمزور ہے تو پیران پیر مدد فرماتے ہیں

ہمارے بڑے پیر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

(قصیدہ غوثیہ شریف)

یعنی اے میرے مرید خوف نہ کر کہ تو کمزور ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھے طاقتور بنایا ہے۔

اگر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلہ میں کوئی مرید ہوتا ہے اور جس کو پیر بنایا وہ سنی صحیح العقیدہ عالم باعمل ہے اور اس کا سلسلہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک ملتا ہے تو اگر چہ وہ پیر کمزور ہے اور ولایت و روحانیت سے خالی ہے تو بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مرید کی مدد فرماتے ہیں اور اپنے فیوض و برکات و انوار کی دولتوں سے مالا مال کرتے ہیں۔ خوب فرمایا استاذ زمن مولانا حسن رضا بریلوی نے۔

مریدی لا تخف کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوث اعظم کا

تمام قادریوں کو بخشش کی بشارت

ہمارے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

مجھے ایک کاغذ دیا گیا جو اتنا بڑا تھا کہ جہاں تک نگاہ پہنچے، اس کاغذ میں میرے اصحاب اور مریدین کے نام (لکھے) تھے جو قیامت تک ہونے والے تھے اور مجھ سے کہا گیا کہ تمہارے ان سب مریدوں کو تمہاری وجہ سے بخش دیا گیا اور میں نے دوزخ کے داروغہ سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس میرا کوئی مرید ہے؟ تو داروغہ نے کہا (کہ آپ کا ایک مرید بھی دوزخ میں) نہیں ہے۔ (بہجۃ الاسرار، ص:۲۹۴)

قادری ہوں شکر ہے رب قدیر کا
دامن ہے ہاتھ میں پیران پیر کا

غوث اعظم کا ہاتھ مریدوں کے سر پر ہے

ہمارے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی عزت وجلال کی قسم ہے کہ

اِنَّ یَدِیْ عَلٰی مُرِیْدِیْ کَالسَّمَاءِ عَلَی الْاَرْضِ۔

میرا ہاتھ میرے مرید پر اس طرح ہے جس طرح آسمان (کا سایہ) زمین پر۔ اگر میرا مرید عمدہ (اچھا) نہیں تو میں تو عمدہ (اچھا) ہوں، مجھے اپنے رب تعالیٰ کی عزت وجلال کی قسم کہ میرے قدم میرے رب تعالیٰ کے سامنے برابر رہیں گے یہاں تک کہ مجھ کو اور تم کو جنت کی طرف لے جائے گا۔ (بہجۃ الاسرار، ص:۲۹۴)

قادری کر، قادری رکھ، قادریوں میں اٹھا
قدر عبد القادر قدرت نما کے واسطے

بیعت ہونا، مرید ہونا کسے کہتے ہیں

مرید غوث اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ بیعت، مرید ہونا کے کیا معنیٰ ہیں؟

تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیعت کا معنیٰ بک جانا۔ یعنی اپنے جان و مال کو اپنے پیر و مرشد کے ہاتھ پر بیچ دینا۔ پھر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ واقعہ بیان فرماتے ہیں۔

سبع سنابل شریف میں یہ واقعہ ہے کہ ایک صاحب کو بادشاہ نے موت کی سزا کا حکم دے دیا۔ جلاد نے تلوار کھینچی اور یہ سزا پانے والا شخص اپنے پیر و مرشد کے مزار کی جانب چہرہ کر کے کھڑا ہو گیا۔ جلاد نے کہا کہ اس وقت (یعنی مرنے کے وقت خانہ کعبہ) قبلہ کی جانب منہ کرتے ہیں (تو مرید صادق) نے فرمایا (اے جلاد) تو اپنا کام کر میں نے قبلہ کو منہ کر لیا ہے۔ (اور حقیقت میں) یہی بات ہے کہ کعبہ معظمہ جسم کا قبلہ ہے اور پیر و مرشد روح کا قبلہ ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ارادت (یعنی پیری مریدی) اس کا نام ہے۔ اگر اسی طرح کچی عقیدت کے ساتھ مرید ایک دروازہ پکڑ لے تو اس (مرید) کو ضرور بضرور فیض ملے گا۔

(الملفوظ شریف، ج:۲، ص۔۱۷)

قادری کر، قادری رکھ، قادریوں میں اُٹھا
قدر عبد القادر قدرت نما کے واسطے

اگر پیر خالی ہے تو پیر کا پیر خالی نہ ہوگا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اگر پیر خالی ہے تو پیر کا پیر خالی نہ ہوگا اور اگر بالفرض وہ بھی نہ سہی تو (پیران پیر) حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو فیض و انوار کے معدن و منبع ہیں ان سے فیض آئے گا، سلسلہ صحیح و متصل ہونا چاہئے۔ (پھر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ واقعہ بیان فرمایا)

ایک فقیر بھیک مانگنے والا ایک دوکان پر کھڑا کہہ رہا تھا کہ ایک روپیہ دے اور دوکاندار نہیں دیتا تھا تو فقیر (جلال میں آ گیا) اور کہنے لگا کہ روپیہ دیتا ہے تو ٹھیک ورنہ میں تیری دوکان الٹ دوں گا۔ اس تھوڑی دیر میں بہت لوگ جمع ہو

گیے۔ اتفاقاً ایک صاحب دل (یعنی ایک اللہ والے) کا وہاں سے گزر ہوا جن کو سب لوگ جانتے تھے) اور جن کے سب معتقد تھے۔ انہوں نے دوکان دار سے فرمایا کہ جتنا جلدی تم سے ہو سکے اس فقیر کو روپیہ دے دو ورنہ دوکان الٹ جائے گی۔ تو لوگوں نے عرض کی حضرت! یہ بے شرع، جاہل کیا کر سکتا ہے تو (اللہ والے نے) فرمایا میں نے اس فقیر کے باطن پر نظر ڈالی کہ کچھ ہے بھی۔ تو معلوم ہوا کہ یہ فقیر تو بالکل خالی ہے۔ پھر میں نے اس کے پیر و مرشد کو دیکھا تو اسے بھی خالی پایا، پھر اس کے شیخ کے شیخ کو دیکھا تو ان کو اللہ کا ولی پایا اور دیکھا کہ وہ انتظار میں کھڑے ہیں کہ کب (ان کے مرید کے مرید) یعنی اس فقیر کی زبان سے نکلے اور میں دوکان الٹ دوں۔ تو بات کیا تھی کہ پیر و مرشد کا دامن مضبوطی کے ساتھ پکڑے ہوئے تھا۔ (الملفوظ شریف، ج۲، ص۱۷)

اے ایمان والو! صاف طور سے پتہ چلا کہ مرید اگر کمزور ہے مگر اپنے پیر و مرشد کا دامن مضبوطی کے ساتھ پکڑ رکھا ہے تو یقیناً فیوض و برکات سے مالا مال ہوگا۔

تیرے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے
تیرے ہاتھ ہے لاج یا غوث اعظم

مریدوں کو خطرہ نہیں بحر غم سے
کہ ہیں بیڑے کے نا خدا غوث اعظم

پیر کے شرائط: آقائے نعمت مجدد دین وملت سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیعت اس شخص سے ہونا چاہئے جس میں یہ چار باتیں ہونا ضروری ہیں ورنہ بیعت جائز نہ ہوگی۔

(۱) سنی صحیح العقیدہ ہو (۲) کم سے کم اتنا علم ضروری ہے کہ بغیر کسی مدد کے اپنی ضرورت کے مسائل کتاب سے خود نکال سکے (۳) اس کا سلسلہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تک متصل ہو کہیں منقطع نہ ہو (۴) فاسق معلن نہ ہو۔ (الملفوظ، ج۲، ص۳۶)

مرید کیسا ہونا چاہئے: عاشق رسول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بہت سے لوگ بطور رسم بیعت ہو جاتے ہیں (مرید ہو جاتے ہیں) مگر بیعت کا معنیٰ نہیں جانتے۔ بیعت یعنی مرید ہونا اسے کہتے ہیں کہ

حضرت یحییٰ منیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مرید دریا میں ڈوب رہے تھے، حضرت خضر علیہ السلام ظاہر ہوئے اور فرمایا اپنا ہاتھ مجھے دے کہ تجھے نکال لوں۔ تو حضرت یحییٰ منیری کے اس مرید نے عرض کی، یہ ہاتھ تو حضرت یحییٰ

منیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دے چکا ہوں، اب دوسرے کے ہاتھ میں نہ دوں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام غایب ہو گئے اور حضرت یحییٰ منیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور اس مرید کو دریا سے نکال لیا۔ (الملفوظ ج ۳،ص: ۴۷)

اے قادریو! ہم قادریوں کے قبر کے اجالا، آخرت کے سہارا، ہمارے پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ

اگر میرے مرید کا پردہ مشرق میں کھل جائے اور میں مغرب میں ہوں تو وہیں سے میں اسے ڈھانپ دیتا ہوں۔ (بہجۃ الاسرار، ص: ۲۹۳)

مجدد ابن مجدد حضور مفتی اعظم ہند الشاہ مصطفےٰ رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

خبر لو ہماری کہ ہم ہیں تمہارے
کرو ہم پہ فضل و کرم غوث اعظم

خدا نے تمہیں محو واثبات بخشا
ہو سلطان لوح و قلم غوث اعظم

مرید کی نگاہ میں پیر و مرشد کا مقام

ہمارے بڑے پیر، پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ مرید کے لئے ضروری ہے کہ اس کو اپنے پیر و مرشد پر مکمل یقین اور پختہ عقیدہ ہو کہ اس وقت میرے پیر و مرشد سے بزرگ اور نیک اور کوئی دوسرا شیخ و پیر نہیں۔ اس یقین اور عقیدہ سے اس کو اپنے اصل مقصد میں کامیابی حاصل ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس مرید کو قبولیت کا درجہ حاصل ہو جائے گا اور وہ مرید جو کچھ پیر و مرشد کی خدمت انجام دے رہا ہے اس کی وجہ سے آفت و مصیبت سے محفوظ رہے گا اور سلسلہ کی نسبت کی برکت سے وہ تمام خطرات سے بچا رہے گا اور پیر و مرشد کی زبان سے بھی وہی بات نکلے گی جو اس کے لئے مناسب ہوگی۔ اور بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مرید کو چاہئے کہ پیر و مرشد کی مخالفت کسی حال میں نہ کریں کہ پیر و مرشد اور مشائخ کی مخالفت مرید کے حق میں زہر قاتل ہے (یعنی ایسا زہر جس سے مرنا ہی ہے) اس لئے پیر و مرشد کی نہ کھل کر مخالفت کرے اور نہ کسی تاویل کے ساتھ، اور مرید پر لازم ہے کہ کوشش کرے کہ اپنے پیر و مرشد سے اپنا کوئی راز اور اپنی کوئی حالت چھپا کر نہ رکھے اور پیر و مرشد اگر کوئی حکم دے تو اس کو کسی کو نہ بتائے اور اس کو بجا لائے۔ (غنیۃ الطالبین، ص: ۶۱۷)

جس شخص کو مجھ سے نسبت حاصل ہے وہ بھی میرا ہے

ابوالشیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس شخص کو مجھ سے نسبت حاصل ہے اس کو کعبۃ اللہ سے بھی وابستگی حاصل ہو جائے گی، خواہ اس کے اعمال پسندیدہ ہوں یا ناپسندیدہ ہوں پھر بھی وہ میرے ہی صحبت یافتگان و چاہنے والوں میں شمار ہوگا۔ (بہجۃ الاسرار، ص ۲۹۵، قلائد الجواہر، ص: ۵۲)

اور فرمایا جو شخص میری طرف منسوب ہوا اور میرا نام لے، اس کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا اور اس پر مہربانی کرے گا اگر چہ وہ برے عمل والا ہے مگر وہ میرے مریدوں میں ہے۔ بے شک میرے رب تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ مریدوں اور میرے ہم مذہبوں اور میرے دوستوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ (بہجۃ الاسرار، ص: ۲۹۵)

حضرت مولانا جمیل الرحمن رضوی فرماتے ہیں:

مریدی لاتخف کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوث اعظم کا

جو اپنے کو کہے میرا، مریدوں میں وہ داخل ہے
یہ فرمایا ہوا ہے میرے آقا غوث اعظم کا

مرید صادق کی دعا نے چور کو مرشد کامل بنا دیا

عاشق امام احمد رضا، علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت، رئیس القلم حضرت علامہ مولانا ارشد القادری علیہ الرحمہ کی زبانی ملاحظہ فرمایئے۔

عراق کا مشہور ڈاکو عبداللہ گناہوں سے تائب ہو چکا تھا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب کا مقام پانے کے لئے پیر و مرشد کا ہونا لازمی ہے، اسی مقصد سے سرفرازی و کامیابی کے لئے عبداللہ بھی پیر و مرشد کی تلاش میں تھا مگر نیک و سچے لوگ آسانی کے ساتھ نہیں ملا کرتے مگر جس پر خدائے تعالیٰ کا فضل و کرم ہو جائے۔ آج پوری رات عبداللہ نے رو رو کر گزاری تھی کہ الٰہی! مجھے میرے پیر و مرشد سے ملا دے۔ آخر صبح ہونے والی تھی اور عبداللہ نے بھی فیصلہ کر ہی لیا تھا کہ آج مرید ہو جانا ہے اور صبح جو سب سے پہلے ملے گا اسی کو پیر و مرشد بنا لوں گا۔ عبداللہ رات بھر جاگا تھا، خوب دعائیں مانگی تھیں، عبداللہ نماز فجر کے لئے گھر سے نکلا، ایک چور جس کا نام مکی تھا، چوری کر کے رات کے اندھیرے میں بھاگا جا رہا تھا کہ

عبداللہ نے دوڑ کر یحییٰ چور کو پکڑ لیا اور بڑی منت وسماجت کے ساتھ عرض کرنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے میری رات بھر کی دعا کو قبول فرمالیا ہے اور آپ کو میرا پیر ومرشد بنا کر بھیج دیا ہے اس لئے جب تک آپ مرید نہیں کرتے میں آپ کو ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ اور یحییٰ حیران وپریشان ہے کہ میں پیر ومرشد کہاں ہوں، میں تو ایک چور ہوں اور آج پکڑا گیا۔ یحییٰ چور نے کہا کہ میں پیر ومرشد نہیں ہوں تم مجھ کو چھوڑ دو۔ مگر عبداللہ اپنی ضد پر ہیں کہ تم جب تک مجھ کو مرید نہیں کرلیتے ہو میں آپ کو چھوڑوں گا نہیں۔ بادل ناخواستہ نہ چاہتے ہوئے بھی اور جلدی سے رات کے اندھیرے میں گھر پہونچنے کی غرض سے تاکہ لوگ دیکھ نہ لیں، مجبوراً یحییٰ چور نے عبداللہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور کہا کہ میں نے تم کو مرید کیا اور میں جب تک واپس نہ آؤں تم اسی مقام پر کھڑے رہنا۔ یحییٰ تو چور تھا، جان چھڑا کر جھوٹ موٹ مرید کر کے اپنی راہ لیا، لیکن عبداللہ وہ ابھی کچھ دنوں پہلے ہی ڈاکازنی سے توبہ کیا تھا اس کی طلب تو سچی تھی، وہ تو یہی سمجھ رہا ہے کہ رات کی میری دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پیر ومرشد عطا فرمادیا ہے۔

اب عبداللہ اسی مقام پر کھڑا ہے جہاں یحییٰ چور نے مرید کر کے کہا تھا کہ جب تک میں واپس نہ آؤں تم اسی جگہ کھڑے رہنا۔ پیر ومرشد کے انتظار میں مہینہ گزرا مگر پیر ومرشد نہیں آئے، سال گزرا مگر پیر ومرشد کا پتہ نہیں تقریباً تین سال کا عرصہ دراز گزر گیا مگر پیر ومرشد کا کوئی سراغ نہیں چلا۔ حقیقت تو یہ تھی کہ وہ پیر ومرشد نہیں بلکہ چور تھا مگر ایک سچے اور پکے مرید کی دعا کس طرح اثر دکھاتی ہے کہ جھوٹ موٹ میں مرید کر کے جان بچا کر بھاگ جانے والا یحییٰ چور تین سال کے بعد چوری کرنے کے لئے بغداد معلی میں محبوب سبحانی، قطب ربانی، پیران پیر دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں داخل ہوا، تلاش بسیار کے بعد جب کچھ ہاتھ نہ آیا تو کہنے لگا کہ بڑا نام ہے مگر اس گھر سے کچھ نہ ملا۔ اس کو کیا پتہ تھا کہ اب وہ نعمت ملنے والی ہے جو ہزار کوششوں کے بعد بھی نہیں ملا کرتی ہے۔ گھر سے نکل کر بھاگنا چاہا تو آنکھ اندھی ہوگئی، اب دروازہ ہی نہیں ملتا گھر سے نکلے کیسے، مجبوراً گھر کے ایک گوشے میں بیٹھ گیا۔

ادھر حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ فلاں شہر کے قطب کا انتقال ہوگیا ہے، وہاں کے لئے قطب چاہئے۔ محبوب سبحانی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! صبح قطب کا انتظام ہو جائے گا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا! صبح ہونے سے پہلے اگر کوئی بلا نازل ہوگئی تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا۔ محبوب سبحانی، ہمارے بڑے پیر، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے گھر میں ایک مہمان آیا ہے، اس چور کو بلاؤ اسی کو قطب بنا کر بھیج دیتا ہوں۔ خادم اس یحییٰ چور کو لے کر بارگاہ قادریت وغوثیت میں حاضر ہوئے، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قینچی سے اس کے بال کو تراشا اور اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی طاقت وقوت سے مسند ولایت وقطبیت پر بیٹھا دیا اور اس کا ہاتھ

حضرت خضر علیہ السلام کے ہاتھ میں دے دیا اور فرمایا کہ اس جگہ پر جا کر عبداللہ کو مرید کر دو اور پھر اپنے مقام پر جاؤ۔
حضرات! ایک بچے مرید کی دعا نے سچی چور کو ولی و قطب اور مرشد کامل بنادیا۔ (سوانح غوث و خواجہ، ص: ۱۷)
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

سائلو! دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

درود شریف:

حضور غوث اعظم کے ارشادات

شہزادۂ رسول، سلطان الاولیاء ہمارے بڑے پیر، شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات و فرمودات جو چاند و سورج سے زیادہ روشن اور زر و جواہرات سے بڑھ کر بیش قیمت ہیں اور ہر دور کے مسلمانوں کے لئے اور خاص کر ہم قادری مریدوں کے لئے ہدایت و رہنمائی کا سر چشمہ ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے۔

نماز کے بارے میں: بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز رب تعالیٰ کی خوشنودی اور انبیاء کرام کی سنت اور ایمان کی اصل اور نماز، نمازی کے قبر کا چراغ اور منکر نکیر کے سوال کا جواب اور قیامت تک کے لئے قبر میں ایک غمگسار دوست کی طرح ہے۔ (غنیۃ الطالبین، ص: ۵۰۷)

اور فرماتے ہیں کہ پانچوں نمازیں دین کا ستون ہیں۔ اللہ تعالیٰ بغیر نماز کے دین کو (یعنی کوئی نیک عمل) قبول نہیں فرمائے گا۔ (غنیۃ الطالبین، ص: ۵۰۸)

اور فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز کو حقیر سمجھے گا یعنی نماز کو وقت پر ادا نہ کرے اور نماز کو سنت کے مطابق نہ ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو پندرہ سزائیں دے گا۔ چھ قسم کے عذاب مرنے سے پہلے، تین مرتے وقت، تین قبر میں، اور تین قبر سے اٹھتے وقت۔

موت سے پہلے چھ دنیاوی عذاب

(۱) غافل نمازی کو نیکوں کی فہرست سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ (۲) اس سے زندگی کی برکت دور کر دی جاتی ہے۔ (۳) اس کے رزق سے برکت دور ہو جاتی ہے۔ (۴) اس کا کوئی نیک عمل قبول نہیں کیا جاتا۔ (۵) اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ (۶) وہ نیکوں کی دعا سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

مرتے وقت کا عذاب

(۱) غافل نمازی کہ وہ موت کے وقت پیاسا مرتا ہے اگر چہ اس کے حلق میں سات دریا الٹ دیئے جائیں۔ (۲) اس کی موت اچانک ہوگی یعنی توبہ و استغفار کی مہلت نہیں ملے گی۔ (۳) اس کے کاندھوں پر دنیوی چیزوں کا بوجھ اس قدر رہوگا کہ وہ بوجھل ہو کر جائے گا۔

قبر کے تین عذاب

(۱) قبر اس پر تنگ کر دی جائیگی۔ (۲) قبر میں زبردست اندھیرا ہوگا۔ (۳) منکر نکیر کے سوالوں کا جواب نہیں دے سکے گا۔

قبر سے اٹھنے پر تین عذاب

(۱) اس سے اللہ تعالیٰ بہت ناراض ہوگا۔ (۲) اس سے حساب بہت سخت ہوگا۔ (۳) اللہ کے دربار سے اس کی واپسی دوزخ کی طرف ہوگی۔ (اگر اللہ تعالیٰ معاف فرمائے تو خیر)۔ (غنیۃ الطالبین، ص: ۵۱۳)

حضرات! بڑے پیر، پیران پیر دستگیر، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمودات سے دن کے اجالے سے زیادہ ظاہر اور ثابت ہو گیا کہ نماز کی ناقدری اور اس کو وقت پر نہ ادا کرنا اور سنت کے مطابق نہ پڑھنا کس قدر عذاب و مصیبت کا ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیر اعظم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلہ سے ہم کو سچا پکا نمازی بنائے۔

آمین ثم آمین۔

مسجد میں داخل ہونے کے بارے میں

ہمارے بڑے پیر، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب بندہ وضو کر کے مسجد میں جاتا ہے تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ مٹاتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور جس طرح مدت دراز کے سفر سے کوئی مسافر جب اپنے گھر واپس ہوتا ہے تو اس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں، اسی طرح اس شخص کے مسجد میں آنے پر اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور مسجد میں آئے تو خوف کھاتا اور ڈرتا ہوا اور ادب کے ساتھ آئے اور تکبر و گھمنڈ اور خود بینی موجود نہ ہو صرف خدا کے گھر کی طرف توجہ ہو، یعنی یہ خیال رکھے کہ میں اللہ تعالیٰ کے گھر میں جا رہا ہوں، جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ مالکوں کا مالک ہے۔ اور احکم الحاکمین ہے۔ (غنیۃ الطالبین، ص:۵۰۹)

جمعہ کے دن درود شریف زیادہ پڑھنا چاہئے

ہمارے بڑے پیر، حضور غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔

جمعہ کے دن مجھ پر درود زیادہ پڑھا کرو کیونکہ اس روز اعمال (کا ثواب) دوگنا کر دیا جاتا ہے۔

(غنیۃ الطالبین، ص:۳۳۲)

حضرات! پیران پیر، حضور غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کی ہوئی حدیث شریف کی روشنی میں معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن تمام اعمال کے ثواب دوگنا کر دیئے جاتے ہیں، اس طرح درود شریف کا ثواب بھی دوگنا ہو جاتا ہے لہذا ہمیں ہر نیکی کو خاص کر درود شریف کو جمعہ مبارکہ کے دن دوسرے دنوں سے زیادہ پڑھنا چاہئے۔

بھلائی کا حکم دینے والا سچا دوست ہے

پیران پیر، حضور غوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

آیت کریمہ: وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ م يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ. (پ۱۰، ع۱۵)

ترجمہ: اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں۔ (کنز الایمان)

حدیث شریف: محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر ضروری ہے کہ تم بھلائی کا حکم دو اور بری باتوں سے روکو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے نیکوں پر تمہارے بروں کو ضرور مسلط کر دے گا پھر نیک لوگ دعا کریں گے مگر ان کی دعا قبول نہ ہوگی۔

اور! فرمایا کہ اگر ممکن ہو تو امر و نہی (نیکی کا حکم اور برائی سے منع)، تنہائی میں کرو کیونکہ تنہائی میں نصیحت کا دل پر زیادہ اثر ہوتا ہے اور آدمی بری باتوں سے بچ جاتا ہے۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی کو تنہائی میں نصیحت کرتا ہے وہ اس کو سنوارتا ہے اور جو لوگوں کے سامنے نصیحت کرتا ہے وہ گویا اس کا عیب بیان کرتا ہے اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تنہائی میں نصیحت کرنے کا اثر نہ ہو تو ایسے شخص کو علی الاعلان نصیحت کرنا چاہئے اور اس سلسلے میں دوسرے لوگوں سے بھی مدد لینا چاہئے۔

اور! فرمایا ہمارے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ میں تمہاری قوم کے چالیس ہزار نیکوں اور ساٹھ ہزار بروں کو ہلاک و برباد کروں گا تو اللہ کے نبی حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یارب تعالیٰ برے تو اپنے اعمال بد کی سزا پائیں گے لیکن نیکوں کو ہلاک کرنے کی کیا وجہ ہے؟

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اے میرے نبی علیہ السلام یہ نیک لوگ اس لئے ہلاک کئے جائیں گے) کہ میں جس سے ناراض تھا یہ لوگ اس سے ناراض نہیں ہوئے اور بروں کے ساتھ کھانے پینے میں برابر شریک رہے۔

اور! فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: سب سے افضل جہاد ظالم حاکم (بادشاہ، امیر، دولت مند) کے سامنے حق بات کہہ دینا ہے۔ (تحفۃ الطالبین، ص:۱۲۶)

ادب علم سے افضل ہے: ہمارے بڑے پیر، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر مومن پر واجب ہے کہ ادب کو اختیار کرے اور بیان فرماتے ہیں کہ مراد مصطفیٰ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: پہلے با ادب ہو جاؤ پھر علم حاصل کرو۔ ابو عبد اللہ بلخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ادب پہلے، علم بعد میں۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب مجھ سے بیان کیا جاتا ہے کہ فلاں عالم کو تمام اگلوں اور پچھلوں کے برابر علم ہے تو مجھے اس سے ملاقات نہ ہونے کا افسوس نہیں ہوتا لیکن اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ فلاں

شخص کو ادب نفس حاصل ہے تو مجھے اس سے ملنے کی آرزو ہوتی ہے اور ملاقات نہ ہونے کا افسوس ہوتا ہے۔

(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر، ص: ۱۲۷)

کسی عالم کی صحبت میں بیٹھنا چاہئے

ہمارے بڑے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے عالم کی صحبت میں بیٹھو جو پانچ چیزوں کو چھڑا کر پانچ چیزوں کی ترغیب دیتا ہو۔

(۱) دنیا کی رغبت سے نکال کر عبادت کی ترغیب دیتا ہو۔ (۲) ریا، دکھاوا سے نکال کر اخلاص کی تعلیم دے۔ (۳) تکبر و گھمنڈ سے چھڑا کر تواضع و انکساری کی ترغیب دے۔ (۴) کاہلی اور سستی سے بچا کر پند و نصیحت کرنے کی ترغیب دے۔ (۵) جہالت سے نکال کر علم کی ترغیب دے۔

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شَیْـئًـا لِلّٰهِ کا وظیفہ: مقصد کو حاصل کرنے اور دشمنوں پر کامیابی کے لئے بہت کامیاب وظیفہ ہے۔ علماء و صوفیہ نے لکھا ہے کہ کسی بھی مقصد کی تکمیل کے لئے رات کو سوتے وقت ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر داہنے ہاتھ پر دم کر کے زیر گلا داہنے کروٹ پر سو جائے ہر حاجت و مراد پوری ہوگی یا خواب میں اس کے حل کی تدبیر بتادی جائے گی۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس نام کی برکت ہر دور میں دیکھی گئی ہے۔

بادشاہ ہند حضرت اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمۃ والرضوان نے بھی اپنی تلوار پر کندہ کرایا تھا، جس سے ہزاروں کافروں کو موت کے گھاٹ اتارا تھا۔ آج بھی دہلی کے لال قلعہ میں آپ کی وہ تلوار محفوظ ہے جس پر جلی حروف میں لکھا ہے۔ يَا سَيِّدَنَا الشَّيْخُ عَبْدُالْقَادِرُ جِيْلَانِيُّ شَيْئًا لِلّٰهِ یعنی اے ہمارے سردار شیخ عبدالقادر جیلانی آپ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہمیں کچھ عطا کیجئے اور مدد کیجئے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب الانتباہ میں مشکلات کے حل کے لئے لکھتے ہیں کہ پہلے دو رکعت نماز پڑھے اس کے بعد ایک سو گیارہ بار درود شریف پھر ایک سو گیارہ بار کلمہ تمجید، اس کے بعد ایک سو گیارہ مرتبہ يَا شَيْخُ عَبْدُالْقَادِرُ جِيْلَانِيُّ شَيْئًا لِلّٰهِ پڑھے۔ خلاصہ: (فتاویٰ رضویہ ج:۱۳، ص:۱۰۹)

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

قل هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون

﴿۴﴾

ربیع الآخر شریف

تیسرا جمعہ .... دوسرا بیان

نیکوں کی صحبت کی برکات

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ (پ۱۱، رکوع۴)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

اگرچہ زر بھی جہاں میں ہے قاضی الحاجات
جو فقر سے ہے میسر تونگری سے نہیں

سب کچھ اور ہے تو جس کو خود سمجھتا ہے
زوال بندۂ مومن کا بے زری سے نہیں

جہاں میں جوہر اگر میرا آشکارا ہوا
قلندری سے ہوا ہے، سکندری سے نہیں

(ڈاکٹر اقبال صاحب)

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر وسپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی اک نگاہ میں ہے

تمہید: یہ درست ہے کہ تخت وتاج کی طاقت، اور مال وزر کی قوت اور بادشاہوں، امیروں کی شان وشوکت ایک مسلم حقیقت ہے لیکن صرف چار دن کے لئے، مگر اولیاء اللہ کی روحانی طاقت وقوت اپنی عظمت وبرکت کے لحاظ سے بہت ہی بلند ترین منزل ہے اور بادشاہوں امیروں اور مالداروں کی صحبت میں جانے والا عام آدمی ہی نہیں بلکہ بہت سے عالم ومولانا کہلانے والوں کو دیکھا گیا کہ وہ بھی صحبت کی وجہ سے دنیادار اور گنہگار ہو گئے۔

حضرات! یہ ہے جیسوں کی صحبت ویسی تاثیر۔

مگر! اللہ والوں کی صحبت میں آنے والا بُرا ہے تو نیک۔ گنہگار ہے تو پارسا۔ پرہیزگار اور اللہ والا بنتا نظر آتا ہے اس وقت میں آپ کو روحانی طور پر اجمیر مقدس اور بغداد معلی کی سیر کراؤں اور بتاؤں کہ ہمارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ اور ہمارے پیارے خواجہ ہند کے راجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالی عنہ کی ذرا سی صحبت ونصیحت نے کتنے چوروں کو قطب اور ڈاکوؤں کو ابدال اور گنہگاروں، خطا کاروں کو نیک وصالح اور پرہیزگار بنا دیا تھا۔

جہاں میں جو ہر اگر میرا آشکارا ہوا
قلندری سے ہوا ہے سکندری سے نہیں

نہ تخت وتاج میں نہ لشکر وسپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی اک نگاہ میں ہے

درود شریف:

سچ فرمایا حضرت مولانا روم رضی اللہ تعالی عنہ نے:

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

یعنی نیکوں کی صحبت تجھ کو نیک وصالح بنا دے گی اور بروں کی صحبت تجھ کو برا بنا دے گی۔

حضرات! اللہ تعالی نے اس آیۂ کریمہ میں ایمان والوں کو حکم دیا ہے کہ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ سچوں، نیکوں کی صحبت اور اللہ والوں کے دامن سے وابستگی بہت ہی بڑی نعمت ودولت ہے کہ قطرہ ہو تو دریا بن جاتا ہے اور ادنیٰ، اعلیٰ ہو جاتا ہے اور بد ہو تو متقی وپرہیزگار ہو جاتا ہے اور نیکوں کے دامن سے لگے رہنے کی برکت ورحمت دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی۔

حضرات! ہوا جب تیز چلتی ہے تو درختوں سے پتے خوب جھڑتے ہیں اور درخت سے جدا ہلکے پھلکے پتے

کو ہوا اپنے دوش پر اڑاتی ہے اور جہاں جی میں آیا وہاں پھینک دیتی ہے کبھی روڈ پر تو کبھی نالی میں اور کبھی کوڑے کباڑ کے مقام پر اور پتہ ہے بس ولا چار نظر آتا ہے مگر ایک پتہ ایسا بھی نظر آیا جو اپنے مقام پر بڑا محفوظ اور سلامت ہے۔ ہوا کا جھونکا آتا ہے اور گزر جاتا ہے، آندھی آتی ہے اور چلی جاتی ہے، طوفان کا کوئی خطرہ نہیں۔ جب ہم نے اس ہلکے پھلکے کمزور، ناتواں پتے سے معلوم کیا کہ تجھے ہوا کیوں نہیں اڑاتی۔ وہ دوسرا پتہ تو ہوا میں اڑ رہا ہے اور ادھر ادھر گرا اور پڑ رہا ہے اور ادھر، ادھر گرا، پڑا نظر آ رہا ہے۔ اور تو اپنی جگہ پر محفوظ و مامون ہے، تو محفوظ و مامون ہلکے پھلکے پتے نے جواب دیا کہ میں ہلکا پھلکا، کمزور و ناتواں ضرور ہوں مگر ایک بھاری بھرکم مضبوط پتھر کے نیچے دبا ہوا ہوں۔ دیکھئے مجھ کمزور و ناتواں کے ہاتھ میں ایک مضبوط و طاقتور کا دامن ہے، اس لئے ہر غم سے بے نیاز اور ہر خطرے سے محفوظ ہوں۔ گویا مجھ کو ایک مضبوط وسیلہ مل گیا ہے اور وہ پتہ جس کو ہوا اڑا رہی ہے اور ادھر ادھر گرا رہی ہے، اس کو کسی مضبوط کا وسیلہ نہیں ملا ہے۔

بلا تمثیل جتنے بدعقیدے ہیں وہ قیامت کے دن تن تنہا نظر آئیں گے اور قیامت کا ہوش ربا طوفان ان کو اڑائے پھرے گا اور ان کو ہلاک و برباد کر کے رکھ دے گا اور ہم غلامان غوث و خواجہ و رضا، سنی مسلمان کمزور و ناتواں اور گنہگار ضرور ہیں مگر ہمارے ہاتھوں میں ہمارے پیر و مرشد کا دامن ہے۔ ہمارے ہاتھوں میں ہمارے مرشد اعظم حضور مفتی اعظم کا دامن ہے، ہمارے ہاتھوں میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کا دامن ہے، ہمارے ہاتھوں میں سرکار مخدوم اشرف کا دامن ہے، ہمارے ہاتھوں میں شاہ برکات کا دامن ہے، ہمارے ہاتھوں میں ہند کے راجہ پیارے خواجہ حضور غریب نواز کا دامن ہے، ہمارے ہاتھوں میں پیران پیر حضور غوث اعظم دستگیر کا دامن ہے، ہمارے ہاتھوں میں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کا دامن ہے، ہمارے ہاتھوں میں صدیق و عمر، عثمان و حیدر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا دامن ہے اور ہمارے ہاتھوں میں محبوب خدا محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دامن ہے۔

خوب فرمایا امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

دل عبث خوف سے پتہ سا اڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسا تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کہ حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

درود شریف:

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے

اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ (مشکوٰۃ شریف، ص۴۲۹، کشف المحجوب، ص:۴۸۹)

یعنی آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو ہر ایک کو دیکھنا چاہئے کہ اس کا دوست کون ہے؟

حضرت شیخ سعدی شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

شنیدم کہ در روز امید و بیم

بداں را بہ بخشد بہ نیکاں کریم

یعنی قیامت کے دن اللہ کریم برے بندوں کو اپنے نیک ومحبوب بندوں کی وجہ سے بخش دے گا۔

نیک بندوں کی پہچان

حدیث شریف: ایک مرتبہ آقا کریم رحیم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابۂ کرام سے فرمایا اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخِیَارِکُمْ۔ کیا میں تمہیں نیک بندوں کی پہچان بتاؤں۔ تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ ہاں! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم۔ پہچان بتادیجئے تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا خِیَارُکُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُئُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ (مشکوٰۃ شریف، ص۴۲۹)

یعنی تم میں نیک (اللہ والے) لوگ وہ ہیں جن کے چہرے کو دیکھو تو خدا یاد آئے۔

حضرات! میں نے خود جن کی صحبت سے فیض اٹھایا ہے جیسے مرشدی الکریم عارف حق، ولی کامل حضرت مولانا بدرالدین احمد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصنف سوانح اعلیٰ حضرت اور مرشد اعظم مجدد ابن مجدد، قطب عالم، حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مرد حق، قطب زماں حضور مجاہد ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان بزرگوں کا چہرہ ایسا ہی تھا جیسا حدیث شریف میں بیان ہوا ہے کہ چہرہ دیکھو تو خدا یاد آئے۔ مگر افسوس کہ اب ایسے چہرے کہاں ہیں۔

اڑتی پھرتی تھیں ہزاروں بلبلیں گلزار میں

جی میں کیا آیا کہ پابندِ نشیمن ہو گئیں

اصحاب کہف کا کتا

حضرات! چند نیک لوگ اللہ والے دقیانوس بادشاہ کے ظلم و جبر سے تنگ آکر اپنے ایمان وعقیدہ کی حفاظت کے لئے شہر چھوڑنے پر مجبور ہو گئے جب رات نے اپنی سیاہ زلفوں کو دنیا پر بچھا دیا۔ اور جب دنیا خوب اندھیروں میں ڈوب گئی تو یہ اللہ والے نیک لوگ دبے پاؤں، دھڑکتے دل کے ساتھ، بادشاہ اور اس کے سپاہیوں سے بچتے بچاتے نکلے تو ایک کتا ان اللہ والوں کے پیچھے پیچھے چلا۔ تو عالم محبت میں نیکوں نے اس کتے سے کہا کہ ہم لوگ چھپ کر تو جا رہے ہیں اور اگر تم نے بھونک دیا تو ہم پکڑے جائیں گے تو اس کتے نے بزبان حال عرض کیا کہ اے اللہ والو! وہ کتے اور ہوتے ہیں جو اللہ والوں پر بھونکتے ہیں، ہم تو اللہ والوں کی خدمت کے لئے ساتھ چل رہے ہیں۔

اللہ والے شہر سے نکل کر پہاڑی کے غار میں پہنچے اور عبادت وریاضت میں مشغول ہو گئے اور وہ کتا باادب غار کے منہ پر بیٹھا رہا، اللہ تعالیٰ کو اس کتے کا یہ ادب اور اپنے نیک بندوں کی محبت وخدمت اس قدر پسند آئی کہ اُس کتے کا ذکر قرآن کریم میں فرمایا:

وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ط (پ۱۵،ع۱۵)

ترجمہ: اور ان کا کتا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر۔ (کنزالایمان)

حضرت شیخ سعدی شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

سگ اصحاب کہف روزے چند
پے نیکاں گرفت مردم شد

یعنی اصحاب کہف کا کتا چند روز نیکوں کی صحبت اختیار کرنے کی وجہ سے آدمی بن گیا اور حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان بروں کی صحبت میں بیٹھ کر کافر ہو گیا، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ج

یعنی اے نوح علیہ السلام! وہ آپ کا اہل بیت ہی نہیں کیونکہ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ق (پ۱۲،ع۴) اس کے عمل اچھے نہیں۔ وہ بروں کی صحبت سے کافر ہو گیا ہے اصحاب کہف کی خدمت وصحبت سے وہ کتا قیامت کے دن انسان کی شکل میں کنعان کی جگہ جنت میں جائے گا۔ اور کنعان، حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا بروں کی صحبت کی وجہ سے کافر ہو گیا اور وہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔

اے ایمان والو! بروں کی صحبت سے دور بھاگو، خوب غور کر لو کہ جب کنعان نوح علیہ السلام کا بیٹا ہو کر بروں کی صحبت سے کافر ہو گیا اور جہنم میں ڈالا جائے گا تو ہماری اوقات ہی کیا ہے۔ لہٰذا ہم کو چاہئے کہ ہم بروں کی صحبت سے دور رہیں۔

اور کتا نیکوں، اچھوں کی صحبت و خدمت کی وجہ سے قیامت کے دن آدمی کی شکل میں کنعان کی جگہ جنت کا دولہا بنایا جائے گا۔

اللہ اکبر! نیکوں اور اللہ والوں کی غلامی اور صحبت کا صلہ کتنا عظیم ہے۔ جب ایک کتا جنت کا حقدار ہو سکتا ہے تو ہم قادری، چشتی، رضوی غلام اپنے غوث و خواجہ اور رضا کی غلامی کی نسبت سے بے شک و شبہ جنت کے حقدار ہیں۔

خوب فرمایا اعلیٰ حضرت پیارے رضا، اچھے رضا، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

تجھ سے در، در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

درود شریف:

صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے

حضرات! صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے اور وہ اثر ایک ایسی چیز ہے جس کی بدولت انسان میں انقلاب آ جاتا ہے۔ اگر اچھے کی صحبت اور نسبت کچھ ہی لمحہ کے لئے مل گئی تو اس کا اثر نظر آنے لگتا ہے اور ایک گنہگار و بدکار، متقی و پرہیزگار بنتا دکھائی دیتا ہے۔

ملاحظہ فرمایئے۔

ایک شرابی پر ایک نیک کی صحبت و نسبت کا اثر

بزرگوں نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ کے ولی حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اصحاب و مریدین کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک شرابی کو دیکھا کہ لب سڑک سر راہ نشے میں دھت پڑا ہوا ہے مگر اس کی زبان پر اللہ

اللہ کی صدا جاری ہے۔ اللہ کے دوست، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نائب حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رک گئے اور ارشاد فرمایا ایک گلاس پانی لایا جائے۔ پانی کا گلاس حاضر خدمت کیا گیا، آپ نے اپنے دست مبارک سے اس شرابی کے منہ کو پانی سے دھل دیا، پاک وصاف کر کے فرمایا کہ اب پاک منہ سے اللہ تعالیٰ کا پاک نام لے گا اور تشریف لے گئے۔ جب رات کو سوئے تو خواب میں بشارت دی گئی کہ اے میرے نیک بندے سری سقطی تو نے میری خاطر میرے شرابی بندے کے منہ کو پاک وصاف کیا اور اب اس کے منہ پر تیرا ہاتھ لگ گیا ہے اور مختصر صحبت تیری اس بندے کو نصیب ہو گئی ہے تو تیری صحبت اور نسبت کی برکت سے میں نے اس کے دل کو دھل کر پاک و صاف کر دیا ہے۔ حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواب سے بے دار ہوئے، نماز تہجد کے لئے مسجد میں تشریف لائے تو کیا دیکھا کہ کل جو شخص شراب کے نشے میں دھت ہو کر پڑا ہوا تھا مسجد میں تہجد کی نماز ادا کر رہا ہے۔ حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حیرت واستعجاب میں اس شخص کو دیکھنے لگے تو وہ شخص حضرت سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہتا ہے کہ حضرت آپ حیران وپریشان کیوں ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب کچھ تو بتا دیا ہے۔ (خیر المجالس)

دلوں کی بات نگاہوں کے درمیان پہونچی
کہاں چراغ جلا، روشنی کہاں پہنچی

درود شریف:

حضرات! آپ لوگوں نے دیکھ لیا کہ اللہ والے کی تھوڑی سی صحبت اور ان کی نسبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک شرابی بندہ کو تھوڑی ہی دیر میں گناہوں، خطاؤں سے پاک وصاف فرما کر صرف نیک مومن ہی نہیں بلکہ ولی بنا دیا۔

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
او نشیند در حضور اولیاء

یعنی جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ اللہ کا قریبی بن جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھے۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

ایک لمحہ یعنی تھوڑی دیر اولیاء اللہ کے پاس بیٹھنا، سو سال کی بے ریا عبادت سے بہتر ہے۔

سو آدمیوں کا قاتل جنتی ہو گیا

اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بیان فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کیے تھے، پھر توبہ کا ارادہ کیا اور یہودی عالم ایک راہب کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ میں نے ننانوے قتل کیے ہیں تو اس یہودی عالم، راہب نے کہا کہ تمہاری توبہ ہرگز قبول نہیں ہو سکتی۔ اس قاتل نے اس راہب کو بھی قتل کر ڈالا۔ اب پورے سو ہو گئے۔ پھر کسی سے پوچھا کہ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے تو اس نے کہا:

اِنْطَلِقْ اِلٰی اَرْضِ کَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا یَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ (مسلم شریف، ج:۲، ص:۳۵۹)

یعنی فلاں بستی میں چلے جاؤ وہاں کچھ لوگ رہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں (یعنی اولیاء اللہ)

اس گنہگار شخص نے اس بستی کی جانب سفر شروع کیا کہ اللہ والوں کے پاس پہنچ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرے مگر ابھی راستے ہی میں تھا کہ اس کا انتقال ہو گیا۔ اس شخص کی روح کو لینے کے لئے رحمت کے فرشتے بھی آگئے اور عذاب کے فرشتے بھی آگئے۔ رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ اس کی روح لے کر ہم جائیں گے، بے شک یہ گنہگار ہے اور قاتل ہے مگر یہ اللہ والوں کے پاس توبہ کی نیت سے جا رہا تھا۔ اور عذاب کے فرشتے کہنے لگے کہ اس کو ہم لے جائیں گے کیوں کہ یہ سو آدمیوں کا قاتل ہے۔ جب فرشتوں کی بحث ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ زمین کو ناپ لو، اگر اپنی آبادی سے قریب ہے تو عذاب کے فرشتو تم لے جاؤ اور اگر اللہ والوں کی آبادی سے قریب ہے تو رحمت کے فرشتو تم لے جاؤ اور ادھر زمین کو حکم دیا کہ اے زمین اپنی وسعت کو سمیٹ لے۔ جب فرشتوں نے زمین کو ناپا تو اپنے گھر سے دور تھا اور اللہ والوں سے قریب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے فرشتو! یہ بندہ میرے اولیاء سے قریب تھا گویا میرے قریب تھا اس لئے میں نے اس کے سارے گناہوں کو بخش کر جنت کا حقدار ٹھہرا دیا ہے اور تم اس کو جنت میں داخل کر دو۔ (مسلم شریف، ج۲، ص۳۵۹)

حضرات! آج اس دنیا میں بے گناہ اور گنہگار، ظالم و جابر اور مظلوم دونوں ایک ساتھ نظر آتے ہیں لیکن قیامت کے دن دونوں الگ الگ ہوں گے اور سارے عیب بروز قیامت ظاہر ہو جائیں گے۔ ملاحظہ فرمائیے:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ (پ۲۳، ع۳)

ترجمہ: اور آج الگ چھٹ جاؤ اے مجرمو۔ (کنز الایمان)

حدیث شریف: ہمارے آقا کریم، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب جنتی، جنت کی طرف جا رہے ہوں گے تو ایک شخص جو جہنمیوں کی صف میں کھڑا ہوگا۔ ایک اللہ والے کو پہچان کر اس سے عرض کرے گا

اَمَا تَعْرِفُنِیْ اَنَا الَّذِیْ سَقَیْتُکَ شَرْبَتًا (مشکوٰۃ شریف، ص:۴۹۴)

یعنی کیا آپ نے مجھے پہچانا نہیں میں وہ ہوں جس نے آپ کو ایک مرتبہ پانی پلایا تھا۔

اسی طرح ایک اور شخص آئے گا اور اللہ تعالیٰ کے ولی سے عرض کرے گا۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَنَا الَّذِیْ وَهَبْتُ لَکَ وَضُوْءً (مشکوٰۃ شریف، ص:۴۹۴)

یعنی ان میں سے ایک کہے گا کہ میں وہ ہوں جس نے آپ کو ایک مرتبہ وضو کرایا تھا۔

گویا دونوں جو جہنم میں جا رہے تھے اللہ کے ولی کے دامن کو تھام کر مچل جائیں گے اور عرض کریں گے کہ ہم نے دنیا میں تھوڑی ہی دیر آپ کی صحبت پائی اور آپ کی خدمت کی تھی تو آپ اکیلے جنت میں نہ جائیں بلکہ ہم کو بھی ساتھ لے کر جنت میں جائیں تو اللہ کے ولی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں گے۔

فَیَشْفَعُ لَهٗ فَیُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ (مشکوٰۃ شریف، ص:۴۹۴)

یعنی وہ جنتی اللہ والے اس کی شفاعت کر کے جنت میں لے جائیں گے۔

حضرات! اللہ والوں سے، پیروں، فقیروں سے محبت اور ان کی خدمت وغلامی اس خوش نصیب کو حاصل ہوتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ اللہ والوں کی غلامی اور نسبت سے دنیا کی نعمت و دولت بھی محفوظ و سلامت رہتی ہے اور ایمان وعمل کا خزانہ بھی شیطان کے شر ومکر سے محفوظ رہتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔

اور کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (پ۱۱، ع۴) کا جلوہ دیکھئے۔

پیر ومرشد نے مرید کو شیطان کے شر سے بچالیا

عاشق رسول، امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب انسان کی نزع کا وقت قریب آتا ہے، تو شیطان جان توڑ کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح مرنے والے کا ایمان سلب ہو جائے، کیونکہ اس وقت ایمان سے پھر گیا تو پھر کبھی نہ لوٹے گا۔ چنانچہ حضرت امام فخر الدین رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو اس وقت شیطان آگیا اور کہنے لگا اے امام رازی تم نے عمر بھر مناظرے کئے، کیا تو نے خدا کو پہچانا؟ امام رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بے شک خدا ایک ہے۔ ابلیس نے کہا کہ خدا ایک ہے تو اس پر کیا

دلیل؟ حضرت امام رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دلیل پیش کی تو شیطان جو معلم الملکوت رہ چکا تھا، اس نے وہ دلیل رد کردی۔ حضرت امام رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسری دلیل قائم کی تو ابلیس لعین نے وہ بھی کاٹ دی۔ یہاں تک کہ حضرت امام رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین سو ساٹھ دلیلیں قائم کیں اور ابلیس نے ساری دلیلوں کو کاٹ دیا۔ اب امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سخت پریشان و حیران اور نہایت مایوس تھے کہ اب کیسے اس شیطان مردود سے بچا جائے۔ کہ آپ کے پیر و مرشد حضرت نجم الدین کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (سیکڑوں میل) دور دراز کسی مقام پر وضو فرما رہے تھے کہ وہاں سے پیر و مرشد نے (اپنے مرید کی پریشانی اور بیچارگی اور شیطان کی شرارت کو دیکھ کر) آواز دی کہ کیوں نہیں کہہ دیتا کہ میں خدائے تعالیٰ کو بے دلیل ایک مانتا ہوں۔ (الملفوظ شریف، ص: ۱۰۳)

حضرات! یہ ہے بچوں کے ساتھ ہونے کا فائدہ اور پھل۔ اسی لئے مرید بھی ہوا جاتا ہے کہ پیر و مرشد کی نسبتِ غلامی سے اللہ تعالیٰ شیطان اور شیطان والوں کے شر سے بچائے اور ہمارے دین و ایمان کو محفوظ رکھے۔

مرید اعلیٰ حضرت مولانا جمیل الرحمن رضوی فرماتے ہیں۔

مریدی لا تخف کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوث اعظم کا

جو اپنے کو کہے میرا، مریدوں میں وہ داخل ہے
یہ فرمایا ہوا ہے میرے آقا غوث اعظم کا

اور فرمایا سید العلماء مارہروی نے:

مکر شیطاں سے مریدوں کو بچا لیتے
اس لئے تمہیں اپنا پیر بنایا خواجہ

درود شریف:

حضرات! اللہ تعالیٰ نے بچوں، نیکوں کے ساتھ ہونے کا حکم کیوں دیا ہے، ملاحظہ فرمایئے:

چور ولی ہو گیا: ہمارے پیر، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چادر مبارک بڑی قیمتی تھی، اس میں بیش بہا ہیرے، جواہرات لگے ہوئے تھے۔ ایک چور کافی دنوں سے اسی تاک میں تھا کہ موقع ملے اور چادر کو چراؤں، ایک دن ہمارے بڑے پیر، محبوب سبحانی، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگل کی طرف چلے، وہ چور بھی پیچھے پیچھے چلا جب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جھاڑی کی آڑ میں پہنچے تو چور نے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے پیچھے سے قیمتی

چادر کو پکڑا اور لے کر بھاگنے والا ہی تھا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آسمان کی جانب منہ کر کے دعا کی یا اللہ تعالیٰ! تو خوب جانتا ہے کہ یہ چور ہے، مگر اس نے میرے دامن کو پکڑا ہے، اب اگر چور ہی رہا تو کہا جائے گا کہ محبوب سبحانی عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دامن پکڑنے والا بھی چور ہوتا ہے۔ غیبی ندا آئی، تمہارے دامن کی برکت سے اس چور کو، نیک و پارسا ہی نہیں بلکہ ولی کامل بنا دیا۔

مولانا جمیل رضوی فرماتے ہیں :

چلا جائے بلا خوف و خطر فردوس اعلیٰ میں
فقط اک شرط ہے، ہو نام لیوا غوث اعظم کا

فرشتو! روکتے کیوں ہو مجھے جنت میں جانے سے
یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کس کا غوث اعظم کا

درود شریف:

حضرات! ہمارے پیران پیر دستگیر، روشن ضمیر، حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ سے کوئی بھی خالی نہیں جاتا چوری کرنے والا، بری نیت سے آنے والا، نواز دیا گیا اور مالا مال کر دیا گیا تو ہم قادریوں کا کہنا ہی کیا ہے ہم تو اس بارگاہ کے مرید اور قادری آستانہ کے غلام ہیں کیسے محروم رہ سکتے ہیں

مجدد ابن مجدد حضور مفتی اعظم ہند الشاہ مصطفیٰ رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

خبر لو ہماری کہ ہم ہیں تمہارے
کرو ہم پہ فضل و کرم غوث اعظم

اے ایمان والو! دیر نہ کرو، دامن غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مضبوطی سے پکڑ لو، ان کی نسبت و غلامی کا سہارا بہت بڑا سہارا ہے، دنیا میں تو برکات و انوار ملتے ہی ہیں قبر و حشر میں جب نسبت قادری کے جلووں کا نظارہ ہوگا تو مچل جاؤ گے اور پھولے نہ سماؤ گے۔

قادری نسبت سے دھوبی بخشا گیا

شہزادۂ رسول، حسنی، حسینی پھول ہمارے پیر اعظم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک دھوبی تھا جو آپ کے کپڑے دھویا کرتا تھا، اس کا انتقال ہو گیا تو قبر میں منکر نکیر نے سوالات کئے تو اس دھوبی نے جواب دیا کہ میں

محبوب سبحانی، حضور غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دھوبی ہوں۔ فرشتوں نے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی، یا اللہ تعالیٰ ہمارے سوالات پر کہتا ہے کہ میں محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دھوبی ہوں۔ تو رب تعالیٰ نے فرمایا جب میرے محبوب عبد القادر جیلانی کا نام لیتا ہے تو میں نے اس نام و نسبت کے طفیل اس کو بخش دیا۔ (الافاضات الیومیہ، ج:۳، ص:۲۹)

خوب فرمایا جمیل رضوی نے:

عزیزو کر چکو تیار جب میرے جنازے کو
تو لکھ دینا کفن پر نام والا غوث اعظم کا

لحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے تو کہہ دوں گا
طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوث اعظم کا

حضرات! قادری نسبت و غلامی، کس قدر عظیم اور بلند ہے کہ گلی کا کتا ہے تو شیر پر بھاری ہے اور اس در کا مرید و غلام ہلکا، پتلا ہے مگر اللہ و رسول جل شانہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں محبوب نظر ہے۔

قادری ہوں شکر ہے رب قدیر کا
دامن ہے ہاتھ میں پیران پیر کا

قادری سلسلہ ہے مقدر میرا
نسبت یہ مجھ کو احمد رضا سے ملی

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿۴﴾

ربیع الآخر شریف

چوتھا جمعہ..................................پہلا بیان

بدگمانی اور غصے کی مذمت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ O اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِO

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِO

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا (پ۲۶،رکوع۱۴)

ترجمہ: بہت گمانوں سے بچو، بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

تمہید: آج کا دور فتنہ وفساد اور طرح طرح کی تباہی اور بربادی کا دور ہے۔ آج کے انسانوں میں کون سی برائی ہے جو نظر نہیں آتی ہے۔ آج کا مسلمان قسم قسم کے گناہوں میں مبتلا نظر آرہا ہے۔ گناہ کبیرہ ہو یا صغیرہ، بہر حال گناہ ہے اور یہ بات بھی قابل غور ہے کہ صرف شراب و کباب، قتل و زنا اور ترک صوم و صلوٰۃ ہی صرف گناہ نہیں ہیں بلکہ بعض گناہ تو ایسے بھی ہیں کہ بہت سے لوگ تو اس کو گناہ ہی نہیں جانتے، اور اگر سمجھتے بھی ہیں تو کثرت کے ساتھ لوگ اس میں مشغول نظر آتے ہیں۔ وہ گناہ بدگمانی ہے۔ بدگمانی وہ بلا ہے اور ایسی خطرناک آگ ہے جس میں گھر کا گھر۔ خاندان کا خاندان جل رہا ہے۔

حضرات! بدگمانی بہت ہی بدترین بیماری ہے جو دل و دماغ کو بیمار بنادیتی ہے پھر انسان ہر کسی کے لئے برا ہی برا سوچتا رہتا ہے جس سے آپس کے تعلقات خراب ہوتے نظر آتے ہیں اور ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کا مجرم و گنہگار بھی ہو جاتا ہے۔

بدگمانی کیسی خراب ہوتی ہے

حضرت فضیل ابن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے بہت ہی نیک و پرہیزگار بندوں میں سے تھے۔ایک دن کی بات ہے کہ آپ دریائے دجلہ کے کنارے ذکر وفکر میں مشغول تھے کہ آپ کی نظر ایک ایسے نوجوان پر پڑی جو دریا کے کنارے ایک عورت کو کچھ کھلا اور پلا رہا تھا۔حضرت فضیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گمان کیا اور سمجھا کہ یہ نوجوان کسی غیر عورت کے ساتھ ساحل دریا گناہ کر رہا ہے اور شراب وکباب میں مشغول ہے۔اتنے میں کیا دیکھتا ہے کہ دریا میں ایک کشتی ہے جو آرہی ہے۔ساحل سے پہلے ہی کشتی غرق آب ہوتی ہوئی نظر آئی۔اس کشتی میں پانچ لوگ سوار تھے سب ڈوبنے لگے وہ نوجوان جو عورت کے ساتھ تھا جلدی سے دریا میں کود کر تین لوگوں کی جان بچائی اور ابھی دو لوگ پانی میں غوطہ کھا رہے تھے کہ وہ نوجوان حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا اے فضیل! تم تو نیک اور پارسا ہو اور میں تو ایک گنہگار اور خطا کار ہوں۔ میں نے تین بندوں کی جان بچائی اور تم دو کی جان بچالو۔ پھر جلدی سے وہ نوجوان دریا میں جا کر ان دو لوگوں کو بھی بچا کر باہر نکال لایا۔اب حضرت فضیل سمجھے کہ جس کو میں نے شرابی اور گنہگار گمان کیا تھا وہ تو اللہ تعالیٰ کا نیک ومقبول بندہ ہے۔اس مقبول شخص نے حضرت فضیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر کہا:

اے فضیل! میرے لئے آپ کے دل میں جو بدگمانی ہوئی ہے اس سے توبہ کر لیجئے میں معاف کرتا ہوں اللہ تعالیٰ بھی آپ کو معاف فرمائے۔اے فضیل! میں حج بیت اللہ کے لئے اپنی والدہ ماجدہ کو اپنے کندھے پر بٹھا کر لے گیا تھا۔میری والدہ ماجدہ کو بھوک اور پیاس محسوس ہوئی تو میں اپنی ماں کو اپنے گود میں بٹھا کر کھلا اور پلا رہا تھا۔ یہ میری ماں ہیں کوئی غیر عورت نہیں۔ (خیر المجالس)

حضرات! بدگمانی بہت ہی بڑی بدی اور سخت ترین گناہ ہے اور شیطان کا بہت بڑا پھندا ہے جس سے شیطان دو دلوں میں نفرت پیدا کر کے دونوں کو محبت سے دور اور ایک دوسرے کا دشمن بنا دیتا ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ ہر بلا ومصیبت سے بچانے والے، ہمارے مشفق ومہربان نبی، رحیم وکریم رسول، مصطفےٰ، جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ کیوں کہ بدگمانی کرنا جھوٹ ہے۔

اے ایمان والو! بغیر سوچے، سمجھے کسی کو بھی دشمن سمجھ لینا اور شک کی نظر سے اس کو دیکھنے لگ جانا اور خواہ

مخواہ اس طرح کی سوچ بنالیتا کہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔ ہم کو کوئی جن، بھوت لگ گیا ہے اور جھوٹے بابا حضرات تو اور دو قدم بڑھ کر ایسے وہمی باتوں کو اور زیادہ مضبوط بنا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ امان میں رکھے اور بدگمانی سے محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

حیرت انگیز حکایت

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سائل کو دیکھا جو تندرست اور موٹا تگڑا تھا۔ آپ نے دل میں اس کے متعلق یہ خیال کیا کہ یہ شخص تندرست اور موٹا اور تگڑا ہے پھر بھی بھیک مانگ رہا ہے اور سوال کر رہا ہے۔ یہ شخص کیسا برا آدمی ہے۔ رات کو جب آپ سوئے تو خواب میں کوئی شخص ان کے لئے مردار کا گوشت لایا۔ فرمایا۔ یہ تو مردار کا گوشت ہے تو اس شخص نے جواب دیا کہ آج دن میں آپ نے ایک اللہ والے کو حقیر و ذلیل جان کر مردار کا گوشت کھایا ہے۔ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواب سے بیدار ہوئے اور اس اللہ والے کی تلاش میں نکل پڑے۔ معلوم ہوا کہ وہ شخص فلاں محلے میں رہتے ہیں۔ چنانچہ آپ ان کے پاس پہونچے اور جب سامنے ہوئے تو اس اللہ والے نے حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھتے ہی یہ آیت کریمہ پڑھی۔

هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ مِنْ عِبَادِهٖ. یعنی وہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اب پتہ چلا۔ کہ یہ شخص کوئی معمولی نہیں بلکہ مرد خدا یعنی اللہ والا ہے۔

(تذکرۃ الاولیاء، ص ۲۴۰)

حضرات! یہ اللہ تعالیٰ کے ولی حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو معافی کے لئے اس شخص کا مکان تلاش کرتے ہوئے اس اللہ والے کے پاس پہونچ کر معافی کے طلبگار ہوئے اور اللہ والے کی دعا لیکر واپس لوٹے اور ایک ہم ہیں جو دن بھر میں نہ جانے کتنے لوگوں کو حقارت و ذلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کے حوالے سے بدگمانی میں مبتلا ہوتے نظر آتے ہیں۔ مگر توبہ کی توفیق نہیں ہوتی بلکہ حال یہ ہے کہ اس بری عادت کو ہم گناہ ہی نہیں سمجھتے۔ الامان والحفیظ

اللہ تعالیٰ کا فرمان: وَلَا تَجَسَّسُوْا (پ ۲۶، رکوع ۱۴) یعنی عیب نہ تلاش کرو۔ (کنز الایمان)

حضرات! کسی مسلمان بھائی میں عیب اور کمزوری تلاش کرنا اسلام نے منع فرمایا ہے بلکہ اسلام پردہ پوشی اور بھائی کے عیب کو چھپانے کا حکم دیتا ہے۔

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کہ مسلمان کے چھپے ہوئے عیب کو تلاش نہ کرو۔ اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے پوشیدہ عیب کو تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کے عیبوں کو ظاہر کر کے اس شخص کو ذلیل ورسوا کر دیتا ہے۔ (ترمذی، مشکوٰۃ شریف، کنز العمال، ج۲، ص۳۳۶)

نصیحت سے لبریز واقعہ

عارف حق حضرت شیخ سعدی شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بچپن میں بہت عبادت کرتا تھا اور تہجد گزار تھا۔ ایک رات اپنے والد ماجد کے پاس بیٹھا ہوا قرآن کریم کی تلاوت کر رہا تھا، اور پوری رات نہ سویا، لوگوں کی ایک جماعت ہمارے قریب سو رہی تھی۔ میں نے والد صاحب سے عرض کیا کہ یہ لوگ کیسے ہیں جو اٹھ کر دو رکعت نفل نہیں ادا کر سکتے۔ غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔ گویا مر گئے ہیں۔ والد صاحب نے فرمایا۔ اے بیٹا سعدی! اگر تو رات بھر جاگ کر عبادت نہ کرتا اور رات بھر سویا رہتا تو اس عیب جوئی سے بہتر تھا۔ (گلستان سعدی)

آج تم پردہ پوشی کرو، کل تمہاری پردہ پوشی ہوگی

ہمارے آقا محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ (صحیح بخاری، ج۱، ص۳۳۰، صحیح مسلم، ج۲، ص۳۲۰)

یعنی جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے عیب چھپا دے گا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ (پ۲۶، رکوع ۱۳)

ترجمہ: نہ مرد مردوں سے ہنسیں، عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں۔ (کنز الایمان)

دوسرے کی ہنسی اُڑانے والے پر جنت کا دروازہ بند ہے

حجۃ الاسلام، امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آفتاب نبوت، ماہتاب رسالت، مصطفیٰ جان رحمت، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ دوسروں کی ہنسی اُڑاتے ہیں ان کے لئے بروز قیامت جنت کا دروازہ کھولا جائے گا اور وہ لوگ اس میں داخل ہونا چاہیں گے مگر ان پر جنت کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ پھر جنت کا دوسرا دروازہ کھولا جائے گا مگر وہ لوگ جب اس کے قریب پہونچیں گے تو وہ دروازہ بھی بند ہو جائے گا۔ اسی طرح

ان کو بار بار بلایا جائے گا اور ہر بار ان کے لئے جنت کا دروازہ بند ملے گا۔ گویا ان کو دوسروں کی ہنسی اُڑانے کی سزادی جائیگی جو وہ دنیا میں دوسروں کے ساتھ کرتے تھے۔ (کیمیائے سعادت، ص ۳۷۶)

حضرات! جاہلیت کے زمانہ میں لوگ غرور تکبر کی برائی میں بری طرح جتلا تھے مال و دولت سیم وزر، رنگ و نسل، برتری اور بڑائی کا معیار تھا۔ انسانی شرافت، اخلاق کی برتری کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی لیکن ہمارے آقا کریم، آفتاب نبوت، ماہتاب رسالت، محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور لوگوں کو درس دیا کہ تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو۔ تم میں سے عزت و بزرگی والا وہ ہے جس کے اعمال اچھے اور نیک ہیں۔

انتباہ: اس بات کو خوب غور سے سن لیجئے اور یاد رکھئے کہ بدعقیدوں، منافقوں کی بدعقیدگی اور ان کی منافقت والی گمراہی سے لوگوں کو آگاہ کرنا اور ان سے ہوشیار رکھنا بدگمانی نہیں اور نہ ہی چغلخوری اور غیبت ہے بلکہ ان کے شر و مکر سے لوگوں کو آگاہ کرنا واجب ہے۔

غصے کی مذمت

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَا اِلٰى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ (پ ۲۳، رکوع ۲)

ترجمہ: راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی کہ انہیں آلے گی جب وہ دنیا کے جھگڑے میں پھنسے ہوں گے تو نہ وصیت کرسکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جائیں۔ (کنز الایمان)

غصہ آگ کا ایک شعلہ ہے

حضرات! حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ بے شک غصہ آگ کا ایک شعلہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی جلانے والی آگ سے بنایا گیا ہے۔ (احیاء العلوم، ج ۳، ص ۳۶۶)

حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم مجھے ایک مختصر عمل بتائیے تو محبوب خدا، مصطفےٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: غصہ نہ کرو، اس شخص نے دوبارہ یہی سوال کیا تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا غصہ نہ کرو۔ (صحیح بخاری، ج ۲، ص ۹۰۳)

اللہ کے غضب سے بچنا ہے تو غصہ نہ کرو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے مجھے کون سی چیز بچا سکتی ہے؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا غصہ نہ کرو۔

(مسند امام احمد بن حنبل، ج ۲، ص ۱۷۵)

بڑا پہلوان غصہ نہ کرنے والا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آفتاب نبوت، ماہتاب رسالت، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سوال فرمایا کہ تم پہلوان کسے سمجھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جسے لوگ پچھاڑ نہ سکیں۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: وہ پہلوان نہیں ہے بلکہ (پہلوان) وہ شخص ہے جو غصے کی حالت میں اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ (صحیح مسلم، ج ۲، ص ۳۲۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ وَاِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ لَمَلِكَ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ (صحیح مسلم، ج ۲، ص ۳۲۶)

یعنی پہلوان وہ نہیں جو کسی کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ شخص ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ محبوب پروردگار، رسول مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ ط (مجمع الزوائد، ج ۸، ص ۱۹۱)

جو شخص اپنے غصے کو روکے اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

حضرات! آج ہمارا معاملہ یہ ہو چکا ہے کہ ہم کسی پر بھی غصہ کرنا اور اس کو نیچا دکھانا اپنی شان اور کمال سمجھتے ہیں جبکہ غصہ نہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور اس کے تمام عیبوں کی پردہ پوشی فرما دیتا ہے۔

لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام جرموں اور عیبوں پر اپنی رحیمی، کریمی کا پردہ ڈال دے اور ان سب کو اپنے کرم سے چھپالے تو غصہ کے وقت ہم سنبھل جائیں اور غصہ کو پی جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو غصہ کے وقت سنبھلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

جنت میں لے جانے والا عمل

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں لے جائے، تو مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا غصہ نہ کرو۔ (مجمع الزوائد، ج ۸، ص ۷۰)

غصہ ایمان کو خراب کردیتا ہے: اللہ کے حبیب ہم بیماروں کے طبیب، مصطفےٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْغَضَبُ يُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ ۔ (الدر المنثور، ج ۳، ص ۹۹)

یعنی غصہ ایمان کو اس طرح خراب کردیتا ہے جیسے ایلوا (ایک کڑوا پھل) شہد کو خراب کردیتا ہے۔

شیطان کا بڑا پھندا غصہ ہے

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ حضرت ذوالقرنین علیہ السلام نے ایک فرشتے سے کہا کہ مجھے کوئی ایسا علم بتائیں کہ جس سے میرا ایمان اور یقین زیادہ مضبوط ہوجائے تو فرشتے نے کہا کہ غصہ نہ کریں، کیوں کہ شیطان اس وقت انسان پر قابو پالیتا ہے جب وہ غصہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ لہٰذا غصہ پی جایا کریں۔

(احیاء العلوم شریف، ج ۳، ص ۲۷۰)

عالم ربانی حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک راہب شخص نے شیطان سے پوچھا کہ انسانوں کی کونسی عادت تیری زیادہ مدد کرتی ہے (اور تجھکو پسند ہے) تو شیطان نے کہا کہ تیزی یعنی غصہ۔ انسان جب غصے میں ہوتا ہے تو ہم اس کو پلٹ دیتے ہیں (یعنی اس پر قابو پالیتے ہیں) جس طرح بچہ گیند کو پلٹ دیتا ہے۔

(احیاء العلوم، ج ۳، ص ۲۷۰)

غصہ ہر برائی کی چابی ہے: نائب مصطفےٰ، حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ (۱) غصہ ہر برائی کی چابی ہے (۲) اور بیوقوف کو جواب نہ دینا ہی اس کا جواب ہے۔ (احیاء العلوم شریف، ج ۳، ص ۲۷۰)

حضرات! اللہ والے نیک لوگوں نے تو ہم کو یہ درس دیا اور سکھایا ہے کہ بے وقوفوں سے الجھنا کم عقلی ہے اور

عقلمند وہ شخص ہے جو بیوقوفوں کو جواب نہیں دیتا بلکہ ان سے دور بھاگنے کی کوشش کرتا ہے مگر آج کل کے عقلمندوں کی ہوشیاری یہ ہوگئی ہے کہ جب تک ہم جواب نہیں دیں گے ہوشیار نہیں کہلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ جاہلوں سے بچائے اور اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی کی بردباری یعنی خوبی کو غصے کے وقت، اور اس کی امانتداری کی خوبی کو طمع (لالچ) کے وقت جانچنا چاہئے۔ (احیاء العلوم شریف، ج ۳، ص ۱۷۱)

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا حکم نامہ

امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک عامل کو لکھا کہ غصے کے وقت کسی کو سزا نہ دینا بلکہ مجرم کو قید کر کے رکھنا اور جب تمہارا غصہ ختم جائے تو اس کو اس کے جرم کے مطابق سزا دو اور پندرہ کوڑوں سے زیادہ نہ مارنا۔

اور! بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ غصے کے وقت عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔ جس طرح جلتے تنور کے آگ میں زندہ جانور کا جسم ٹھکانے نہیں رہتا۔ (احیاء العلوم شریف، ج ۳، ص ۱۷۱)

عالم قرآن، وارث نبی، حجۃ الاسلام، حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔
غصہ عقل کا دشمن ہے اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص لالچ اور غصے سے محفوظ رہا وہ (دین و دنیا دونوں میں) کامیاب ہو گیا۔

اور! حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ باتیں مسلمانوں کی علامات میں سے ہیں (۱) دین میں مضبوط رہنا (۲) نرمی کرنے میں احتیاط برتنا (۳) یقین کے ساتھ ایمان (۴) علم خاکساری کے ساتھ (۵) رفاقت (کسی کا ساتھی بننا) بہت سوچ سمجھ کے بعد (۶) حق کو ادا کرنا (۷) مالداری میں درمیانہ انداز اپنانا (۸) فاقہ (تنگ دستی میں) صبر کرنا (۹) طاقت ہوتے ہوئے (بدلہ نہ لیکر) احسان یعنی بھلائی کرنا (۱۰) رفاقت میں برداشت (یعنی ساتھی بنالیا ہے تو نبھانا) (۱۱) غصے سے مغلوب نہ ہونا (۱۲) نیت خراب نہ کرنا (۱۳) مظلوم کی مدد اور کمزور پر رحم کرنا (۱۴) نہ کنجوسی کرے نہ حد سے زیادہ بڑھے (۱۵) ظالم اور جاہل سے دور رہے (۱۶) خود مشقت اٹھائے لیکن دوسروں کو آسانی پہونچائے۔

اور! حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا گیا کہ ایک جملے میں اچھے اخلاق بیان فرمادیں تو

آپ نے فرمایا غصے کو چھوڑ دینا۔ اور ایک نبی علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں سے پوچھا کہ کون شخص ہے جو مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ غصہ نہیں کرے گا تو وہ شخص (قیامت کے دن) میرے ساتھ ہوگا اور میرے بعد میرا خلیفہ ہوگا (یہ سن کر) ایک نوجوان نے کہا کہ میں ضمانت دیتا ہوں۔ نبی علیہ السلام نے دوسری مرتبہ پھر یہی بات فرمائی تو اس نوجوان نے کہا میں اس بات کو پورا کروں گا۔ جب اس نبی علیہ السلام کا وصال ہو گیا تو وہ نوجوان ان کے مقام پر فائز ہوئے اور وہ حضرت ذوالکفل علیہ السلام تھے اور ان کا یہ نام اس لئے مقرر ہوا کہ انہوں نے غصہ نہ کرنے کی ذمہ داری اٹھائی (کفالت کی) اور اسے پورا کیا۔ (احیاء العلوم، ج ۳، ص ۲۷۶)

حضرات! جو لوگ اللہ والے تھے اگر کسی جاہل شخص نے ان کی ذات کو برا بھلا کہا اور ان کو گالی بھی دیدی تو بھی اللہ والے غصہ نہیں کرتے تھے۔

ملاحظہ فرمایئے۔

میں ان کا ذکر کرنے جارہا ہوں جن کی شان وعظمت، افضل البشر بعد الانبیاء یعنی امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

خوب فرمایا عاشق رسول، امام احمد رضا، فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

سایہ مصطفےٰ مایہ اصطفےٰ
عز و ناز خلافت پہ لاکھوں

ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا کہا تو آپ نے فرمایا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تجھ سے چھپا رکھا ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے جس کو تو جانتا ہے گویا جو کچھ آپ کی عیب جوئی کی گئی اس کی طرف آپ کی توجہ نہ ہوئی بلکہ آپ اپنے اندر کی ہی خیال فرماتے رہے اور یہ آپ کی بہت بڑی خوبی اور شان تھی حق تو یہ ہے کہ اللہ والے ایسے ہی اچھے ہوتے ہیں۔

اور! حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی شخص نے گالی دی تو انہوں نے فرمایا کہ (بروز قیامت) اگر میزان پر میری نیکیاں کم ہوئیں تو جو کچھ تو کہتا ہے تو میں اس سے بھی زیادہ بُرا ہوں اور اگر میری نیکیوں کا پلہ بھاری ہوا تو تیری گالی سے مجھے کچھ بھی نقصان نہ پہونچے گا۔

اور! ایک عورت نے اللہ کے ولی حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا! اے ریاکار! آپ نے فرمایا تیرے سوا کسی نے مجھے نہیں پہچانا اور آپ کو غصہ نہیں آیا۔

اور! ایک شخص نے اللہ کے دوست، حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دی (برا کہا) تو انہوں نے فرمایا اگر تم (اپنی بات میں) سچے ہو تو اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمادے اور اگر تم جھوٹ بولتے ہو تو اللہ تعالیٰ تجھے بخش دے۔

(احیاء العلوم شریف، ج۳، ص۳۶۲)

حضرات! غصہ پی جانا اور لوگوں کو معاف کردینا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک آدمی پر غصہ آیا تو آپ نے اسے مارنے کا حکم دیا تو میں نے بارگاہ عدالت میں عرض کیا اے امیر المومنین (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے)

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ (پ۹، رکوع۱۴)

ترجمہ: اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔ (کنز الایمان)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی یہی آیت پڑھی غور وفکر کے بعد اس شخص کو چھوڑ دیا اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو مارنے کا حکم دیا پھر یہ آیت کریمہ پڑھی۔

وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ (پارہ۴، رکوع۵) ترجمہ: اور غصہ پینے والے۔ (کنز الایمان)

اور اپنے غلام سے فرمایا اسے چھوڑ دو۔

اور حضرت امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پہلی بعض کتابوں میں فرمایا۔

اے انسان! جب تجھے غصہ آئے تو تو مجھے یاد کرلے اور جب میری ناراضگی کا وقت آئے گا تو میں تجھے یاد کروں گا اور تجھے ہلاک نہیں کروں گا اور جو شخص غصے کو چھوڑ دیتا ہے وہ انبیائے کرام، اولیائے عظام اور علماء و حکماء کے مشابہ ہوتا ہے۔ (احیاء العلوم شریف، ج۳، ص۳۶۶)

اے ایمان والو! ذرا غور کرو اور سوچو تو سہی کہ ہم غصہ کرکے کس قدر نقصان کرتے ہیں اور دوسروں کی نگاہ میں گرجاتے ہیں اور جو غصہ کو پی جاتا ہے اور دوسروں کو معاف کردیتا ہے اس کو اللہ ورسول جل شانہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم معاف کردیتے ہیں اور وہ شخص انبیاء کا قرب اور اولیاء کا درجہ حاصل کرتا نظر آتا ہے۔ سچ ہے کہ

جو جھکا وہ بلند ہوا اور جو اکڑا وہ اُکھڑ گیا

اللہ تعالیٰ اپنا امان عطا فرمائے اور جھکنے والا بنائے۔ آمین ثم آمین۔

حضرات! جب غصہ آئے تو اس کو ٹھنڈا کیسے کیا جائے تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اِنْ کَانَ قَائِمًا فَلْیَجْلِسْ وَاِنْ کَانَ جَالِسًا فَلْیَنَمْ (شعب الایمان، ج۶، ص۳۱۰)

یعنی اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا ہوا ہے تو سو جائے۔

اور اگر اس طرح کرنے سے بھی غصہ ختم نہیں ہوتا ہے تو ٹھنڈے پانی سے وضو یا غسل کرے کیوں کہ آگ کو پانی ہی بجھاتا ہے۔

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّا (ابوداؤد شریف، ج۴، ص۳۴۰)

یعنی جب تم کو غصہ آئے تو وضو کرنا چاہئے۔

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

فَاِذَا غَضِبْتَ فَاسْکُتْ (طبرانی معجم کبیر، ج۱۱، ص۳۳) یعنی جب تم کو غصہ آئے تو خاموش ہو جاؤ۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک دن غصہ آ گیا تو آپ نے پانی سے کلی کی اور فرمایا پانی غصے کی آگ کو بجھا دیتا ہے اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنے سے بھی غصہ کم ہو جاتا ہے۔ (احیاء العلوم شریف، ج۳، ص۲۱۹)

حضرات! غصہ کرنا حرام بھی ہے اور غصہ کرنا ایمان کی علامت میں بھی ہے۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کو غصہ دلایا جائے اور اسے غصہ نہ آئے وہ گدھا ہے اور جس میں غصہ اور غیرت کی قوت بالکل نہ ہو وہ بالکل ناقص ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شدت وسختی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ (پ۲۶، رکوع۱۲)

یعنی (وہ صحابہ) کفار پر سخت اور آپس میں نرم دل ہیں۔

اے ایمان والو! آیت کریمہ سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین غصہ اور سختی کرتے تھے مگر ان پر جو اللہ ورسول جل شانہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مخالف اور دشمن تھے۔ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپس میں اللہ ورسول جل شانہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وفاداروں اور دوستوں کے ساتھ مہربانی اور محبت کا مظاہرہ کیا کرتے تھے۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے فرمایا

جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ ط (پ۱۰، رکوع۱۶)

ترجمہ: جہاد فرماؤ! کافروں اور منافقوں پر، اور ان پر سختی کرو۔ (کنزالایمان)

حضرات! غیرت مند شخص کو بری بات پر غصہ آنا لازمی ہے۔اس لئے کہ غیرت ایمان کا حصہ ہے اور غیرت اللہ ورسول جل شانہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور مومنوں کے لئے ہے۔

آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ سَعْدًا لَغَیُوْرٌ وَاَنَا اَغْیَرُ مِنْ سَعْدٍ وَاِنَّ اللّٰہَ اَغْیَرُ مِنِّیْ ۝ (صحیح مسلم، ج۱، ص۴۹۱)

بے شک سعد غیرت مند ہیں اور میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

حضرات! حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غیرت اسی لئے رکھی گئی ہے کہ نسبت محفوظ رہے اگر لوگ اس میں چشم پوشی سے کام لیں تو نسبت خلط ملط ہو جائے اس لئے کہا گیا ہے کہ جس خاندان کے مردوں میں غیرت رکھی گئی ہے ان کی عورتیں محفوظ رہتی ہیں۔ (احیاء العلوم، ج۳، ص۳۷۶)

نائب رسول حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ بری بات دیکھ کر خاموش رہنا دین کی کمزوری ہے۔

مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: خَیْرُ اُمَّتِیْ اَحِدَّاءُ ھَا (مجمع الزوائد، ج۸، ص۲۶)

یعنی میری امت میں بہترین لوگ وہ ہیں جو دین میں سخت ہیں۔

حضرات! حدیث شریف اور حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات کی روشنی میں پتہ چلا کہ بری بات کو دیکھ کر چپ چاپ رہنا دین کی کمزوری اور گناہ ہے۔آج کا ماحول کچھ اس طرح ہے کہ گھر میں عریانیت پھیلی ہوئی ہے۔بے ہودہ ناچ، گانے آرہے ہیں اور نمازوں کو بے خوفی سے ترک کیا جارہا ہے۔غیر لوگوں کا عورتوں، بچیوں کے ساتھ خلط ملط ہورہا ہے اور اس طرح کے بے شمار گناہ ہمارے ماحول میں جنم لے رہے ہیں اور پنپ رہے ہیں لیکن گھر کا جوابدار اپنی آنکھوں پر پٹی باندھے ہوئے اندھا بنا ہوا ہے۔اب ایسے بے دین ماحول میں بھی غصہ نہ آئے تو یقیناً ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خَیْرُھُمْ اَلْبَطِیْءُ الْغَضَبِ السَّرِیْعُ الْفَیْءِ وَشَرُّھُمْ اَلسَّرِیْعُ الْغَضَبِ الْبَطِیْءُ الْفَیْءِ ۝

(مسند امام احمد بن حنبل، ج۳، ص۱۹)

یعنی بہتر وہ لوگ ہیں جن کو غصہ دیر سے آئے اور جلدی ختم ہو جائے اور برے وہ لوگ ہیں جن کو غصہ جلدی آئے اور دیر سے ختم ہو۔

حضرت عمر فاروق نے برا کہنے والے کو معاف کر دیا

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نشے والے کو دیکھا تو آپ نے اسے پکڑ کر سزا دینے کا ارادہ کیا تو اس شخص نے آپ کو برا کہا تو امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔ بارگاہ عدالت میں عرض کیا گیا۔

اے امیر المومنین! جب اس نے آپ کو گالی دی تو آپ نے اسے چھوڑ دیا تو آپ نے ایسا کیوں کیا؟ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس لئے کہ اس نے مجھے گالی دے کر غصہ دلایا۔ اب اگر میں اسے سزا دیتا تو یہ اپنی ذات کے لئے غصہ ہوتا اور میں نہیں چاہتا کہ کسی مسلمان کو اپنی ذات کے لئے سزا دوں۔

(احیاء العلوم، ج ۳، ص ۲۰۵)

امیر المومنین حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک شخص نے غصہ دلایا تو آپ نے فرمایا! اگر تم مجھے غصہ نہ دلاتے تو میں تمہیں سزا دیتا۔ (احیاء العلوم شریف، ج ۳، ص ۲۰۵)

اے ایمان والو! ہمارے بزرگوں کی شان لاجواب ہے۔ خود کو کسی نے برا بھلا کہا تو معاف فرما دیتے اور بدلہ نہیں لیتے تھے لیکن اللہ و رسول جل شانہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو، اسلام کے مخالفوں کو، منافقوں اور بد عقیدوں پر غصہ کرتے اور ان کو سزا دیتے، قتل کرتے اور کسی بھی حال میں ان کو معاف نہیں فرماتے تھے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت عمر نے منافق کو قتل کیا

مراد مصطفیٰ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ عدالت میں ایک منافق اور عیسائی کا مقدمہ پیش ہوا جبکہ یہ مقدمہ محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ نبوت میں پیش ہو چکا تھا اور آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فیصلہ عیسائی کے حق میں فرما دیا تھا لیکن منافق مسلمان نہ مانا اور اپنے حریف عیسائی سے کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کیا فیصلہ کیا مجھ کو سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ اس لئے یہ مقدمہ لیکر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلتے ہیں اور منافق مسلمان اور عیسائی دونوں مقدمہ لیکر بارگاہ عدالت میں حاضر ہوئے۔ مختصر واقعہ یہ ہے کہ عیسائی نے کہا کہ اے عمر! یہ مقدمہ جو آپ کے پاس آیا ہے یہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس جا چکا

ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میرے حق میں فیصلہ بھی فرمادیا مگر یہ (بظاہر) مسلمان ہوکر کہتا ہے کہ ہمیں نبی کا فیصلہ منظور نہیں اس لئے آپ کے پاس فیصلہ کے لئے آئے ہیں تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں ابھی فیصلہ کردیتا ہوں اور گھر میں تشریف لے گئے اور میان سے تلوار نکالی اور منافق کی گردن پر ایسی تلوار ماری کہ سر جسم سے جدا ہوگیا اور منافق کو قتل فرماکر ارشاد فرمایا جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فیصلہ نہ مانے اس کا فیصلہ میری تلوار کرتی ہے۔

خوب فرمایا عاشق رسول، پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

حضرات! ہم نے سب کچھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہی سے سیکھا ہے۔ غصہ نہیں کرنا چاہئے اور خود کو برا بھلا کہنے والے کو معاف کردینا چاہئے یہ عادت وسنت صحابہ کرام کی ہے لیکن منافق، بدعقیدہ پر غصہ کرنا اور اس کے ساتھ سختی سے پیش آنا یہ بھی صحابہ کرام کی سنت ہے۔ اس لئے مخلص مسلمان پر فرض ہے کہ غصہ کہاں کرنا ہے اور غصہ کہاں نہیں کرنا ہے۔ دونوں سنتوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اسی پر عمل پیرا رہے اور اسی میں بھلائی اور کامیابی ہے۔ ورنہ بہت بڑا خسارہ اور نقصان ہے۔

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۴ ﴾

ربیع الآخر شریف

چوتھا جمعہ .... دوسرا بیان

حسد اور اس کی تباہ کاریاں

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ج (پ۔۵،ع۵)

ترجمہ: لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

تمہید: حسد وہ عذاب اور گناہ ہے کہ حاسد دوسروں کی نعمت و دولت، عزت و عظمت کو دیکھ دیکھ کر حسد کی آگ میں جلتا رہتا ہے اور اپنی تمام نیکیوں کو بھی جلا کر خاک و برباد کر لیتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

حسد نیکیوں کو کھا جاتی ہے

آقا کریم، اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اَلْحَسَدُ یَأْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَأْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ ○ (ابن ماجہ، ص:۳۲۰، مشکوٰۃ، ص:۴۲۸)

یعنی حسد نیکیوں کو ایسا کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

حسد سے بچنے والا جنتی ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم مشفق و مہربان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ابھی اس پہاڑی سے تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا، فرماتے ہیں کہ ایک انصاری نمودار ہوئے اور ان کی داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا۔ اور ان کی جوتیاں ان کے بائیں ہاتھ میں تھیں اور اس سے سلام کیا۔ دوسرے دن رحیم و کریم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے وہی بات فرمائی تو وہی شخص آیا۔ تیسرے دن پھر وہی بات فرمائی تو وہی شخص آیا۔ جب محبوب خدا، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لے گئے تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس شخص کے پیچھے پیچھے چلے اور فرمایا کہ میں تین دن تک گھر نہیں جاؤں گا، اگر آپ مجھے اپنے پاس ٹھہرائیں تو آپ کی مہربانی ہوگی۔ اس شخص نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ آپ نے اس کے پاس تین راتیں گزاریں تو آپ نے دیکھا کہ وہ رات کو نہیں اٹھتے لیکن ہر کروٹ پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور وہ صرف صبح کی نماز کے لئے اٹھے اور ان سے ذکر کی آواز ہی آتی رہی، جب تین راتیں گزر گئیں تو قریب تھا میں کہ ان کے عمل کو معمولی سمجھتا تو میں نے ان سے کہا اے اللہ کے بندے میں نے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اس طرح کی بات سنی ہے تو میں آپ کے عمل کو معلوم کرنا چاہتا تھا لیکن میں نے آپ کا کوئی زیادہ عمل نہیں دیکھا تو آپ اس مقام تک کس طرح پہنچے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ وہی سب کچھ ہے جو آپ نے دیکھ لیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب میں واپس جانے لگا تو انہوں نے مجھے بلایا اور فرمایا: وہی ہے جو آپ نے دیکھا (اور ایک خاص بات مجھ میں یہ ہے کہ) کسی مسلمان کو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ (نعمت و دولت، عزت و عظمت) عطا فرمایا ہے میں اس سے حسد نہیں کرتا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ اسی عمل (یعنی حسد نہ کرنے) کی وجہ سے آپ اس مقام تک پہنچے ہیں۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ج:۳، ص:۱۶۶، احیاء العلوم شریف، ج:۳، ص:۱۸۰)

حضرات! حدیث شریف کی روشنی میں اس نورانی واقعہ سے صاف طور پر ظاہر اور ثابت ہو گیا کہ حسد کرنے والا بہت بڑا گنہگار ہے اور حسد سے بچنے والا بہت بڑا نیکوکار اور جنت کا حقدار ہوتا ہے۔

پہلی امتوں کی بیماری

شاہ بطحیٰ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میری امت تک پہلی امتوں کی بیماری پہنچے گی تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم! پہلی امتوں کی بیماری کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا (۱) تکبر، گھمنڈ۔ (۲) کثرت مال کی خواہش۔ (۳) ایک دوسرے سے دوری۔ (۴) حسد کرنا۔ (المستدرک حاکم، ج:۳، ص:۱۶۸، احیاء العلوم شریف، ج:۳، ص:۳۲۳)

ہمارے حضور، نور علی نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: لَا تُظْهِرُ الشَّمَاتَةَ فَيُعَافِيْهِ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ ٥ یعنی اپنے (مسلمان) بھائی کی برائی نہ چاہو ورنہ اللہ تعالیٰ اس کو اس سے بچالے گا اور تم کو اس میں مبتلا کر دے گا۔ (الترغیب والترہیب، ج:۳، ص:۳۱۰)

حضرات! اللہ تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے اس سے پناہ مانگتے رہو۔ اللہ تعالیٰ کے دیئے سے بندہ کو ملتا ہے اس لئے کسی سے حسد کرنا گویا اللہ تعالیٰ کی عطا و بخشش سے جلنا ہے اور دوسروں کا برا چاہنے سے، برا چاہنے والے ہی کا برا ہوتا ہے۔ اور جس کا تم برا چاہتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھتا ہے۔

حسد سے بچنے والا عرش الٰہی کے سائے میں

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو عرش اعظم کے سائے میں دیکھا تو آپ نے اس کے مرتبہ پر رشک کیا اور فرمایا یہ شخص رب کی بارگاہ میں مکرم و معظم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اس کا نام کیا ہے اور یہ نیک کون ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے نیک کاموں میں سے تین نیک کام کو ظاہر فرما دیا۔ ایک یہ کہ خدا کسی کو نوازتا ہے تو یہ شخص حسد نہیں کرتا۔ دوسرا یہ کہ یہ شخص اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہیں کرتا۔ تیسرا یہ کہ اس شخص نے کبھی چغل خوری نہیں کی۔ (احیاء العلوم شریف، ج:۳، ص:۳۲۳)

حضرات! حسد کرنا، ماں، باپ کی نافرمانی اور چغل خوری یہ تینوں عمل جہنم میں لے جانے والے ہیں اور اگر ان میں سے ایک عمل بھی کسی شخص میں موجود ہے تو وہ ایک عمل ہی جہنم تک پہنچا کے لئے کافی ہے۔

افسوس صد افسوس! آج مسلمانوں میں یہ تینوں برے عمل کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تینوں برے کاموں سے ہم کو محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ حاسد میری نعمت کا دشمن ہے۔ میرے فیصلے سے ناراض ہوتا ہے اور میں نے اپنے بندوں کے درمیان تو تقسیم کی ہے وہ (حاسد) اس تقسیم پر راضی نہیں ہوتا۔ (احیاء العلوم شریف، ج:۳، ص:۳۲۳)

آفتاب نبوت، ماہتاب رسالت مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ اس بات کا ڈر ہے کہ۔

اَیَکْثِرُ فِیْھِمِ الْمَالُ فَیَتَحَاسَدُوْنَ وَیَقْتَتِلُوْنَ (لسان المیزان، ج:۳، ص:۷۵)

یعنی ان میں مال کی کثرت ہو جائے گی تو پھر ایک دوسرے سے حسد کریں گے اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔

ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے

ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجت مندوں کی ضرورت چھپا کر پوری کرو، ورنہ کُلُّ ذِیْ نِعْمَةٍ مَحْسُوْدٌ یعنی ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے۔ (مجمع الزوائد، ج:۸، ص:۱۹۵)

حضرات! جب نعمت و دولت، عزت و عظمت نصیب ہو جائے تو نعمت و دولت دینے والے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں خوب سے خوب جھک جانا چاہئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکنے والے کو کوئی طاقت و قوت بھی ذلیل و رسوا نہیں کر سکتی۔ ورنہ ہر نعمت والے کے ساتھ حسد کیا گیا ہے اور کیا جائے گا اور یہ ارشاد اللہ کے محبوب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ہے جو حق اور سچ ہے اور بزرگوں نے فرمایا ہے کہ بچے اسی درخت پر پتھر پھینکتے ہیں جس درخت میں پھل لگا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حاسدوں سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

چھ قسم کے لوگ سب سے پہلے جہنم میں جائیں گے

چھ قسم کے لوگ حساب و کتاب سے ایک سال پہلے جہنم میں جائیں گے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم وہ لوگ کون ہیں؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

(۱) مالدار، ظلم کی وجہ سے (۲) عرب تعصب کی وجہ سے (۳) دیہاتی تکبر کی وجہ سے (۴) تاجر خیانت کی وجہ سے (۵) گنوار جہالت کی وجہ سے (۶) اور علماء حسد کی وجہ سے۔ (احیاء العلوم، ج:۳، ص:۳۲۳)

سب سے پہلا حسد ابلیس نے حضرت آدم سے کیا

حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلا گناہ حسد ہے کہ ابلیس ملعون نے حضرت آدم علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کی وجہ سے ان سے حسد کیا اور سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔

(احیاء العلوم، ج ۳، ص ۲۲۲)

اے ایمان والو! دائمی نعمت و دولت پانے والے حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور اس دنیا میں سب سے پہلے حسد کا گناہ جن کے ساتھ کیا گیا وہ بھی حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ اور سب سے پہلے حسد کا گناہ کرنے والا ابلیس مردود ہے۔

مومن حسد کرتا ہے: حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا، کیا مومن حسد کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کا واقعہ بھول گئے ہو؟ ہاں مومن حسد کرتا ہے۔

اور! حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی جس قدر زیادہ موت کو یاد کرتا ہے اسی قدر اس کی خوشی اور حسد کم ہوتی ہے۔ (احیاء العلوم شریف، ج ۳، ص ۲۲۵)

حسد کی عداوت کبھی ختم نہیں ہوتی

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ہر آدمی کو راضی کرنے پر قادر ہوں مگر نعمت کا حاسد زوال نعمت پر ہی راضی ہوتا ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے:

كُلُّ الْعَدَاوَاتِ قَدْ تُرْجٰى اِمَاتَتُهَا

اِلَّا عَدَاوَةُ مَنْ عَادَاكَ مِنْ حَسَدِ

یعنی تمام دشمنوں کو ختم کرنے کی امید کی جاسکتی ہے لیکن جو شخص حسد کی وجہ سے تم سے دشمنی کرتا ہے۔ اس کی دشمنی ختم نہیں ہوتی۔

اور! بعض دانا فرماتے ہیں: حسد ایسا زخم ہے جو ٹھیک نہیں ہوتا اور حسد کرنے والے کو یہی سزا کافی ہے۔ اور ایک اعرابی نے کہا میں نے حاسد سے بڑھ کر کسی کو مظلوم کی طرح نہیں دیکھا، وہ تمہارے پاس نعمت دیکھتا ہے تو گویا اسے سزا مل رہی ہے۔

اور بعض بزرگوں نے فرمایا: حسد کرنے والے کو مجلسوں میں ذلت اور برائی ملتی ہے اور فرشتوں کی جانب سے لعنت اور قیامت کے دن عذاب اور رسوائی حاصل ہوگی۔ (احیاء العلوم شریف، ج:۳، ص:۵۲۵)

بھائی کا بھائی، رشتہ دار کا رشتہ دار سے حسد زیادہ ہوتا ہے

حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی حضرت ہابیل کو حسد کی وجہ سے قتل کیا۔ (احیاء العلوم شریف، ج:۳، ص:۵۲۵)

قرآن مجید سورۂ یوسف میں مکمل بیان ہے جس کا خلاصہ پیش ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے حسد کیا اور اس حسد کی وجہ یہ بیان کی گئی کہ والد گرامی حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام زیادہ پسند تھے تو دوسرے بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو باپ کی نگاہوں سے اوجھل کر دیا اور کنوئیں میں ڈالا اور بھائیوں نے حسد کی وجہ سے حضرت یوسف علیہ السلام کو قتل کرنا چاہا۔

(ملخصاً احیاء العلوم، ج:۳، ص:۵۲۷)

حضرات! حسد وہ مہلک مرض ہے کہ آدمی حسد کی وجہ سے قتل جیسے گناہ پر بھی آمادہ ہو جایا کرتا ہے۔ (الامان والحفیظ)

یہودیوں نے حسد کی وجہ سے نبی کا انکار کیا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آمد سے پہلے یہودی جب کسی قوم سے لڑتے تو کہتے یا اللہ! اس نبی کے وسیلے سے جس کے بھیجنے کا تو نے وعدہ کیا اور اس کتاب کے طفیل جس کو تو نازل فرمائے گا، ہماری مدد فرما۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرماتا، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں تشریف لے آئے تو یہودیوں نے آپ کو پہچاننے کے باوجود انکار کیا۔

حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ یہودیوں نے حسد کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور قرآن مجید کا انکار کیا۔

اور! فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَسَلَّطَ عَلٰی ھَلَکَتِہٖ فِی الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ عِلْمًا فَھُوَ یَعْمَلُ بِہٖ وَیُعَلِّمُہُ النَّاسَ ط (مسند امام احمد بن حنبل، ج:۱، ص:۳۸۵)

یعنی صرف دو قسم کے لوگ قابل رشک ہیں، ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالی نے مال دے کر راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالی نے علم دیا اور وہ اس پر عمل بھی کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔

اور! فرماتے ہیں کہ ان لوگوں سے حسد زیادہ ہوتا ہے جن کو اللہ تعالی نے مال و دولت، عزت و عظمت زیادہ دیا ہے

اور! فرماتے ہیں کہ دو آدمی جو الگ الگ شہروں میں رہتے ہیں ان کے درمیان حسد نہیں ہوتا، اسی طرح دو آدمی جو کسی مکان یا مدرسہ یا مسجد میں ایک دوسرے کے پڑوسی بنتے ہیں تو ایک دوسرے سے نفرت، بغض اور حسد جیسے مرض پیدا ہو جاتے ہیں۔

اور! فرماتے ہیں کہ (ایک ہی گروہ کے لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ زیادہ حسد کرتے ہیں) جیسے ایک عالم دوسرے عالم سے حسد کرتا ہے، ایک عابد دوسرے عابد سے حسد کرتا ہے۔ ایک تاجر دوسرے تاجر سے حسد کرتا ہے ایک موچی دوسرے موچی سے حسد کرتا ہے، ایک بھائی دوسرے بھائی سے حسد کرتا ہے، رشتہ دار رشتہ دار سے حسد کرتا ہے

حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں ان تمام باتوں کی بنیاد محبت دنیا ہے (جس سے حسد پیدا ہوتا ہے)

اور! فرماتے ہیں جب علماء علم سے مال اور مرتبہ حاصل کرنا چاہیں تو ایک عالم دوسرے عالم سے حسد کرنے لگتا ہے۔ (احیاء العلوم شریف، ج:۳، ص:۲۳۰)

حسد کی دوا: عالم ربانی، نائب مصطفیٰ حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جان لو! کہ حسد دل کی بڑی بیماریوں میں سے ایک ہے اور دل کی بیماریوں کا علاج علم اور عمل کے بغیر نہیں ہو سکتا اور حسد کی بیماری کے لئے علم نافع یعنی بہتر علاج یہ ہے کہ تم تحقیق کے ساتھ جان لو کہ حسد دنیا اور آخرت میں نقصان دیتا ہے۔ (یعنی حسد کرنے والا دنیا اور آخرت میں نقصان اٹھائے گا) اور جس سے حسد کیا جاتا ہے اس کا کوئی دینی اور دنیوی نقصان نہیں ہوتا بلکہ اس کا دونوں جہان میں فائدہ ہی فائدہ ہوتا ہے۔

اور جب تم بصیرت کے ساتھ یہ بات جان لو گے (یعنی حسد کرنے والا دین و دنیا دونوں میں نقصان اٹھاتا ہے اور جس سے حسد کیا گیا وہ دین و دنیا دونوں میں فائدہ ہی فائدہ حاصل کرتا ہے۔ (تو تم خود اپنے نفس کے دشمن اور جس کو دشمن سمجھتے ہو اس کے دوست ہو جاؤ گے تو یقیناً حسد جیسی بیماری سے دور ہو جاؤ گے اور جہاں تک حسد سے دینی نقصان ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تم نے حسد کے ذریعہ اللہ تعالی کے فیصلے سے اتفاق نہیں کیا بلکہ ناراضگی کو ظاہر کیا اور اس نے جو نعمت اپنے بندے کو دی ہے اس کو تو نے ناپسند کیا۔ لہٰذا دینی نقصان کے لئے اتنا جرم ہی کافی ہے اور جب تم جانتے ہو کہ حسد کی وجہ سے آخرت میں سخت عذاب ہوگا تو پھر کیسے حسد کرتے ہو۔ اور یقین جان لو کہ

تمہارے حسد کی وجہ سے جس سے حسد کرتے ہو وہ شخص مصیبت و مشقت میں نہیں پڑتا اور نہ ہی اس کی نعمت و دولت ختم ہوتی ہے بلکہ تمہارے حسد کی وجہ سے اس کی عزت و عظمت اور نعمت و دولت میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔ اس لئے ایمان کے ساتھ عقل کا بھی تقاضہ ہے کہ آدمی حسد سے بچے کیونکہ اس میں دل کی پریشانی اور اپنے آپ کو رنج و بلا میں ڈالنا ہے اور فائدہ کچھ بھی نہیں۔ (احیاء العلوم شریف، ج:۳، ص:۴۴۳)

جو جس کے ساتھ محبت کرتا ہے قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگا

حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم ایک آدمی کسی سے محبت کرتا ہے لیکن ابھی تک وہ ان سے نہیں ملا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت کرتا ہے۔ (بخاری، ج:۲، ص:۹۱۱)

اعرابی کا سوال، قیامت کب ہوگی

امام الانبیاء، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی نے اٹھ کر سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم! قیامت کب ہوگی؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے اعرابی! تم نے اس کے لئے (یعنی قیامت کے دن کے لئے) کیا تیاری کی ہے؟ تو اس اعرابی نے جواب دیا، میں نے کچھ زیادہ نمازیں اور روزے تیار نہیں کئے ہیں مگر میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ تو محبوب خدا، محمد مصطفیٰ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم (قیامت کے دن) اسی کے ساتھ رہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ (بخاری شریف، ج:۲، ص:۹۱۱)

حضرات! ہم اہل سنت و جماعت برے ہیں کہ بھلے، مگر ہیں محبوب خدا، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وفادار امتی اور غلام۔

خوب فرمایا، پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

بد سہی چور سہی مجرم و ناکارہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

صحابہ کو سب سے زیادہ خوشی ہوئی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو اسلام لانے کے بعد جس قدر آج خوشی ہوئی اتنی خوشی کبھی نہیں ہوئی۔ یہ اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی سب سے بڑی آرزو اور تمنا اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے محبت تھی۔

اور! حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم تمام صحابہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کرتے تھے۔ اگر چہ ہمارے اعمال ان کے اعمال کے برابر نہ تھے لیکن ہم امید کرتے ہیں کہ (قیامت کے دن) ان کے ساتھ ہوں گے۔

اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم ایک شخص نمازیوں سے محبت کرتا ہے لیکن خود نماز نہیں پڑھتا، روزہ داروں سے محبت کرتا ہے لیکن خود روزہ نہیں رکھتا، حتیٰ کہ انہوں نے اور کئی اعمال کا ذکر کیا تو مشفق و مہربان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے محبت کرتا ہے۔ (صحیح بخاری، ج:۲، ص:۹۱۱)

حضرات! صحیح بخاری شریف کی حدیث ہے ذرہ برابر بھی وہم و شک کی گنجائش نہیں، بے شک وشبہ ہمارے آقا کریم، غیب داں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد حق اور سچ ہے، زمین پھٹ سکتی ہے، آسمان ٹوٹ سکتا ہے، چاند وسورج کا نکلنا، ڈوبنا بند ہو سکتا ہے، نظام عالم بدل سکتا ہے۔ لیکن محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان نہ بدلا ہے نہ ہی بدل سکتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

لہٰذا! نتیجہ بہت ہی اچھا ہے۔ ہم سنی مسلمان، غوث و خواجہ اور رضا کے چاہنے والے، حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محبوب اعظم، رسول اعظم، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے محبت و الفت کرتے ہیں۔ اور ہمارے اس دعویٰ کی

دلیل یہ ہے کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نام کی مجلسیں قائم کرتے ہیں، ان کے نام کی سبیلیں لگاتے ہیں، اور ان کے نام پر نیاز کرتے ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمن رافضی، شیعہ کو دشمن سمجھتے ہیں اور ان کے اور صحابہ کے راستے پر چلتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا جب بھی نام پاک سنتے ہیں تو اپنے انگوٹھے کو چوم کر درود شریف پڑھتے ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت و سنت کو زندہ کرتے ہیں اور ہم اہل سنت، منافقوں پر سخت ہیں اور ان سے ہر حال میں دور رہتے ہیں اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پاک کو خوش کرتے ہیں اور ہر نماز کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں اور اس عمل کو قبولیت نماز کی نشانی اور محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دلیل سمجھتے ہیں۔

تو نتیجہ یہ نکلا کہ بروز قیامت ہم غلامان غوث وخواجہ اور رضا حضرت امام حسن، حضرت امام حسین اور حضرت ابو بکر صدیق اکبر، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور رحیم و کریم رسول، مصطفیٰ جان رحمت، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اے ایمان والو! میری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ والوں کی صحبت کی برکت سے، اللہ والوں کے مزارات کی حاضری کی نیکی سے حسد کی لعنت دور ہو سکتی ہے اور گناہوں سے چھٹکارا نصیب ہو سکتا ہے اور آقا کریم رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد پاک حق ہے۔ حق ہے۔ حق ہے: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (صحیح بخاری، ج۲، ص۹۱۱)

یعنی آدمی قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا (آج) جس سے محبت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر گناہ سے خاص کر حسد کی لعنت اور عذاب سے ہماری حفاظت فرمائے اور بروز قیامت غوث وخواجہ اور رضا کے صدقے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضرت صدیق وعمر اور عثمان غنی اور مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور رسول اللہ، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قرب میں جگہ عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خدایا بحق نبی فاطمہ
کہ برقول ایماں کنم خاتمہ

اگر دعوتم رد کنی ور قبول
من و دست ودامان آل رسول

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے